

کلام نعت

مجموعات رحمت عالمیان نتمه دوران ۱۹۶۹
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
موسوم باسم تاریخی

مستانہ نوید کوثر

۱۳۵۲

المعروف به

دیوان اختر

تراوش قلم مجہر قلم شاعر شیریں بیان جناب حسین خاں صاحب اختر ناگزیر شد
تلمیذ عزیز حضرت مولانا محمد عثمان خاں صاحب راغب قادری
نقشبندی مجددی برہان پوری مدظلہ العالی

عزیزی پریس گریس طبع ہوا

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ سَاهِدًا مِّنْ أَوَّلِ آيَاتِنَا إِلَىٰ عِيَالِكَ إِلَى اللَّهِ بِذِي قُوَّةٍ وَسِرَاجًا مُّهِمًّا
 لے نبی اشیک بنے آپؐ کو اہل رشتہ سال و در و زبیر کے حکم سے اسکی طرف بلا نوا اور چہرہ روشن کر کے بھیجا
 خدا کا ہزار ہا شکر و احسان کہ اسکی توفیق بے غایت اور فضل بے نہایت سے کلام نعت
 فخر موجودات رحمت عالمیاں تتمہ در زماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موسوم باستم یار کجی

مستانہ نوید کوثر

المعروف بہ
دیوان اختر

تراوش تسلیم معجزہ قسم

شاعر شیریں بیان ناظم طلیق اللسان جناب حیدر خان صاحب التخلص اختر متوطن آئینہ ضلع مشرقی خاکیس
 شاگرد رشید و تلمیذ عزیز افصح الفصحا بلوغ البنا حضرت مولانا محمد عثمان صاحب راجہ

قادر می نقش بندی مجددی برہان پوری مدظلہ تعالیٰ
 باہتمام منشی محمد حمید اللہ صاحب غلیق راغبی برہان پوری

عزیزی پریس واقع آگرہ میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر
 نضارت بخش انظار اولی الابصار رہا

عرض حال

حضرات ناظرین! بندہ گنہ گار عصیاں شعار زہرا اس قابل نہ تھا کہ حضور نبی
کریم علیہ الخیرۃ والتسلیم کی نعت گوئی اور رحمت طرازی میں لب کشائی کر سکے کیونکہ وہ ذات اقدس
محترم جس کا مدح اور ثنا گو خوب العالمین ہر بندہ کی کیا مجال ہے کہ ایسی ذات والا شان
کی تعریف و توصیف کر سکے۔ دوسرے یہ کہ احقر اہل زبان سے بھی نہیں۔ ملک خاندلس
کے ایک گنہ گار شہر المینہ کا رہنے والا ہے۔ یہ میری خوش طالعی بندہ کہ بد شعور سے نظر ثانی
مجھ عصیاں شعار کو حضور کی نعت میں جذبات دروئی کے انہماک شوقی روز افزوں رہا
رفتہ رفتہ یہ اشتیاق ترقی کرتا گیا۔ مزید برآں مجھے اس فن کی تکمیل کے لئے استفادہ
بھی رفیق و شفیق بقیۃ السلف فخر خلف حضرت مولانا غیب برہاں پوری مل گئے جن کی
شاعری اور خوش کلامی ہندوستان میں محتاج تہ لطف و تعارف نہیں۔ چنانچہ آپ کی اصلاح
و توجہ فرمائی نے حتی الامکان و قیام شاعری اور نکات نعت گوئی سے مجھے واقف کر دیا۔
چنانچہ اللہ العزیز کے بعد شدائد بسیار ایک مختصر دیوان مرتب ہو گیا جو بدیہ ناظرین
والاعلمین ہے۔

یہ دیوان عرصہ دراز سے استفادہ مولانا غیب دہلوی صاحب کرامت سے مزین و
مرتب ہو کر محفوظ رکھا ہوا تھا۔ میری مالی حالت ہرگز اجازت نہیں دیتی تھی کہ اس کو زیور
طبع سے آراستہ کروں اور اس طرح اپنے جذبات اور تجربہ کی کاوشوں کا صلہ قارئین کرام
سے پاؤں اگر اتفاق حسنہ دیکھے کہ ایک مرتبہ میرے برادر عزیز امام خاں صاحب مکہ الممان
نے مجھے متفکر و پریشان پا کر سبب دریافت کیا بعد استماع حال و صفا کے مقال بشوق
تمام اول سے آخر تک دیوان کا مطالعہ فرمایا۔ چونکہ وہ بھی شاعر ہیں اور مولانا غیب صاحب
دعوت سے تلمذ رکھتے ہیں آپ نے اس کو نہایت پسند فرمایا اور اشاعت کا ذمہ لیا یہ

انہیں کی مالی امداد اور بہت سی سہولتیں کا نتیجہ ہے کہ ایسا دشوار کام سر انجام پایا اور بدلتوں کا مقصد برآیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔

میری قصیدہ گوئی اور نعت خوانی کے اصلی باعث میری جماعت میلاد خوانی کے حسب ذیل حضرات ہیں:-

سید قاسم صاحب - شیخ جی - نور محمد صاحب - راج محمد صاحب - دلاور خاں صاحب مختصر
شیخ ابراہیم صاحب خلیل سلطان خاں صاحب مدرس - چاند خاں صاحب تاجی - بابا سیٹھ -
حیدر خاں پہلوان اور شاہ صاحب سردار شاہ -

لہذا میں صدقِ دل سے براہِ عزیزِ امام خاں صاحب موصوف اور مذکورہ بالا حضرات
نیز ان گراں قدر احسانِ ساسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری گذارش پر تقاریر اور
قطعات تاریخی لکھے۔ یہ حضرات محمدی و محمدیہ الانامی ہولانا اختر صاحب رامپوری کا
شکریہ ادا کرتا میرا خوشگوار فرض ہے جو میرے دادا استاد میں اور جنہوں نے باوجود
عظیم الفحشاء کے میری گذارش پر توجہ فرمائی۔ اسی طرح میں اپنے مکرم بھائیوں اور خواجہ
ناشوں بالخصوص حضرت آغاز حضرت خلیق کا تہِ دل سے شکریہ گزار ہوں کہ آپ حضرات
نے میرے معروضہ کو سن کر پیرایہ قبول سے آراستہ فرمایا۔

وہاں کہ اللہ تعالیٰ اس حسن نیت کی برکت سے میری نعت گوئی کو میری مغفرت کا
وسیلہ فرمائے۔

بندہ گنہگار
حسین خاں اختر
ستوطن المیز خلع مشرقی خاندیس

تاریخ ۲۵ ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ



از جانب استادی مظلہ العالی

الحمد لله الذي فضّل سيّدنا محمداً صلى الله عليه وآله وأصحابه وسلم على سائر الأنبياء والمرسلين وجعل خاتم النبیین نجة الرسالۃ والنبوة واشتهر في بين الناس العالمين والبراهين احمده حمداً يليق بشانه واشكره شكر افيهاه بالانه والصلوة والسلام على رسوله الذي قال اوتيت مجوامع الكلام في الشرائع فصارتهم العرب العجمان الذي نطق الناطقون في لغوته وملكته في كل حين و زمان وعلى امة يحب الذين صاروا باتباعه افضل الخلق واكرم من مشي من واداموا بالبشره عليه السلام۔

اما بعد۔ ناظرین و الائمین پر واضح ہو کہ یہ دیوان افاضت عنان صداقت فیماں کہ تین خوشہ پھین نہیں اراب سخن کے تلمیذ والا جاہ مجہدین خاں ابن محمد خاں اٹلس بہا احقر المیزمی کے نتائج انکار گہرا رہا ہے۔ جو آپ نے حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم کی نعت پاک میں تحریر و تسوید فرمایا ہے جس پر کی تعریف و توصیف میں آج تک صد ہا کیا ہزار دوا دین و رسائل مختلف زبانوں میں شائع ہوئے۔ اور میرے رہنے لگے مگر یہ دیوان جس کا دریا میرے تقویض ہے ایک ایسے اہل سخن و فہم پر فکر ہے جس کا مولد و ماویٰ اردو زبان کا مولد و نشا نہیں بلکہ یہاں کے باشندوں کی اردو و کھل اردو کی جاسکتی ہے۔ تاہم آپ اس کو ملاحظہ فرمانے کے بعد دیکھیں گے کہ کسی پاک اور شہری زبان میں دو رجید کے محاورات روزمرہ کی رعایت کرتے ہوئے مصنف موصوف اظہار جذبات پر کامیاب ہوئے ہیں اسلئے کہ آپ کے جد اعلیٰ علیخاں امیر خاں صاحب مرحوم ریاست اندورست تقریباً ۳۴۴ھ میں وار و صوبہ خاندیس ہوئے اور المیز خلیع مشرقی خاندیس میں اقامت فرمائی آپ میواتی خاندان کے ایک معزز سردار تھے اور تمام اہل خاندان زبور علم و ادب سے آراستہ ہوئے

کے سبب آپکو اپنا پیشوا سمجھتے ہیں۔ یہ سلسلہ آپکی اولاد میں بھی قائم رہا۔ آپکی شادی خانہ آبادی
 میراتی گھرانے کے اعلیٰ خاندان میں جناب وزیر خان تاج کے یہاں ہوئی۔ آپکے والد ماجد کا نام
 محمد خاں صاحب جنہوں نے آپکو اور آپکے بھائی صاحب سہلی امام خاں کو زمانہ کے موافق اچھی تعلیم لائی
 آخر صاحب علوم متعارفہ میں قابل قدر دستگاہ رکھتے ہیں۔ آپکی تندرست و خیریت شمسۃ پاکیزہ اور
 جانب لوجہ سے آپ نے اردو کی تعلیم قاضی محمد حسین اور بن صاحب سے پائی اور قرآن شریف تاجی عبد الرحمن
 خطیب صاحب سے پڑھا۔ اور فارسی مولانا مولوی حاجی مشتاق احمد صاحب سے حاصل کی
 اور شاعری میں نیاز مند سے استفادہ کیا جس کا سلسلہ حضرت میر محمد تقی میر لکنؤی تک پہنچتا
 ہے۔ اس طرح کہ حسین خاں اختر مصنف دیوانہ ذہان نے سخن میں مجھ سے مشورہ لیا اور
 میں نے مولوی فقیر الدین صاحب راجستھان سے اور نیز حضرت مولانا اختر محمد خاں رامپوری سے
 جن کو حضرت امیر نیازی قدس سرہ سے استفادہ حاصل ہے اور حضرت راجستھان کو حضرت
 مولانا اختر موصوف اور نیز جناب قادیان صاحب دائق سے ان کو جناب درگاہی خاں صاحب
 حادق برائے پوری سے ان کو حضرت مشتاق احمد صاحب لکنؤی سے جو حضرت امیر محمد تقی
 صاحب میر کے نواسہ اور فن سخن گوئی میں ان کے شاگرد و رشید بھی تھے۔ بڑی خوشی کی
 بات ہے کہ اختر صاحب علوم ظاہری کے سوا علوم تصوف میں بھی دستگاہ عالی رکھتے ہیں
 یعنی آپ رہنمائے سالکان پیشوائے عارفان حضرت سید محمد علی صاحب رامپوری سے محبت
 بھی ہیں۔ اور یہ بیعت و ارادت آپ نے خلد آباد جا کر زر زری بخش دولہ قدس سرہ
 کے دربار میں حاصل کی ہے۔ یہی سبب ہے کہ آپ کے نعتیہ کلام میں اہل معرفت کی
 چاشنی ہے اور پڑھتے وقت قاری اور سامع کو ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جو
 آپ کے اس عشق صادق اور عقیدت دائق کی دلیل ہے جو آپ کو سرکار دینیہ کی جناب
 فلک رکاب میں حاصل ہے۔ درحقیقت اردو زبان میں وسعت قابل رشک ہے اس کی
 عمر و بساط پر نظر کیجئے تو ڈیڑھ پونے دو سو برس سے زیادہ نہیں مگر عجب دلکشی اور

جاؤیت ہے۔ کہ اسنے اپنی ہر دلعزیزی سے بڑی بڑی قدیم زبانوں کو جیتی تھیں ہندو یا نیال
 کیسے کہ جو زبان ہندو مسلم ملاپ اور یوں رہیں گے معمولی کاروبار کے سبب ارادہ سابق پیدا ہوئی
 ہو اور جو شاہ زمان کے عہد سلطنت میں فقط شاہی قلعہ کی چار دیواری میں محدود کریمکیا سلطین
 کے اظہار خیالات کا باعث ہو وہ کسطح دہلی سے لکھنؤ اور لکھنؤ سے چارواک ہندوستان پر اپنا سکے
 بٹھاتی جو اور نہ صرف بولنے اور تبادلہ خیالات کے کام آتی ہے بلکہ شریعت محبت میں نظم و شعر کے وہ
 وہ جو اس پر ارادہ کرے شاہوار پر رفتی ہے جو دوسری زبانوں میں اشعار کا مقدم کام مصداق ہے
 یہ بات بھی سمجھ کر چیت ابھر نہیں کہ پہلے پہل اس زبان پر نظم و شعر کی فصاحت اہل کن ہی کو حاصل ہوئی
 چنانچہ شاعری کا آدم ولی اس خاک و کن سے اٹھا اور اپنے تغزل و نعت گوئی سے تمام ہندوستان پر
 اپنی شاعری کا ڈھکا بجالا۔ ملک ہندو کو دیکھئے ہندوستان کی اخیر غریبی سرحد پر واقع ہے مگر پہلی صدی
 میں جب ہندو حضرت محمد بن قاسم کے ہاتھوں فتح ہوا ہے۔ اور عرب کے اسلامی تاجر و شاعر و عام
 رو ساد افواج وہاں توطن گزریں ہوتے ہیں تو اس کے ایک حصہ بعد وہ اپنی زبان و خصوصیات کو
 خیر یاد کرتے ہوئے یہیں کی عروج زبان میں کمال سخن دکھاتے ہیں اور ایک ہندو راجہ کی فرمایش سے یہیں کی
 زبانیں اسلامی روایات نظم کر کے پیش کیا جاتی ہیں یہی زبان آگے چل کر اردو زبان کہلاتی ہے بحاجت
 بھی ہندو نہ ہیں اس کماری سے کشمیر تک بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ چچ تو یہ ہے کہ اب اردو زبان
 کیسکی خاص زبان نہیں رہی۔ ہر خطہ ملک اور صوبہ ہندوستان کا بجا طور پر یہ دعویٰ ہے کہ اردو ہماری باری
 زبان ہے۔ چنانچہ اگر گاہ صادق دوسرے نعتیہ دیوانوں کے علاوہ حضرت اختر کا یہ دیوان فصاحت
 عنیان ہو جسکو طرہ کر بلغ نظر اور سخن فہم و کثرت رس اصحاب یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ایک خاندانی شاعر کا کام
 ہو بلکہ میا خٹہ کہ اٹھینے کہ اگرچہ شاعر خاک پاک خاندان سے اٹھا ہے مگر اسکا دیوان وہی رنگ وہی لہجہ
 وہی بیاض خلی وہی گفتگی وہی سلاست و صفائی اور وہی پاکیزگی محاورات اور عجیب غریب استعارات و اشارات
 کنایات رکھتا ہے جو کسی بڑے لائق ذہان اور باہر فن کے کلام میں ہونا چاہئے
 اس سعادت بزرگوار و ذیت تانہ بخشد خدا کے بخشندہ راقم ہیچان محمد عثمان راغب برائے نو

مقدمہ کتاب

اثر خاتمہ حقیقت طراز سراپا اعجاز جناب منشی محمد حمید اللہ صاحب خلیق راغبی ہر پانچویں لکھی
 دنیا سے ادب میں کسی جدید تصنیف یا تالیف پر مقدمہ نویسی کا رواج اب عام ہو چلا ہے جس سے
 یہ مراد لیجاتی ہے کہ زیر تنقید کتاب کی خصوصیات و امتیازات سے اہل علم کو روشناس کرایا جائے
 میرے محترم خواجہ تاج خباب حسین خاں صاحب اختر نے تکمیل دیوان کے بعد یہ خدمت مجھے تقویٰ بعض
 نرائی اگرچہ یہ بیچ میرا اس میدان کا فارس نہیں اور اس کوچہ سے ایک حد تک نا بلند ہے تاہم بھلائی
 اکابر فوق الادب مالا ید سرک کلا لا یتبرک کلا بہ تمیل ارشاد کوچہ نہ کچھ اس کے متعلق
 عرض کرنا مناسب سمجھا۔ اس ضمن میں میں جو کچھ بیان کروں گا وہ میرے جذبات اور ضمیر کا آئینہ ہوگا۔
 اردو زبان جو اس دور حاضر میں ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی اس درجہ کو پہنچی ہے۔
 اس کا سال پیدائش اگرچہ پچھلی صدی ہجری سمجھا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب کوہ
 ہند و کشکول لہتے ہوئے اپنے خدم و حشم کے ساتھ سلطان محمود غزنوی نے منتر اترے پناہ حلو
 سے اہل اسلام کی آمد کا راستہ بند وستان میں کھولی دیا تھا جب ہی سے ہنگی اور غیر ملکی اسیاب کے
 ضروری میل ملاپ اور کجائی ماند و بود میں اردو زبان کی بنیاد ڈالی۔ ترکی زبانیں اردو کے معنی
 لشکر کے ہوتے ہیں۔ اس لفظ سے بھی ظاہر ہے کہ فاتحین کا لشکر اس زبان کی پیدائش کا باعث
 ہوا۔ رفتہ رفتہ اسلامی سلاطین کے عہد سلطنت اور پھر اہل اسلام کی مستقل سکونت وقتاً فوقتاً اسکو
 ترقی دیتی گئی یہ عجیب اتفاق ہے بلکہ اس زبان کی خصوصیات سے ہے کہ نثر نگاری سے پہلے نظم
 نویسی نے اس زبان میں شرف تہذیب حاصل کیا چنانچہ پورائے زمانے کے ہندوی دوروں اور میر خسرو
 رحمۃ اللہ علیہ کی پہلیوں اہلیوں اور مکرئیوں وغیرہ سے اور اہل دکن کی وہ مجالس اور رختہ الیکا
 وغیرہ کتابوں کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آج سے تقریباً سات سو برس پہلے اس زبان میں
 کثرت سے نظمیں قلمبند ہوئی ہیں۔ وراں حالیکہ اس زمانہ کی کوئی نثر کتاب کم از کم میری نظر سے تو

اب تک نہیں گذری۔

پہلا بزرگ جس نے رشتہ نگاری کی بنیاد ڈالی وہ دکن کا ایک دور اندیش مجرم شخص ولی اورنگ آبادی یا مطالب تحقیق جدید کے برہان پوری ہے۔

دو حاضرہ میں یہ زبان جس اوج کمال پر پہنچی ہے اُس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ مگر قابل فہم یہ امر ہے کہ اہل دکن نے اپنے اس موروثی ترکہ کی حفاظت کی طرف سے ناقابل عفو بے اعتنائی کی یہی سبب ہے کہ توہی کے اہل کمال اور اُس کے بعد اہل خجاب اپنی جگہ کاروں اور جاں کا پیوں کے طفیل رختہ گوئی میں گئے سبقت لے گئے۔ خدا خذ اگر کے ایک زمانہ بعد اہل دکن کو اس فرض شناسی کا احساس ہوا تو انہوں نے بھی رشتہ گوئی کی طرف توجہ کی لیکن دیکھ زبان اپنا قالب بدل چکی تھی اور یہاں کے عام و خاص پُرانی لکیر کے فقیر تھے اسلئے اُن کی شاعری نے کوئی قابل شخص امتیاز حاصل نہیں کیا۔

ہم جناب اختر کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اُن کا زیر تنقید دیوان درحقیقت دور حاضر کے رنگ میں اپنا نظریہ ثابت ہوا ہے۔

حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی نعت گوئی میں خامہ فرسائی اور طبع آزمائی کسی معمولی ذہن کا کام نہیں ہے۔ اس میں نہ تو رنگ تغزل کی وسعت ہو کہ طائر تنہیں کو جتنی پرواز دیا جائے قابلِ داد و ستاد نہ ہو کہ پروانہ نہ حاصل کر سکتی ہے اور نہ اہل دکن کے محبہ قصائد کی سی یاد گوئی ہو کہ جس فرعون سبب عیون کو چاہا خدا بجا کر کھڑا کر دیا۔ یہاں تو خطا با خدا و یوانہ باشش و با محمد ہوشیار۔

کے صدیقی حفظ مراتب اور پاس ادب ایسی حد وہیں جن سے پانچ بھر ہٹنا بھی اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنے کا مراد ہے میں کہوں گا اور نہایت زور سے کہوں گا کہ جناب اختر نے زبان کی سلاست، محاورات کی پابندی، ترکیب کی چستی، الفاظ کی شوخی اور برجستگی کے ساتھ اس امر کا اتنا خیال رکھا ہے کہ قلم کا تو سن سکرش اور طبع رواں کا شہسوار حد و معینہ کے باہر نہ جانے پاسے

ان تمام باتوں کے ثبوت کے لئے بطور شہادت ہم حضرت اختر کے دیوان سے چند اشعار منتخب کر کے بشریح و جزیل میں پیش کرتے ہیں :-

۱۔ ہے جزو کل میں تیری تنظیم کا روضہ اقلیم دہری ہے یکساں نظام تیرا
اس شعر میں قدرتی نظام کو اچھے چیرا میں ادا کیا ہے اور ان فلاسفہ کی تردید فرمائی ہے
جو واقعات کائنات کو اتفاقات سے منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انچلا تھوڑی ہو یا بہت
ہر ایک چیز میں تیری تنظیم کام کر رہی ہے اور دنیا میں تیرا نظام پر جاری و ساری ہے۔

۲۔ تیری ہے شان کیا تیرے ہیں کام کیا برحق رسول تیرا سچا ہے کام تیرا
اس شعر میں سلاست بیان قابل تحسین و آفرین اور مطلب و معنی صاف ہیں ایک مشکل
مسئلہ کو کیسے اچھے انداز میں پیش کیا ہے۔ ارشاد باری ہے لو کان فیہما آلہۃ الا
اللہ لفسد قال یعنی زمین و آسمان میں خدا کے سوا اور بھی معبود ہوتے تو نظام کائنات اس
طرح نہ چلتا اور فساد رونما ہو جاتا۔

۳۔ درخشاں جب شعاعیں رنگیں مسالت کی بنا خورشید ہرزہ دہنیہ کے بیاباں کا
ابتداء مسالت میں اہل مکہ نے بڑی طرح آپ کی مخالفت کی یہاں تک کہ جدال و قتال
پر آمادہ ہو گئے مگر اسی زمانہ میں اہل مدینہ کی سعید روئیں آپ کی طرف دوڑیں اور آپ کی آواز پر لبیک
کہا یہی مطلب ہے اس شعر کا جس کو جناب اختر نے شاعرانہ رنگ میں پیش کیا ہے۔

۴۔ جب تھا پردے میں حسن و حدیث کا چاند چمکانہ نقا نبوت کا
۵۔ دور دورہ تھا قتل و غارت کا گرم بازار تھا جہالت کا

الحزب یقصدہ مسلسل قابل تحسین ہے۔ جناب اختر نے نہایت سلاست کے ساتھ اہل عرب
خصوصاً اہل مکہ کے ان رسومات جاہلیت اور بت پرستی کا نقشہ بڑی عمدگی سے کھینچا ہے جن میں
وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھے اور پھر سرکار مدینہ کی بعثت کے بعد ان رسومات اور کفر و بدعات پر کیا
گذری انتہائی خوبی سے بیان فرمایا ہے نصرت گوئی کا یہ تاریخی پہلو زمانہ حال کی شاعری کے عین بقا ہے

۵۶ غنی فخر سلیمان بن کے بالائے زمین آیا۔ مکین لاکھاں آیا کھڑے گردوں نشیں آیا
 شعر کی ترکیب اور بندش کی پستی قابلِ داد ہے۔ بات وہی ہے جو سب کہتے چلے آئے
 ہیں مگر فخر سلیمان کیساتھ مکین لاکھاں اور شہ گردوں نشیں کی ترکیب تیار ہی ہو کہ دیتا
 آپ فخر سلیمان یعنی شہنشاہیت میں بھی سلیمان علیہ السلام سے بڑھ کر تھے کیونکہ اگر ان کی سلطنت
 بالائے زمین تھی تو آپ کچھ لاکھاں اور شاہ گردوں نشیں تھے اس جہت سے بھی آپ کی کفایت
 ان پر ظاہر ہے۔ اور حقیقت ہے کہ شرف معراج آپ کے سوا کسی نبی مرسل کو حاصل نہیں ہوا
 یہ شاں لے خضر دہم دوسرا یہ رتبہ اعلیٰ تھا اسے زمرہ خدام میں روح الامیں آیا
 پہلے مصرع کے تینوں کیسے بلند ہیں اور چھوڑ سکی تشریح دوسرے مصرع میں کتنا اچھا
 ہے کہ روح الامیں بھی آپ کے زمرہ خدام میں شامل تھے۔

۵۷ شام غم جب ہو گئی نذر رُسے تابان حبیب منہ دکھائیگی ہیں صبح گلستان حبیب
 میرے خیال میں اگر اس شعر کو چھل دیوان کہیں تو نامناسب بار ہو گا۔ انشاء اللہ میرے
 محبت کی کیفیات سے سرشار ہو کر کہتے اچھے والمانہ انداز میں کہتے ہیں کہ شب غم کی تیرگی
 جب حبیب کے روئے تاباں کے نذر ہوگی اُس وقت صبح مسرت ہیں منہ دکھائے گی۔
 سبحان اللہ کتنا اچھا پیرایہ ہے شب غم کی تیرگی روئے تاباں کے نذر کرنا ایک نئی بات
 ہے اردو زبان میں ایسے شعر قابلِ صداقت ہیں

۵۸ تیرے آتے ہی ہمارے دل کی بڑھ جائیگی شان آجہانِ دلیں تو لے سعتِ شانِ حبیب
 یادِ حبیب سے جہانِ دل کی شان بڑھانا کتنی معنی خیز بات ہے اور دسعتِ شانِ حبیب
 کا ٹکڑا کتنا بلیغ ہے جزاک اللہ

۵۹ عشقِ احمد نے قدم رکھا جو دل میں میرے۔ چل دیے رنجِ عالم دست و گریباں ہو کر
 عجیب انداز میں شعر کہا ہے عشقِ احمد کے دلیں آتے ہی رنجِ عالم کا دست و گریباں
 ہو کر چل دیا واقعی عجیب بندش ہے۔ سخن فہم حضرات اس سے کافی لطف اندوز ہو سکیں گے۔

۱۰ تیرے ہر نور سے نورِ خدا ضیاء چراغ ۔ تجلیوں نے تری سینکڑوں جلا سے چراغ
 حریف ہے نورِ حق من نور اللہ والحقن کلھم من نورہی ۔ یہی مطلب ہے اس شعر کا کہ نورِ محمد
 ہی سے کل کائنات پر وہ عدم سے مفعہ شہود میں جلوہ گر ہوئی ۔

۱۱ چراغِ اُفتِ محمدؐ سے لوگ اختر ۔ رہے یہ دل میں تجلی اُتھائے چراغ
 چراغ کے لئے لوگ ناکتنا اچھا تناسب شعری ہے

۱۲ نمایاں جو ہو مہر روئے نبیؐ میں آنکھوں کو وقفِ نظار کرد
 کیا اشتیاق ہے اور کس بہتِ طرازی سے اُس کا اظہار ہے ۔

۱۳ میں سلطانِ دو عالم کے درِ دولت کا سائل ہوں ۔ بیگی شان بعدِ مرگ بھی شاہانہ ترتیب میں
 ایسے بڑے دربار کے سائل کی یہ اکثر اور یہ بڑے نیاز کیوں نہیں جی میں جب اس سلطانِ
 دو عالم کے درِ دولت کا سائل ہو گیا تو یہ ایک معمولی بات ہے کہ کسی کے دروازے پر سولی بن کر
 زندگی بھر جانا میرے منصب کے خلاف بات تو یہ ہے کہ مرنگے بعد بھی قبر میں میری شان اور
 ذاتی وقار قائم رہے گا جو اپنے بڑے دربار کے سائل کے لئے زیبا اور شایاں ہے ۔

۱۴ رواں ہوتی ہیں موجِ بیک کے نہریں ۔ ہے کیا منظرِ آبشارِ مدینہ

آبشارِ مدینہ کا تخیل شاعرانہ رنگ میں کیسا دلچسپ اور قابلِ داد معلوم ہوتا ہے

۱۵ زلے کر سکا جس کو مرغِ تخیل ۔ یہ ہے وسعتِ مرغزارِ مدینہ

تو تخیل ایسی نعمتِ خدا داد ہے کہ انسان گھر بیٹھے دنیا بھر کی سیر کر سکتا ہے ۔ یہ قوت

تخیل معقولات کو محسوسات کے رنگ میں موجود فی الخارج دکھانے میں کبھی سخی نہیں کرتی ،

مگر اختر صاحب کا مرغِ تخیل مرغزارِ مدینہ کی وسعت دکھ کر بال و پر شکستہ ہے اور ہونا

بھی چاہیے ۔ سبحان اللہ کتنی بلند پروازی ہے ۔

۱۶ خیالِ شاہ لے بیٹھ یہ میرے ہاتھ کیا رکھا ۔ کہ گویا ایک بنا ، راحتِ قلبِ حزین کھدی

حضورِ سرورِ کائنات کا یہ معجزہ تھا کہ جب آپ نے کسی بیمار کے سینہ پر دستِ مبارک رکھا

اور اُس کو شغائے کئی چاہل ہو گئی۔ مگر یہاں شاعر نے خیال شاہ میں یہ بات پیدا کی ہے کہ اُس کے ہاتھ رکھ دینے سے راحت قلاب حوز کی بنیاد پڑتی ہو یہ شعر آپ ہی کا صحت مند خیال ہے۔ نئی آنکھ نورِ رحمت کی ضیاء رہی ہو لے آخر۔ مری شمع جہانِ دل اسی باعثِ فردا آنکھ اچھا منقطع ہے نورِ رحمت کی روشنی سے شمع جہانِ دل کا فروزاں ہونا شاعر کے جذبات اور تاثرات کا ناقابلِ انکار ثبوت ہے۔

۱۹ جادۂ حق پہ زمانہ کو چلایا تو نے۔ کیوں نہ ممنوں رہیں تیرے زمانے والے اس شعر کی محدود زمین میں تائیدِ اسلام کی تفصیلی بحث پیدا کرنا آپ ہی کا کام ہے۔ یعنی مسلمانوں سے قطع نظر نامسلمان بھی آپ کی ان خصوصیات کے سامنے پر مجبور ہیں کہ نوعِ انسان کی جڑی اگلی خزانہوں کا انسداد آپ ہی کی تبلیغ اور رستہ کامنوں احسان ہے۔

۲۰ حسنِ احمد کی جودل میں کار فرمائی ہوئی شگفتگی و نمایاں دل کی تیرگی کیا تائی ہوئی حسنِ اداسے مطلب اور خوبی بیان کو ساتھ لئے ہوئے یہ شعر بھی مذکور بالا شعر پر ترجیح ہے۔ عالم کثرت میں بھی وحدت کا نقش کھینچ گیا آئینہ دنیا میں تیری شان یکتائی ہوئی بڑے پائے کا شعر ہے عالم کثرت میں وحدت کا نقشہ کھینچ جانا اور اس سے آپ کی شان یکتائی کا پیدا کرنا نیازِ بگ اور الو کھی بندش ہے۔

یہ چند اشعار جو مقدمہ کے تحت بطور نمونہ نذرِ ناظرین ہیں ان سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت اختر نے قدرت کی طرف سے کیسا اچھا ادبی ذوق پایا ہے۔ آپ اول سے آخر تک تمام دیوان کو ایسے ہی جواہر گراں مایہ سے مالا مال پائینگے۔ مختصارِ مد نظر ہے اسلئے دعا پر ختم کلام ہے کہ اللہ العالمین بطفیلِ سید المرسلین آپ کے کلام کو حسن قبول عطا فرمائے۔

ماہیچہ ال

خلیقِ راغبی پر ہانپوری عفا عنہ الباری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد خالق کبر

جتنے ہیں سب ادب لیتے ہیں نام تیرا
 مقصد میں زبان ہوا شہ لیتی ہے نام تیرا
 ہر کام کو بنانا ادنیٰ ہے کام تیرا
 کیا خاص و عام سب پر ہے فیض عام تیرا
 یارب جو وقت شکل لیتا ہے نام تیرا
 کرتے کو تمام لینا یارب ہے کام تیرا
 اقلیم و صحر میں ہے یکساں نظام تیرا
 رحمت ہے عام تیری ہے فیض عام تیرا
 بحق رسول تیرا واحد کلام تیرا
 منظر و حکار ہے ہیں ہر صبح و شام تیرا

بندوں فضل یارب صبح و شام تیرا
 رہتا ہے ذکر لب پر یارب نام تیرا
 روزی رساں ہی تو ہی رائق ہی نام تیرا
 جو وہ سخا نے تیرے سب کچھ دیا ہی سب
 آسان ہو کے رہتی ہے دم میں کسی شکل
 تیرا عصا کے قدرت اپنے لئے سہارا
 ہر جزو کل میں تیری تنظیم کا فرما
 اہل فلک کے حق میں اہل زمین کے حق میں
 تیری پہ شان گیتا تیرے ہیں کام گیتا
 شمس و قمر فلک پر کیا کیا چمک چمک کر

آخر کی کیا حقیقت لکھے جو حمد تیری
 آقائے دو جہاں تو یہ ہے غلام تیرا

کہ سب مخلوق میں چاری ہو سکے فرماں کا
 زمانے میں کیا روشن ستارہ نور ایمان کا
 گماں ہوئے لگا مجھ کو ہمال عمید قرباں کا
 بحال ہے پیر گردوں کی نینہ خوشید تاباں کا
 بہار بے خزاں تختہ ہے طلیحہ گلستاں کا
 نہ کیوں تر پے ول بیتاب ہر مہر مسلمان کا

یہ رہتہ ہی سر آرائے ملک میں کے سلطان کا
 نہ کیوں مہنون احساں ہو زمانہ شاہ و لیاں کا
 نظر آتا تصور میں جو ابروئے نبی بانگا
 جو تجھ کو دیکھنا منظور ہو رخ شاہ و لیاں کا
 شگفتہ ہیں گل رنگیں تسم بریز میں کلیاں کا
 تمھاری دید کو یا شاہ روضہ کی زیارت کو

کہ میرا دل بنا کر نہ ہو سچ و غم کے ساراں
 درجیت خوشی سے کہوں اجنت کے خواں
 کوئی جھوٹا ادھر بھی ہو سیم لطف احساں
 چراغ غم گل ہونے کو ہے بیمار چہراں
 بنا خورشید ہر ذرہ دنیہ کے بیاباں
 کہیں نظارہ حاصل مجھے فردوسِ ساراں
 نظر کے سامنے منظر ہو طیب کے گلستاں
 وہی تو جسیم ہے سبب تخلیق انسان
 سناؤں گا میں افسانہ کسے حال پریشان
 میں سمجھا ہے یہ دستِ خزان نعمتائے اراں
 تو کالہ منہ ہر کسے سامنے سے شامِ بیکراں
 اگر دل میں گزر ہو الفت احمد کے پیکاراں
 لکھلا رہتے تو کو چپے چاکر گریباں
 مے دریائے غم میں ہر طرف ہی شو طو فلاں

تمنا، آرزو، حسرت، کہ ہر کھلے کمان جالے
 نبی کی حسرتِ عاصی کا جنت کی طرف جانا
 چہرے آئے عالم میں بھی اک پشورہ خاطر ہوں
 نگاہِ ہر سے ماہِ رسالت اس کو چمکاتے
 درخشاں جب شعاعیں ہو گئیں ہرالت کی
 کہیں میرا گزرا ہو کو چھ خستہ پیمبریں
 مرا مرغِ تحیل سوئے طیبہ لے اڑے مجھ کو
 مشادی تیرگی دنیا کی جس نورِ شمع نے
 گزرا ہو گا جو سرکارِ دنیہ کی حضورِ ہی میں
 تصور نہ ہو طیبہ میں دکھایا میوہِ خسرا
 اگر صبح تمنا آ کے اپنا حسن چمکا دے
 سکوں محال ہو تجھ سے ٹھٹھائی دلی
 گزرا ہو تارے تیرا جنونِ الفت احمد
 بچانا اس کے کشتیِ حسرتوں کی ناخداں دیں

نبی کی حسرتِ زلیخا چمک اٹھتی رقصِ ہر
 مرصعِ آرزو ایک ایک کھترتہ دیوان کا

تخصیص

چاند چمکانہ تھا نبوت کا
 کام کرتے تھے شرکِ بدعت کا
 گرم بازار تھا جمالت کا
 یہ شرافت یہ پاس عزت کا

جب تھاپڑے میں حسن و حدت کا
 تھا نقشہ عرب کی حالت کا
 دورِ دورہ تھا قتل و غارت کا
 لڑکیاں زندہ دفن کرتے تھے

<p>پُرجتے تھے بنوں کو اہل عرب تین سو ساٹھ ہفت تھے انکے خدا شغل سے نوشی و سیمہ کاری بتنام معصیت کی ظلمت میں کفر کی تیرگی مٹی چاروں طرف بحرِ توحید جو شس میں آیا بارشِ انوارِ حق کی ہونیلی بت پرستی کا منہ ہو اکالا نورِ چمکا عرب کی وادی ہے جہاں پھر تھا لغمِ توحید</p>	<p>مشغلہ تھا یہی عبادت کا یہ تھا عالم عرب میں بت کا اُس پر دعویٰ انہیں شرافت کا تھا سماں معصیت کی ظلمت کا دور جلوہ تھا نورِ وحدت کا اٹھ کے گم آیا ابرِ رحمت کا موسم آیا گلِ مسرت کا نظر آیا نہ سایہ ظلمت کا تابشِ خاتمِ رسالت کا عذیبِ حق و صداقت کا</p>
<p>رنگ تیرے سخن میں ہے اختر درِ حقیقت ولی عقیدت کا</p>	
<p>قدم آیا جہاں میں حضرت کا آئیں گے حشر میں شیعِ اُمم سہماں لگیا محمد سا بقوۂ نور ہے، کہ مہرِ منیر میں شیعِ الوری ہمارے بنی تو قیامت میں بحرِ عصیاں سے کب سے ارمان ہوئے دلیں ساتھ دیکھا ہمیں مدینہ تک</p>	<p>خوب چمکا نصیبِ اُمت کا تاج پہنے ہوئے شفاعت کا جادہٗ منزلِ حقیقت کا ذرہ ذرہ دیارِ حضرت کا کیوں ہیں خوفِ ہر قیامت کا پارہ بیڑا کرے گا اُمت کا روضہٗ پاک کی زیارت کا سلسلہ مصطفیٰ کی اُمت کا</p>
<p>طاہرِ خوشنوا ہوں میں اختر</p>	<p>مصطفیٰ کے ریاضِ مدحت کا</p>

<p>کیا جملہ تھا نورِ وحدت کا چاند چمکا چرخِ وحدت کا برسوں قندیلِ عرش میں جو رہا غریب دنیا کے حسن کو دیکھا مستطاف کو شرف ہوا حاصل شعشع عشقِ نبی سے ہے روشن سرسیم عاصیوں کے حشر کے دن کفر کی شہ نے کھول دی قلعی</p>	<p>جس نے منظر دکھایا کثرت کا چمک اٹھا نصیب امت کا تھا ستارہ وہی نبوت کا کوئی تکلا نہ تیری صورت کا شبِ معراج حق کی قربت کا گوشہ گوشہ ہمارے تربت کا سائباں ہو گا ابروِ محبت کا ایک آئینہ بن کے قدرت کا</p>
<p>ہے نبی تاجدارے اختر دونوں عالم کی بادشاہت کا</p>	
<p>قدم آیا جو سلطانِ زماں کا مدنیہ کی زمیں کا ذرہ ذرہ ہیں جبریل امیں جس دیکے دریاں شبِ معراج باتیں کہیں خدا سے لے تو ساتھ میں چھڑوں نہ ہرگز جو این ہاشمی تو ہے نگہاں غمِ سرور میں لہریں لے رہا ہے چولائے رنگِ داغِ عشقِ احمد میں سائل ہوں مگر قسمت یہ چنانہ اُسی کے عشق میں دیوانہ ہوئیں خفیہ و زار ہوں ہجرِ نبی میں</p>	<p>لا رہتہ زمین کو آسمان کا ستارہ بن کے چمکا آسمان کا وہ در ہے تاجدارِ دو جہاں کا یہ رتبہ ہے ممکن لامکاں کا مدینے جانے واسے کارواں کا ہمارے کشتیِ عمرِ رواں کا جو دریائے رواں اشکِ اں کا کھلے تختہ گلستاں بوستاں کا ملا در سرور کون دمکاں کا جو ہے محبوبِ ربِ دو جہاں کا قدم اٹھتا نہیں مجھ ناواں کا</p>

<p>قیامت میں گنگا رائن امت مدینہ کی زمیں مل جائے یارب مراے مصطفیٰ کا وصف شیریں</p>	<p>تکلیف گنگا شفیق عاصیاں کا نظارہ ہو نبی کے آستان کا نہ کم ہو ذالفتہ اپنی زباں کا</p>
<p>لکھے ہیں نعت میں کیا صافات اشعار اگر لطف آنے لگا آخرت میں زباں کا</p>	
<p>ایک راجا حجت روا صدقہ تیری درگاہ کا حاصل راہِ تقا ہے ذکر الہ کا طے ہو کی منزل حقیقت کی تقا حاصل ہوئی وصل کی شب عرش کو عزت ملی فلیں سے چاہئے والے اسی پیائے محمد کے ہیں ہم اللہ اللہ حق نے کی مدح و ثنا قرآن میں ہو اسی کی روشنی فرش زمیں سے عرش تک یہ تمنا ہے کہ میں جا کر مدینہ ہند سے دور درگاہ ہے درو پاک کا جو امتی اس سے بڑھ کر مجھ کو حاصل کیا نہ لطف زندگی</p>	<p>داخلہ مل جائے دربار شہزادہ کا یہ وظیفہ قرب حق ہے مروج آگاہ کا لا الہ سے مل گیا رستہ فنا فی اللہ کا شان کو بھی مرتبہ دیکھا رسول اللہ کا خالق کو نبین دم بھرتا تھا جسکی چاہ کا کیا ہے منہ اپنا کریں جو وصف ایسے شاہ کا وہ محمد جو سراپا نور ہے اللہ کا دیکھوں ان آنکھوں سے روضہ سرور مجاہد کا قرب ہوتا ہے اُسے حاصل سوا اللہ کا میں جو بن جاؤں مجاہد شاہ کی مدگاہ کا</p>
<p>میرے دلیں جلوہ گرا خضر ہے نورِ معرفت میں ہوں حبدن سے مرید ایک مروج آگاہ کا</p>	
<p>احمد پاک کا کوچہ مرا مسکن نکلا فلک پیر کی تدبیر غلط ٹھہرے گی شہرِ طیبہ کے مقابل میں جو بچھا ہنسنے مصطفیٰ کے رخ روشن کی ضیا پھیل گئی</p>	<p>یہ وہ مسکن ہے کہ منہ سے مرے حسن نکلا خطِ تقدیر میں طیبہ کا جو مسکن نکلا ایک صحرا کی زمیں خلد کا گلشن نکلا پردہ رخ سے جو باہر رخ روشن نکلا</p>

<p>یہ چلغ ایک ہی روشن تہ دامن نکلا اپنا منہ پھرے ہوئے خنجر تہ نکلا دل مرا شعلہ فشاں بن گیا کلخن نکلا سایہ ابر کرم شاہ کا دامن نکلا نالہ نکلا نہ کوئی منہ سے نہ شیون نکلا مرا آئینہ دل، وادی امین نکلا دل میں حضرت کا خیال رخ روشن نکلا آئینہ دل کا میرے دیدہ روشن نکلا کہ مدینہ کا چمن میرا لیشین نکلا تجھ کو دھونڈتا تو قریب رگ گردن نکلا</p>	<p>دل میں کہ کبھی ضیا بار ہے داغ الفت شاہ کی تیغ محبت کا رنہ سہل دیکھا دل میں بھڑکی ہوئی سو عشق نبی کی آتش پہنچ گئے گرمی نور شید سے ہم روز جزا ہم نے وہ کام دم بھر نموشی سے لیا نظر آتا ہے مجھے اہیں محمد کا جمال اسلئے نور سے معمور ہے سینہ اپنا جالیاں روضہ احمد کی نظر آتی ہیں میں وہ ہوں بلبل شیدا شہ بطحا تیرا نخن واقرب کے اشارے کھلا راز تیرا</p>
<p>ملح خوانی محمد علی بدست حضرت میرا سینہ، مراد دل الفت کا مخزن نکلا</p>	
<p>قصیدہ</p>	
<p>ملکین لامکاں آیا شہ گردوں نشیں آیا چھلکا جملوہ دیا خاتم دل کا نگیں آیا مبارک عاصیوں تم کو شفیع المذنبین آیا زمانے میں نبی اس شان کا کوئی نہیں آیا زمانے میں بنگرا یک تو ہی ختم المرسلین آیا شہ کون و مکاں آیا شہ اقلیم دیں آیا کچھ الیسا تو جہان مانہ میں ناز آفریں آیا ترمی الفت کے خرمن کا زمانہ خوش چین آیا</p>	<p>نبی فخر سلیمان بن کے بالائے زمیں آیا تاروں کو لئے ساتھ آفتاب چرخ دیں آیا رسول اللہ آیا رحمتہ اللعالمین آیا رسول اللہ کے آئیے ہم سب کو یقین آیا پہمیر لویں تو آئے کو ہزاروں آئے دنیا میں زمانے میں محبت شہ مبارک باد کی جھوٹیں گنہگار ان منت اپنی قسمت پر ہو باز ترے قربان ہم لے گلزار گلشن بطحا</p>

یہ شان لے خسر و ہر دوسرا بے تکیا
تھامے زمرہ خدام میں لوح الایمان

محمد مصطفیٰ کا نام آیا لب یہ کیا اختر
مغرب نسخہ در در دل اندوہ لگیں آیا

نظر کے سامنے تیرا سراپا نور ہو جانا
جو تو چاہے تو کچھ مشکل نہیں ہے نظر عالم
مثلاً اگر اپنی ہستی اک نئی ہستی میں ظاہر ہو
ترے ہوتے ہوئے بھی لے تصور کیا لگن ہی
یہی اک انکساری اپنی وجہ سرفرازی ہو
کر یہ تدبیر ہم باہم ترقی پر پہنچنے کی
حکیم امت عاصی تری اس یاد کے صدقہ
یہ کیا ہے ساقی کو شرکی تاثیر محبت ہے

میرادل میرا سینہ جلوہ صد طور ہو جانا
ترے دربار میں عرضی مری منظور ہو جانا
اگر تو چاہتا ہے مرد حق مشہور ہو جانا
لگا ہوں سے مری نور مری کا دور ہو جانا
خودی ٹجائے کیفیہ بخودی میں چور ہو جانا
یہ ہے دیوانہ پن تقدیر پر مجبور ہو جانا
ہمارے دل میں رہ کر مرہم ناسور ہو جانا
اُبھر کر آبلوں کا خوشہ انگور ہو جانا

یہی ہے حقیقت منظر الزوار حق اختر
کہ نور معرفت سے اپنا دل معمور ہو جانا

قصیدہ

یہ سیرت تھی حیرت خلق تھا عادل محمد کا
ضیاء باری سحر کی سطح عالم فرش نوری تھا
دل اپنا جان اپنی کی فدا جس نے محمد پر
وہ ہر تاثیر اوصاف حمیدہ میں جزا کا اللہ
خدا آسان کر دیا ہر مشکل اس کی دم بھریں
ملک سخرم کے اپنا ادب کیسا لوتے ہیں
مریض انتظار دیدہ ہوں نکھیں ترستی میں

نظر آتا تھا ہر فرد بشر مائل محمد کا
عجب تھا جلوہ گر حسن رخ کامل محمد کا
دہی ٹھیرا جہاں میں عاشق کامل محمد کا
جسے سنکر ترک پ جاتا ہے ہر مائل محمد کا
جو کوئی نام لیتا ہے دم مشکل محمد کا
در دولت سرا ہے کیا فلک منزل محمد کا
مگر دیدار ہوتا ہی نہیں حاصل محمد کا

مُحَمَّدُ اس قدر اُمیدوار ہے کہ جس نے محمد کا
کہ نہ کچھ تکتا تھا حیرت سے مہ کابل محمد کا

اندر اس کے بعد نبی خدا کی شان اعلیٰ ہے
کوئی ہم سر نہیں اختر شہ عادل محمد کا

مومنوں میں شک و شبہ ہے وِردِ بسم اللہ کا
ایک جہاں پر آمینا ہے وِردِ بسم اللہ کا
بارغ مقصد کی فضا ہے وِردِ بسم اللہ کا
یوں بظاہر ابتدا ہے وِردِ بسم اللہ کا
باعث عفو خطا ہے وِردِ بسم اللہ کا
ہے اسی کے زیرِ فرمان مملکتِ فردوس کی
گیوں سے ہم بھول جائیں گے دینِ دلیلیں جاہ
اس لئے ہر مردِ مومن کے حجب پر اذان
وِرد رکھو اس کا تم اسے عاصی و معصی
وِرد سے اس کے پچھائیں پس اس کی نشہ لب

حق تو یہ ہے حق نما ہے وِردِ بسم اللہ کا
قلبِ مومن کی جلا ہے وِردِ بسم اللہ کا
کیا بہارِ دلکش ہے وِردِ بسم اللہ کا
مہرِ حق کی انتہا ہے وِردِ بسم اللہ کا
شارعِ روزِ جزا ہے وِردِ بسم اللہ کا
تاجِ فرقِ دعا ہے وِردِ بسم اللہ کا
کیا سبق ہم کو ملا ہے وِردِ بسم اللہ کا
قربِ محبوبِ خدا ہے وِردِ بسم اللہ کا
دردِ عصیاں کی دوا ہے وِردِ بسم اللہ کا
حاصلِ آبِ بقا ہے وِردِ بسم اللہ کا

حاصلِ کج حقیقت وِردِ اختر اس کا ہے
نہا ہے حق نما ہے وِردِ بسم اللہ کا

جو نام محمد پہ تیر بان ہوگا
خیال محمد جو ہمسایہ ہوگا
حضور اپنا جلوہ دکھائینگے مجھ کو
مدنیہ سے با و صبا تیر آنا
شہِ دیں جو رونق فزا ہونگے دلیں
ہماری خبر آ کے لینا محمد

بڑی شان کا وہ مسلمان ہوگا
دل آباد ہو کر نہ دیران ہوگا
کرمِ آپ کا ہوگا احسان ہوگا
مری شادمانی کا سامان ہوگا
نہ پھر کوئی حسرت نہ ارمان ہوگا
خطرناک محشر کا میدان ہوگا

<p>عطا آس کو جنت کا ایوان ہوگا دو عالم سے بڑھ کر لئے شان ہوگا یہی اپنی بخشش کا سامان ہوگا اگر تجھ پر آئینہ عرفان ہوگا</p>	<p>کر گیا جو ذکرِ نبی مرتے دم تک قیامت کے دن تاجدارِ مدینہ لکھا کرتے ہیں ہم جو لغتِ محمد ترے سامنے ہوگی ہر چیزِ اختر</p>
<p>ہلا ہے جب استادِ رخت سا اختر مکمل نہ کیوں تیرا دیوان ہوگا</p>	
<p>اک غلطی گاہ میرا قصرِ تن ہو جائیگا قابلِ تحسین مرادِ یوانہ پن ہو جائیگا میرا سکن کو چہ شاہِ زمیں ہو جائیگا صد بہارِ شادمانی یہ چین ہو جائیگا کب دیارِ مصطفیٰ میرا وطن ہو جائیگا دیکھنا سیئہ مرا رشکِ چمن ہو جائیگا کیا یہ میرا مرکزِ دل ازخمن ہو جائیگا خنجرِ الفت میں پیدا بانگِ پن ہو جائیگا</p>	<p>نورِ احمدِ دل میں جب جلوہ فگن ہو جائیگا میری فرحت گاہ جب شربِ کابن ہو جائیگا میں وہ شہیدائے نبی ہوں دیکھنا بیخدا تیرے آتے ہی گلِ اندامِ مدینہ دل مرا کب مجھے پہنچا یگیا ربِ مدینہ ہند سے استغدرِ چوئے پھلیں گے پھولِ داغِ عشق کے کیا یہاں رونقِ فزا ہونگے خیالاتِ نبی سر مر اٹھک جائیگا شوقِ شہادت کیلئے</p>
<p>شعر گوئی کا اگر جاری رہے کاسلہ شہرہ آفاق اختر کا سخن ہو جائیگا</p>	
<p>قصیدہ</p>	
<p>اپنا سر ہوگا سنگِ در ہوگا راہِ طیلہ کا طے سفر ہوگا کب مرے دلیں جلوہ گر ہوگا کون عصیاں کا چارہ گر ہوگا</p>	<p>درا حسمدِ چب گذر ہوگا ذوقِ دل تو جو راہِ بس ہوگا اے مدینہ کے آفتابِ جال اے خدا کے جلیبِ تیرے سوا</p>

<p>تو برس جائیگا جو ابر کرم مگ کنگار بخشے جائیں گے کب ٹیگی یہ تیر گئی فراق تم سنو گے نہ شاہ دیں جہانک کب ان آنکھوں کے سامنے یارب تیرے شیریں لبوں کا ذکر بنی</p>	<p>مخل امید بار و رہوگا لطف ہم پر ترا اگر ہوگا کب ترا سامنا حسرت ہوگا قصہ غم نہ مختصر ہوگا جلوہ شاہ خسرو بر ہوگا حق میں ذاکر کے نیشکر ہوگا</p>
<p>دیکھ لیں گے جو ہم ترا جلوہ آنکھ پر نخت اوج پر ہوگا</p>	
<p>جو نام نبی حسن کر شیدائے نبی ہوگا جو عاشق احمد ہے جو وصف احمد ہے صدقے میں محمد کے ہر مرد مسلمان کو دور مدنیہ سے ہے عرض مری اتنی تو ختم پیمبر ہے تو شافع محشر ہے میں حال سناؤں گی بتیانی فرقت کا جب دیدہ باطن سے دیکھوں گا تیر جلوہ میدان قیامت میں میں ہوں لگا ہر سر پر</p>	<p>فردوس میں جانے کا حقدار وہی ہوگا وہ حشر کے دن قید عصیاں جو رہی ہوگا دیدہ خدا ہوگا دیدار تیری ہوگا مجھ کو یہ بتا دو تم کیا پانچ بتی ہوگا تجھ سا نہ ہوا کوئی تجھ سا نہ کوئی ہوگا خدمت میں محمد کی جانا جو کبھی ہوگا مجھ پر خیر راجا ہر سب راز خفی ہوگا ابر کرم شاہ کئی مدنی ہوگا</p>
<p>غافل ہے عبادت سے اتنا بھی تغافل کیا بے فکر ترے جیسا اختر نہ کوئی ہوگا</p>	
<p>جب ظہور حبیب خدا ہو گیا چاند مکہ کا جلوہ نہا ہو گیا جب دکھایا تصور نے روئے نبی</p>	<p>ہر طرف شور وصل علی ہو گیا فرش خاک زمیں نور کا ہو گیا میں تصدیق ہوا دل خدا ہو گیا</p>

<p>بحرِ عصیاں سے پار اس کا بیڑا ہوا تیرے ابر کرم نے جو چھٹیے دئے مٹ گئیں کفرِ عالم کی تاریکیاں ہند سے ہم مدینہ پہنچ جاتے اے طبیبِ دو عالم تیرا دیکھتے</p>	<p>جس کا محبوب حق ناخدا ہو گیا میرا نخلِ تمتا ہرا ہو گیا جلوہ گر جب وہ بدرالدجی ہو گیا تو اگر ذوقِ دل تنہا ہو گیا دردِ قلبِ حزیں کی دوا ہو گیا</p>
<p>جو مٹتا تھی آہِ سحر وہ پوری ہوئی عشقِ محبوب غم آشنا ہو گیا</p>	
<p>برہنِ غم و الم دم نہریا ہو گیا جتنی تھیں تشکیں مری آسان ہو گئیں روزِ ازل سے ہے یہ زمانے کا انقلاب عشقِ محمدی نے جو ہمیں کیا قیام جب سامنا شبیہ محمد ہوا تیرا ہر امتی تمھارا تمھارے سبب نبی محمدؐ سے، مدح و ثناء رسول سے وہاں مکانِ دل تمھارا ہے حبیبِ حق کھرا ہے پھولِ مدح کے تحریر نے مری اخترِ جو وصف چشم محمد ہوا رسم</p>	<p>میں لٹ گیا حضور میں برباد ہو گیا تیرا کرم جو حامی امداد ہو گیا آباد ہو گیا کبھی برباد ہو گیا خود داری جہاں سے میں آزاد ہو گیا حیرانیوں کا آئینہ ہنسنا ہو گیا زندان باز پرس سے آزاد ہو گیا خوش میری لوح ہو گئی دلِ دہو گیا تیرا خیال آئے ہی آباد ہو گیا میرے قلم سے اک چمن ایکا ہو گیا ہر شمرِ نعمت پہ مے صا د ہو گیا</p>
<p>شاگرد جب سے حضرتِ راغب کا میں ہوا اخترِ زمانہ کہتا ہے استاد ہو گیا</p>	
<p>نئی خاتم الانبیاء بن کے آیا محمد شفیع الوری بن کے آیا</p>	<p>جہاں میں ٹبری شانِ کابن کے آیا ہمارا دلی مدعا بن کے آیا</p>

کوئی عاشقِ محطِ بن کے آیا محمد چراغِ ہدایت کے آیا جو بوسِ حقِ باقی نماز کے آیا زمانے میں نورِ خدا بن کے آیا وہ بلغِ جہاں میں فضا بن کے آیا عجب حسنِ ناز و ادب بن کے آیا ترے در کا ادنیٰ لگا بن کے آیا مریضانِ غم کی دوا بن کے آیا	کوئی جانِ نثارِ خدا بن کے آیا جہاں کی سیرِ کار بن کے آیا ہزاروں نے چشمِ حقیقت سے دیکھا خدا کی کاجلوہ دکھانے کو آئند مبارک ہمیں گلِ عذارِ مدینہ ترے حسنِ سراپا ایک عالمِ فدا ہے وہ رتبہ ہے تیرا کہ ہر شاہِ دنیا شفا تو ہی بخشے گا رشکِ سیجا
--	---

بھاتا ہوا چشمِ فضا بن کے آیا
بنی ابھر جو دو سخا بن کے آیا

تو کیا تھا بنی اور گین بن کے آیا نہ ایسا کوئی دوسرا بن کے آیا حقیقت میں شانِ خدا بن کے آیا کہیں باغِ دل کی فضا بن کے آیا حقیقت میں حقِ آشنا بن کے آیا عجب خروہِ جانِ فرا بن کے آیا تو اک نسخہِ کیمیا بن کے آیا مرے لبِ وصلِ علی بن کے آیا	جہاں میں حبیبِ خدا بن کے آیا سراپا تو نورِ خدا بن کے آیا جہاں میں شکر کیا سے کیا بن کے آیا کہیں نورِ آنکھوں میں بن کر سما یا حقیقت کی آنکھوں سے دیکھے تو کوئی ترانہ نامی رسولِ مکرم تیرے آتے ہی بن گئی خاکِ سونا زہے بختِ اختر کہ نامِ محمد
--	--

یہ باعث ہے میرے چمکے کا اختر
کہ میں بلبلِ خوشنوا بن کے آیا

سوئے منزل لے گیا وہ کون تھا	رہبرِ کامل بنا وہ کون تھا
-----------------------------	---------------------------

و رو دل جس سے بٹا وہ کون تھا
مست جس نے کر دیا وہ کون تھا
بھرنہ دیکھا کیا ہوا وہ کون تھا
آئینہ دل کر گیا وہ کون تھا
دی ہمار دیکشا وہ کون تھا
بن گیا وجہ بقا وہ کون تھا
بن کے آیا فیصلہ وہ کون تھا

جوسے ملیں رہا وہ کون تھا
وسے کے مجھ کو بادہ جام است
برق چلی پوشش تھا اتنا مجھے
حسنِ عالم تاب سے دیکر جلدا
جسے میک کلشنِ مُہیب کو
دیکے ساغر شربتِ دیدار کا
مٹ گیا بھگڑا سرِ دتن کا میرے

آکے اختر اک نگاہِ ناز سے
دل مرا تڑپا دیا وہ کون تھا

ٹھونڈتا ہوں پتا نہیں ملتا
زندگی کا مزا نہیں ملتا
سیر کا کچھ مزا نہیں ملتا
دینے والا دوا نہیں ملتا
ملنے والے کو کیا نہیں ملتا
گوھر لے بسا نہیں ملتا
نسخہٴ گیمیا نہیں ملتا
جلوہ دیتا ہوا نہیں ملتا
خضر سا شہا نہیں ملتا
آئینہ آئینہ نہیں ملتا
وہ کہاں چل دیا نہیں ملتا
رہِ دولت سرا نہیں ملتا

وہ حبیبِ خدا نہیں ملتا
جب شہِ دہرا نہیں ملتا
چمنِ مصطفیٰ نہیں ملتا
مجھ سے ہمسا رہرا احمد کو
درِ فیاض سے ترے مولا
صدفِ بحرِ نورِ بزدل کا
خاکِ پائے نبیؐ کو ٹھونڈتے ہیں
یا نبیؐ تیرا آفتابِ جمال
کس طرح جائیں ہم مدینہ تک
شکلِ محبوب کیا نظر آئے
اپنے رخ کی دکھا کے ایک جھلک
یا نبیؐ کیا جھلکے جبینِ نیاز

کیا پڑھیں کیا سنائیں ہم حشر
قافیہ تک نیا نہیں ملتا

<p>و جدیں سامعیں کو پاؤں گا ان کے قدموں پر سحر کاؤں گا غم کی تار کیوں مٹاؤں گا اپنی رو داغِ غم سناؤں گا خضر کو راستہ بتاؤں گا بتھ کو نیچا فلک دکھاؤں گا بات بگڑی ہوئی بناؤں گا ہن کے دیا نہ خاک اڑاؤں گا اپنی دُنیا سے دل بساؤں گا اپنا بستر وہیں لگاؤں گا</p>	<p>جب میں نعتِ نبی سناؤں گا حشر میں حسبِ نبی کو پاؤں گا داغِ عشقِ نبی جو چمکیں گے سامنا ہو گا جب محنت کا بل تو جا کے وہ راہِ طیبہ میں لکھ کے اوصافِ سرزمینِ حجاز جب گزرتا ہو گا خدمتِ شہ میں و یحییٰ جو ششِ عشقِ احمد میں تم جو دنیا کے دل میں آؤ گے کوچِ مظلوم تو ملنے دو،</p>
--	---

الفتِ شاہ کا چہرہ حشر
قبر میں ساتھ لے کے جاؤں گا

<p>لبشر ہوئے زمیں ہوتی نہ پیا آسمان ہوتا زمیں کا ذرہ ذرہ آفتاب آسمان ہوتا کہیں میری نظر کے سامنے ایسا سماں ہوتا جو تیرے عشقِ احمد زخم کے منہ میں زبان ہوتا یہ پیشانی مری ہوتی نبی کا آستان ہوتا جنوں میں بھی خیالِ سرور کون مکان ہوتا اگر اکبیم احمد کا نہ پردہ درمیان ہوتا</p>	<p>جہاں میں رولقِ انفرج جب نہ شاہ و جوان ہوتا تختی ریز جب سخنِ شہ کون مکان ہوتا میسر تیرا نظارہ مدینہ کے جواں ہوتا ترپتے ہم ترپنے کا مزا ملتا ہیں پھروں مقدر میرا لیجا تا نبی کے آستانے پر یہ وحشتِ جانبِ دشتِ مدینہ مجھ کو لیجاتی خدا کا اور محبوبِ خدا کا راز کھل جاتا</p>
---	--

مدینہ کی نسیم صبح کے جھونکے اگر چلتے	ابھی بھڑانہ سڑا ہیں نہ میں گرم خفاں ہوتا
ہماری زندگی اس طرح اسے اختر گزرتی تھی محمد کی ثنا کرتے محبت کا بیاں ہوتا	
مکانِ دل میں سلطانِ مدینہ ہماں ہوتا فراقِ شاہ میں شکوہ کل اک دیارِ داں ہوتا کھستانِ مدینہ میں جو میل آسمیاں ہوتا ہمیشہ گرم رہتی محفلِ میلادِ عالم میں ضیاءِ رمی نہیں ہوتی جو اس نورِ مجسم کی قیامت میں کوئی صورتِ نظراتی نہ بخشش کی اگر آپ لے شہِ والا قدمِ رنجہ نہ فرماتے مدینہ میں شرفِ حاصل میں کرتا پابانی کا	مرے دل کی نکلتی جھیریں میں شادماں ہوتا زمینِ مشرقِ انیس اک طوٹاں کا گماں ہوتا میں وہ ہوں خوشنوا بلبلِ حکمتِ لغزِ خواں ہوتا جو نورِ شہیدِ رسالت کی شعلی کا بیاں ہوتا نہ ملتی کھر کی ظلمت نہ سب رنجِ جنباں ہوتا اگر سامی نہ اپنا وہ شمعِ عاصیاں ہوتا مدینہ کی زمیں کو یہ شرفِ حاصل کہاں ہوتا درِ دولت سرے مہلطفے کا پاساں ہوتا
فنِ شعر و سخن کی کچھ خبر ہوئی نہ لے اختر اگر مجھ پر نہ لطفِ حضرت عثمانِ خاں ہوتا	عشقِ مجاہد
عاشقِ شاہ کو بولِ عشق میں جلتے دیکھا جب نسیمِ گرمِ شاہ کو چلتے دیکھا جاوہِ عشقِ نبوی میں جسے چلتے دیکھا اپنی ہستی پہ عبث کرتا ہی نادانِ غرور دستگیری کی رسولِ عربی نے جسکی مسکرائے لگی امید کی لبِ بستہ کلی اسے گلِ باغِ نبوت ہی تیری ہر جگہ غمِ شہ میں صدفِ چشم سے آنسو ہو گرا	اہ نکلی نہ دھواں مجھ سے نکلتے دیکھا عاشقِ شاہ پہ پکھا اُسے جھلتے دیکھا باغِ عالم میں اُسے پھرتے پھرتے دیکھا دوپہرِ طرح اس عمر کو دھلتے دیکھا اُسکو سو تھوکر کس کھا کبھی سنبھلتے دیکھا جب نسیمِ جنم آرا تجھے چلتے دیکھا شعراک ایک نئے رنگ میں ہلتے دیکھا اک درِ بیش بہا میں کے نکلتے دیکھا

<p>الم درخ کے آغوش میں پلتے دیکھا آفتاب ابر سے باہر جو نکلتے دیکھا چٹکیوں سے دل تیا بکتے دیکھا</p>	<p>فرقت شاہ کے ہاتھوں دل تیا بکتے دیکھا ہو گیا مطلع الزار محسوس کا گان شب غم لگے ہی اکثر تجھے لے یاد نبی</p>
<p>خوشنواں رسول عربی ہے حق عالم وجد میں حال اُس کا بدلتے دیکھا</p>	
<p>دم نزع فخر بشر دیکھ لینا تو سنگ در شہ پہ سر دیکھ لینا نہ کم ہو گا دردِ جگر دیکھ لینا حد ارا مجھے اک نظر دیکھ لینا وہ پارِ گنجنت میں گھر دیکھ لینا دم گر یہ چشم تر دیکھ لینا شفیع ام کا اوصد دیکھ لینا ہے قسمت میں اپنی اگر دیکھ لینا کہ مشکل ہے مشکل سحر دیکھ لینا شہنشاہِ جن بشر دیکھ لینا</p>	<p>ہوں ہمارے اک نظر دیکھ لینا جو طیبہ میں ہو گا گذر دیکھ لینا ترتیب تیار ہوں گا فراقِ نبی میں مرضِ محبت ہوں رشکِ سیح جو شرعِ محمد یہ قائم رہے گا قیامت میں دل جا نیکی فردِ عصیاں ہمارے لئے ہے شفاعت کا باعث محمد کو ہم خواب میں دیکھ لیں گے وہ ہے تیرگی شامِ ہجر نبی کی قیامت کے دن بخوابیں گے ہم کو</p>
<p>اگر دیکھنا ہے تو محبت میں حق جہاں شہِ بحر و بر دیکھ لینا</p>	
<p>کسی کی ایسی صورت ایسا تقاضا نہیں کتا محمد سا کسی مُرسل کا ترابا نہیں کتا تھارے ہجر کا ہمیں اچھا نہیں کتا تھارا ہو کے ہرگز میں کسی کا نہیں کتا</p>	<p>جہاں حُسن میں کوئی نبی سا نہیں کتا ہوا معراج پہونچے عرشِ اعظم پہنچے ہی تو طیبہ کے علاج آکر کرے نوبارِ نبی لیکن تھارا چاہئے والا ہوں لقا ہوں ہر دم پر</p>

وطن سے میں مدنیہ جاؤں دم نکلے ہیں میرا دکھاتا ہے فلک تو کج روی کیوں ہجر آج میں مدنیہ میں پہنچ سکتا ہوں روضہ کچھ سکتا ہوں ہوسے برسوں کے سینے سے لگا دکھا ہی جا چکا	میں ایسا چاہتا ہوں دلایا ہوں نہیں سکتا رتے ہاتھوں تقدیر کیوں یہ سید ہا نہیں سکتا جو تم چاہو تو اسے سلطان دیں کیا نہیں سکتا جدا دل سے خیال اسے ایسا ہوں نہیں سکتا
--	---

مری تقدیر کا اختر چمک اٹھے کہیں خست
بنیرا کے مکان دل میں جلوہ ہوں نہیں سکتا

روز و شب تم سے مری ہے یہ التجا یا نبی مصطفیٰ
اپنا روئے منور دکھا دو ذرا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ
آپ سے عرض اتنی ہے بہر خدا ہند سے ہو مدنیہ میں جانا مرا
اپنی آنکھوں سے دیکھوں مزار آپ کا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ
روضہ پاک کا میں نظارہ کروں جتنے جی قرب حاصل تمہارا کروں
نکلے حسرت تو ہے زندگی کا مزا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ
روئے انور سے پردہ اٹھا دیجئے جلوہ گر ہو کے جلوہ دکھا دیجئے
کوئی حسرت نہیں اور اس کے سوا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ
آکے دنیا کی الجھن میں ایسا پھنسا سا منانِ نال دنیا کا برسوں رہا
بھول بیٹھا جو تھا لفظ قالا و ابلی یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ
اک زلیخا کو یوسف کی چاہت رہی اُسکے دل میں اُسی کی محبت ہی
تم پہ قربان سارا زمانہ ہوا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ
تو شہِ آخرت ہے نہ زادِ سفر حشر کے روز تم اس کی لینا خضر
ہے یہ اختر تمہارا ہی مدحت سرا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

قسمت یہ ہماری یہ تقدیر ہے ہمارا

اللہ کا محبوب چمیر ہے ہمارا

کس شان کا حامی بخشہ ہمارا
اللہ سے کیا نجات سکند ہے ہمارا
ہم جانتے ہیں ساقی کو تر ہے ہمارا
کیا شان ہو کس شان کا رہے ہمارا
پھولوں سے سجایا ہوا بستر ہے ہمارا
جاتے تو ہیں پھر آگے مقدر ہے ہمارا
جب قابل صد ناز تیر ہے ہمارا

ہم اسکے ہیں وہ ختم پیہر ہے ہمارا
آئینہ رخسار نبی خواب میں دیکھا
ساغر ہیں بھر بھر کے لینے لب کو تر
تعلیم محمد سے خضر پائے ہوئے ہیں
آغوش میں آ۔ یا دو کشتان مدنیہ
باز بھی ہے کمر ہم نے مدنیہ کے سفر پر
ہم اہل نطایکوں نہوں تقدیر پہ نازاں

ہم کیوں نہ کریں ناز سخن گوئی پہ اختر
مانا ہوا استاد سخنور ہے ہمارا

کبھی تو سائے آگے مگر نہیں آتا
ترپ رہا ہوں مگر وہ اوجسہ نہیں آتا
تارہ نجات کالیوں اوج پہ نہیں آتا
نہ آئے ہاتھ اگر سیم و زرنہ نہیں آتا
وہ چھوڑ کر درِ فخر بشت نہیں آتا
نظر کہیں بھی سر رہ گزرنہ نہیں آتا
وہ آفتاب نبوت نظر نہیں آتا
کوئی مدنیہ کی لے کر خب نہیں آتا
وہ تاجدار مدنیہ اگر نہیں آتا
اتنی کیوں مرے دل میں اتر نہیں آتا
نظر کے سائے ہو کر نظر نہیں آتا
سیم لطف کا چھوڑ کا اوجسہ نہیں آتا

کہاں چھپا ہے وہ جا کر نظر نہیں آتا
نظر سے ہو گیا غائب دکھا کے ایک سچھلک
دینے جانے کی صورت نظر نہیں آتی
ہلی ہے دولت عشق نبی تو مگر ہوں
رسول پاک کا جو جان نثار عاشق ہے
نشان نقش کعبہ پا حضور والا کا
نہ آنکھیں ہوتی ہیں روشن نہ جلوہ گر سیم
مدنیہ جاتے ہیں ہر سال سینکڑوں لیکن
نہ ہوتا خلق خدا کا ظہور دنیا میں
سر اپنا اور مجسم کے حسن کا جلوہ
میں بد نصیب ہوں ایسا کہ حسن نبی
ہمارے باغ تمنا کی کیا کھلیں کلیاں

در حضور پر پہ چانا ہوا نہیں خستہ
چمک کے اختر بخت ادج پر نہیں آتا

<p>خوابِ حال غریب الوطن کو چھوڑ دیا نبی کی یاد میں فرزندِ وزن کو چھوڑ دیا نہ عشقِ شاہیں دیوانہ پن کو چھوڑ دیا خیالِ گردشِ چرخِ کمن کو چھوڑ دیا سابِ حشر کے بچِ دمن کو چھوڑ دیا طن کے عیش کو سیرِ حمن کو چھوڑ دیا جو ہم نے عشقِ رسولِ زمیں کو چھوڑ دیا یہ کونسا کتا ہے بزمِ سخن کو چھوڑ دیا</p>	<p>حضورِ آپ نے مجھ خستہ تن کو چھوڑ دیا چلا ہوں چمن میں مدینہ طین کو چھوڑ دیا بہم نے شہرِ مدینہ کے بن کو چھوڑ دیا گئے جو زائرِ روضہ نبی کے روضہ پر ہیں جو درخششِ نبی کا ہاتھ آیا چمنِ مدینہ کا جبے سما یا نہ کھوٹیں نجات پھر ہو ہاری یہ شیرِ کمن جو ہویشِ ح و ثنا جا کے چڑھتے ہیں تر</p>
--	---

ثنا کے اردے شہ میں قلمِ مجھ کا اختر
کب اُسے وقتِ رسمِ بانچن کو چھوڑ دیا

<p>اک ذکرِ نبی کرنا اک یا و خدا کرنا محشر میں مجھے دمِ عصیاں دہا کرنا اوصافِ شہنشاہِ دیں صبحِ دسا کرنا ہر حال میں امرِ دحقِ شکرِ خدا کرنا بیمارِ محبت کی مشکل ہے دو اک کرنا ساغرِ مئے کوثر کا یا شاہِ عطا کرنا اتنی تو مددِ میری لے بختِ رسا کرنا پھو لکا کھلا کرنا غنچوں کا ہنسا کرنا دلِ نیا فدا کرنا جاں اپنی فدا کرنا</p>	<p>دنیا میں بھی کرنا ہے تو کیا کرنا اتنا تو کرمِ مجھ پر محبوبِ خدا کرنا ایمان کی دولت ہے بخشش کا وسیلہ ہے دُکھ و دردِ الم سہنا آرامِ سو خوش رہنا کلمہ لکھ کے عبتِ نسخے دیتے ہیں جو مے نوشِ محبت کو محشر میں لبِ کوثر دربارِ محمل میں ہو جا کے گد میرا دیکھوں کہیں کچھوٹے گلزارِ مدینہ سرکارِ مدینہ پر سلطانِ مدینہ پر</p>
---	---

<p>جو عاشقِ حقاوق ہے یہ کام اسی کو</p>	<p>حضرت کی محبت میں ہستی کو فنا کرنا</p>
<p>مٹ سکے اگر تُو سے ہوتا م تر الب پر</p>	<p>یارِ رب تو قبول اتنی اختر کی دعا کرنا</p>
<p>حق نے فدائے صاحبِ رُوح کر دیا خامہ نے دھبِ رُخ تراخ کر دیا تیری تجلیوں نے نبوت کے آفتاب قربان جاؤ نہیں ترے لے جذباتِ بڑے شیدائی کس کا ہوں تجھے یہی نہیں خبر گیسے مصطفیٰ کی محبت کے میں نثار جب سے میں عاشقِ شہ کوئی مکان ہوا اٹھ اٹھ کے دلیں دردِ محبت نے بار بار چمک کے شہ نے خواہیں رُخ کی تجلیاں میں ہو گیا نبی کا نبی ہو گئے مرے</p>	<p>روشن ہر استارِ تہ تقہیر کر دیا والفجر کا خلاصہ تفسیر کر دیا حیراں بنادیا مجھے تصویر کر دیا موجِ جالِ صاحبِ توقیر کر دیا دردِ کامِ مجھ کو کیوں فلکِ پیر کر دیا جس نے اسیرِ حلقہ زنجیر کر دیا سبحاں میرا عشق نے تشہیر کر دیا مجھ کو سراپا درد کی تصویر کر دیا آئینہ دارِ جملہ تعبیر کر دیا دونوں کو عشق نے شکر و شہر کر دیا</p>
<p>اخترِ خدا نے مشغلہ رُغت کیا دیا</p>	<p>بابِ عطایا میں صاحبِ جاگیر کر دیا</p>
<p>دینِ محمدی کا جو قائل نہیں رہا یادِ خدا سے جو کبھی غافل نہیں رہا جو جانِ نثارِ سرورِ عادل نہیں رہا حق تو یہ ہے کہ جب سے ملی راہِ حق نہیں آفتِ حبیبِ پاک کی دلیں مے رہی گنجینہ مراد نے اُس کو غنی کیا</p>	<p>دونوں جہاں میں وہ کسی قابل نہیں رہا مشکل جو اس کا کام ہے مشکل نہیں رہا وہ بارغِ خلد پانے کے قابل نہیں رہا دلیں خیالِ دعوئے باطل نہیں رہا خالی تمام عسرِ مرادِ دل نہیں رہا مفلس درِ حضور کا سائل نہیں رہا</p>

<p>خلقِ نبی کو دیکھ کے ہر عی جھکا یارِ میں اس قدر ہوں گنہگار</p>	<p>تا عمر اس کو دعویٰ باطل نہیں رہا مختر میں سچہ دکھانے کا نہیں رہا</p>
<p>اگر دل آیا جب سے خدا کے حبیب پہ میں جاں نثار جو رشتا میں نہیں رہا</p>	
<p>جو بے پردہ جمال احمد مختار ہو جاتا شبِ فرقت جو فضلِ نیر و غفار ہو جاتا کرم اتنا تو میرے حال پر سرکار ہو جاتا جو بھر کر ساغرِ تمہید تیا ساقی وحدت جو دیا جان سرکارِ نبی کی محبت میں اگر موتے کسی دن جلوہ آراں ہو میں سر میرے آدامے یارِ نبی میرے کفایت قبولِ نبی غلامِ میں جو کرتے تھے کفایت</p>	<p>زینِ کافر شِ خالی مہبطِ انوار ہو جاتا انیس غم خیال احمد مختار ہو جاتا کہ میں حاضر حضورِ میں سرکار ہو جاتا تو کیفِ مدنی سے دل مرا شہر ہو جاتا جوانِ عشق کی سرکار میں سرور ہو جاتا تیرے دل سے نثار احمد مختار ہو جاتا تم آجاتے تو اچھا ہجر کا بیمار ہو جاتا تمہارا بندہ بے دام کے سرکار ہو جاتا</p>
<p>اگر تخریر کر تادح شاہِ بحر و بر اختر قلمِ ہر صفحہ کا غنہ پہ گوہر بار ہو جاتا</p>	
<p>مدینہ منورہ سے جانا اگر اکابر ہو جاتا مخدّ خواب میں اگر اگر ہیرہ دکھا دیتے اگر لٹا تھے جامِ سے تو حید کے ساقی نبی اگر جو بحرِ غم کی موج سے بجالتے زمانہ میں سزا کیوں نہ ارکی منہ کو مہتی اگر کلیاں تنداؤ کی کھل کر ہوں نجابتیں اگر ایوانِ محبوبہ خدا مجھ کو نظر آتا</p>	<p>میں شیدائی قدامتِ سید ابرار ہو جاتا میری حسرت نکل جاتی تھی دیدار ہو جاتا ترسے بیخانہ وحدت کا میں خواری ہو جاتا میرے دل کی تمناؤں کی بیڑا پار ہو جاتا نہ حق کہتا نہ حق کا اس طرح تھا ہو جاتا بہارِ آتی مرادِ دلِ خستہ گلزار ہو جاتا میں بڑھ کر تھکا سائے دیوار ہو جاتا</p>

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یادم تھا کہ اس کے لئے میری ساری
 وسوسہ زخمیہ کدہ پر میری
 خاتم دل کار و دشمن تھیں ہم
 ہم یہ سمجھیں گے ہر کار حلیہ ہوا
 پادریا کے غم سے سقینا ہوا
 جس کے جلوے سے مہر سنا ہوا
 غیرت طر سنا پر پیہ ہوا
 شاہ سے منحرف جو کہتے ہوا

جب یہ مکمل ہوا تو صل محبوب حق
نا خدا بن کے امت کے لئے نبی
ہم کو نور مجسم ملا وہ نبی
اسیں جب آ کے جلوہ سما یا ترا
دونوں عالم میں سکونزا مل گئی

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ بِمَا كُنْتُ فِيهِ
فَقَالَ مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا

اکلہ کی طاقت کا نتیجہ دنیا سے نکال کر
عشقِ احمق کے تحت لے کر دیا گیا
احمقِ رسول کا حق سے بول بالا کر دیا
فضلِ حبیبِ اہلِ ادفی کو اعلیٰ کر دیا
سارے عالم سے محمد کو بالا کر دیا
تو نے یارب وادِ مقصد کا نام لا کر دیا

جلوہ نور محمد نے اُجالا کر دیا
 یہ کہ جبے مدح خواں کا ترسہ اُعلیٰ کر دیا
 یوں تو لاکھوں انبیائے زمانے میں مگر
 ذلت و غیرت جو ترسہ ہمارے چورنگا
 کھینچا نقشہ سراپا تو نے نقاشِ ازل
 اک تسلیم الفت احمد عطا کر کے ہمیں

تم نے آخر لکھ کے وصفت سلکِ فلان نبی
آبدار اشعار کو موتی کا مالا کر دیا

نقد میں یہ نظارہ مزاحیہ و تہمتی

تصور میں نظر کے سامنے طیبہ کا منظر تھا

<p>برادری یا فدا رفت ختم پیر تھا سور بادہ آفت ہم خوش تھدا تھا غم سانی کر نہیں ہوش میرا تھا چکانا ہی ترانے آقا میں نہیں تھا بنی کے دروغ آفت پیر سانی میں تھا مے توحید سے شراب یارانِ مجھ تھا بنی کچھ نہیں پتی رسائی نالہ و کی ازل و باقیان سرور میں کمال تھا تصور میں ترس نہ تھا کھینچیں گے میں</p>	<p>مسترا ہی مسترا کاشفہ ہر گل تر تھا ہار سے ٹھٹھ سے جاری نعرہ اللہ گھر تھا کہ میری اشک غم کا قطرہ قطرہ میج کو تر تھا زین کا ذرہ ذرہ لوستے پیر کو تر تھا دہرے دل سید خانہ جاو خانہ کا منظر تھا مے توحید کا شام و سحر گردش میں ساغر تھا کہ کھلا یہ منجھ سے اور دم بھر میں فلک تھا مقدار الیاس کس کا تھا ہا اہی مقدر تھا لڑی بچھا کہ شہ کے آستانے پر مرا سر تھا</p>
--	--

چکنا کیوں نہ الیاس میں جان بخت میں اختر
کہ تابندہ ازل سے ہی مرا خیم مقدر تھا

<p>دام تزدیر سے دنیا کے بجائے آجا زہے قسمت جو مجھے سانی کو تر فرمائیں ترے دیار کی شتاق میں نکھیں کب ترے جلووں سے مٹی کفر کی ظلمت ساری شبِ معراج میں خالق نے مجھ سے کہا دیکھنا ہے جو تجھے جلوہ محبوبِ خدا منجھ سے باہر نکل آتے ہیں جو بکراے ہوئے تھک کے بیٹھا ہوں کٹے راہِ مدینہ کینہ کر ناز سے دانی حلیمہ نے تجھے پالا تھا</p>	<p>یانبی آتیرے سو اکون سنبھالے آجا مے توحید کے لبریز ہیں پیالے آجا اے جو ان عربی سب سے ترانے آجا خانہ دل میں زمانے کے آجائے آجا مجھ سے لے بخشش امت کے قبائے آجا ہوش میں کے ذرا دیکھنے والے آجا دہنڈے پھرتے ہیں تجھ کو مے نالے آجا یانبی آ پڑ گئے ہیں پاؤں میں چھالے آجا اے مرے پیارے نبی نازدے پالے آجا</p>
<p>در محبوب سے آنے لگی آواز اختر</p>	<p>اپنی بگڑی جو بنانا ہے بنالے آجا</p>

رولف باب کے موصدہ

جب اچھلے فردوس میں بھیجا تو ان حبیب
یہ ہیں لطاف کریمانہ یہ احسان حبیب
شام غم جب ہوگی نذر روئے تابان حبیب
آست کا صی کا پردہ رکھ لیا معراج حبیب
آفتاب حشر کی حدت تلکی کی دور سے
تیرے لئے ہی جہان و لکی بڑھ جائیگی شان حبیب
وہ محشر سندن جائیگی فردوس کی
ہم نے جس قدر سے پوچھا یہی اُس نے کہا
کس قدر غمبہر فشاں ہو جس قدر عطریت
سوئے شرب جو کوئی دیوانہ الفت گیا

مظاہر فردوس میں بھیجیں گے سنا خان حبیب
ہیں حبیب لکھ کے نزدیک ران حبیب
خند دکھائیگی ہمیں جنت گلستان حبیب
یہ کرم ہر امتی یہ ہے یہ احسان حبیب
سائیاں جنت کا بن جائیگا واران حبیب
آجہان دہیں تولے وحت شان حبیب
جو ہمارے دل نشین ہے الفت شان حبیب
ہے عجب مرغوب دل سیکستان حبیب
چھلنے چھلنے تجھست گلستاں حبیب
پائے ہوسی کو بڑھے خار مایان حبیب

یہ متن ہے مے دل میں کہ اختر ایک دن
میرا مکن ہو پس دیوارا یوان حبیب

آپ سے پہلی جو دنیا میں نیا فخر عرب
آپ ہیں وجہ بہار و لکشا فخر عرب
ختم پیغمبر حبیب کہ یا فخر عرب
دونوں عالم کے ہو تم فرماں روا فخر عرب
تیرے بے کیف عشق نے جو دیکھا فخر عرب
ہیں محمد مصطفیٰ صل علی فخر عرب
ہیں سرایا منظر ذات خدا فخر عرب

آپ ہیں خمس الضحیٰ بدر الدجی فخر عرب
آپ ہیں باغ مدنیہ کی فصا فخر عرب
ہم کو قسمت سے ملا اس شان کا فخر عرب
نایب قراں ہے سب خلق خدا فخر عرب
مستیوں کا ہے شمار آنکھوں میں منوشتی فخر عرب
سن کے نام پاک بھیجو مومنان پرورد
آپ کا دیدار ہی گویا ہے دیدار خدا

<p>جلوہ آرائی تیری ہے باعث دل شکی ذرہ ذرہ ہے جو نورانی قبا پہنے ہوئے میری آنکھوں میں مری ہو رہی کی جگہ</p>	<p>وسعت دل میں مرے اگر سما فخر عرب یہ سبب ہے تیرے مہر حسن کا فخر عرب میں تیری صدقے تیرے قربانِ آخر عرب</p>
<p>لکھ نہیں ہے پاس اختر کے پچانام ہے روزِ محشر ہے تمھارا آسمانِ فخر عرب</p>	
<p>شبِ فرقت جو کوئی ہو گیا شیدا بیتیاب ترے جلوے نے کیا برقِ سخی بیتیاب حشر کا ہو گا خطرناک کچھ ایسا منظر یادِ سرور اُسے دیتی ہے تسلی اگر تیرے دیدار کی حسرت نے جوانِ عربی نظر آتی نہیں آرام کی صورت کوئی اسے فراقِ شہِ والا ترے ہاتھوں میں کس کے دل پہ نہیں چوٹ اُلفتِ تجھ تیری حالِ بیتیابی دل پہجہ نبی میں جو لکھا اُمّہ بی بی کا دلبر جو کہیں گھر سے گیا</p>	<p>وہ تڑپتا ہوا پروں نظر آیا بیتیاب بن گیا ہوں تیرے جلوے سے سراپا بیتیاب جس کو دیکھو سرِ محشر دہی ہو گا بیتیاب شوق دیدار میں توتا ہے جو شیدا بیتیاب کیا بتاؤں مجھے کر رکھا ہے کیا کیا بیتیاب رہتے ہیں عاشقِ سلطانِ مدینہ بیتیاب کبھی لیٹا کبھی بیٹھا کبھی اٹھا بیتیاب کون ہی ایسا بشر جو نہیں ہوتا بیتیاب نظر آیا درق ایک ایک سراپا بیتیاب اُسکی فرقت میں ہوئی دانی حلیمہ بیتیاب</p>
<p>جس کو ہے عشقِ نئی روزِ ازل سے محتر زندگی بھر اُسے پایا اُسے دیکھا بیتیاب</p>	
<p>احداً کا خریدار تھا معراج کی شب لیکے فرمانِ خدا اُسے جو جبریل امین حور و غلمان تھے جمالِ شہِ پس کے شائق فرش پر تھا اکرا بھی عرش پہ چمکا وہ برقع</p>	<p>گرم دیدار کا بازار تھا معراج کی شب بختِ سرکار کا بیدار تھا معراج کی شب ہر ملک طالبِ دیدار تھا معراج کی شب ایک بجلی دمِ رقت تھا معراج کی شب</p>

<p>ہر ملک طبع الہ اور تعالیٰ کی شب نظر ایزد تعالیٰ معراج کی شب</p>	<p>ہر طرف نور محمد کی ضیا یاری تھی اسے نور و پاکیزگی جس سے میرا شب</p>
<p>حسن محبوب ضیا با تھا معراج کی شب</p>	<p>نور و پاکیزگی سے عرش بریں نکلتے تھے</p>
<p>ساتھ آنکھیں کھولیں کچھ پس نظر روز و شب پل رہا ہے وقت سرور کا نشر روز و شب روضہ ختم میر پر پر ایر روز و شب تم کو میں دیکھا کروں ختم پیر روز و شب لوٹے ہیں دولت عشق پیر روز و شب دل میں رہتا ہے خیال رو کے نور روز و شب</p>	<p>تم قصہ میں نظر آتے ہو سرور روز و شب کیا کہوں میں حال لپھروں دن تباب پر چھوٹ ہوئے ہیں بچھاؤ گاشن فردوس کے تم قصہ میں ہو میری نظر کے سامنے جو ہیں شیدائے پیمبر جو ہیں شیدائے نبی بن گیا ہے نور کا مرکز مراد اس لئے</p>
<p>ہر ورق پر رحمت خال محمد ہے قسم کیوں نہ سچے لفظ لفظ شب اختر روز و شب</p>	
<h2 style="text-align: center;">ردیف بے ناری</h2>	
<p>کچھ تو دس اس کو تسلی باہر گر گھر سے آپ بخشوا بیشک یقیناً داد محشر سے آپ جا کے دم بھر میں مل آئے خالق اکبر سے آپ پھرتے خالی نہیں سائل کو اپنی در سے آپ اک ذرا بروہ اٹھا دیں عاجز انور سے آپ جب کبھی نکلیں گے باہر مجمع محشر سے آپ لایئے تشریف باہر روضہ انور سے آپ کیجئے آراستہ اصلاح کے زیور سے آپ</p>	<p>یا نبی آگاہ ہیں میرے دل مضطر سے آپ ہم گندگار ان امت میں بھروسہ ہے مگر عرش پر پہنچے شب معراج محبوب خدا آپ کا در کیا ہے یا حضرت در فیاض ہے منتظر دیدار کے ہم طالب دیدار ہیں آپ کو پہچان لے گا آپ کا ہر آفتی کب سے ہم آکر کھڑے ہیں انتظار دیدار میں عرض ہے استاد سے میری عروس نظم کو</p>

یوں نبیؐ فرمائیں گے میرا خواہاں ہے یہی
جب بیٹے عرصہ گاہِ عشرتِ اختر سے آپ

اپنا جملہ نبیؐ دکھائیں آپ میری دُنیائے دلیں نہیں آپ کیوں نگہ میں سے کریں ہم خوف میری آنکھیں ہیں یہ کی مشاق عاشقِ زلفِ جان کو مجھ کو ایک دن تو دکھائیے مجھ کو اپنے امیرِ کرم کے چھٹیوں سے دیکھ لیں حسن کی ضیا باری	صرتِ دل میری مٹائیں آپ میری دُنیائے دل بسائیں آپ یا نبیؐ ہر سنگ و اینس بائیں آپ اک جھلکِ حسن کی دکھائیں آپ دور کر دیں گے سب بلائیں آپ گلشنِ حسن کی فضا میں آپ میرے دل کی لگی چھائیں آپ پر دہج سے ذرا اٹھائیں آپ
--	--

سر کے بل آئے ہند سے اختر
اپنے در پر اگر بلائیں آپ

رویت نامے قرشت

کما جبریلؑ سے خالق نے کہ جان کی رات میری جانب سے یہ کہنا ہے محبوب کے تو عرض کی جا کے یہ جبریلؑ میں نے چلے اپنا ویدار دکھانا ہے خدا کو منظور کما جبریلؑ نے حاضر ہے سواری کو برق سطحِ افلاک چصف بستہ ملائک تھے تمام اپنے محبوب سے مل کر یہ کما خالق نے	میرے پیارے میرے محبوب کو آج کی رات اپنے نزدیک بلاتا ہوں خدا آج کی رات شبِ معراج ہے محبوبِ خدا آج کی رات ہوگا حاصلِ شہِ دینِ قربِ خدا آج کی رات ہوں سوار اس پہ شہِ ہر دوستان کی رات غل یہ تھا آتے ہیں محبوبِ خدا آج کی رات جس قدر راتیں ہیں ان سے ہو سوال آج کی رات
--	--

<p>انگنا جو ہو تجھے انگ مرے پیارے حبیب بخندری اُست ماحی تیری کُنے سے ترے دل کے خالق سے جو آئے تو اُچھٹ لائے</p>	<p>تیری خاطر درِ محبت کھلا آج کی رات تو نے جو پاپا دی ہو کے رہا آج کی رات عفوِ امت کے ہوئے جرمِ فطرت آج کی رات</p>
---	--

انکے والے دعا مانگ رہے ہیں آخر
تو بھی بخش کیلئے ہاتھ اٹھا آج کی رات

رویت نامے فقید

<p>کیا اُلفتِ نبی کی ہے یہ ہونسا چوٹ تیری لگی ہے عشقِ شہِ ذی وقار چوٹ دل میرا جلیوں کا ہے مرکزِ بنا ہوا اللہ سے کمالِ محبت ترا اثر بتیا بیاں بڑھی ہیں تڑپا ہے دل مرا کس کس نے سے آ کے خیالاتِ مضطرب</p>	<p>اک تیرے کہ ہو گئی ہے دل کے پار چوٹ تیرے سوا کسی کی نہیں زنیسا چوٹ کھائے ہوئے ہے جبکہ دلِ بقیرا چوٹ تیرے سبب ہے دل کی طرح بقیرا چوٹ یادِ نبی کی ہے وہ شبِ انتظار چوٹ دل میں ہے لگا رہے ہیں بار بار چوٹ</p>
---	--

احقر یہ ہے تجلی انوارِ مغفرت
عشقِ نبی کی دل میں ہے جو غمگسار چوٹ

رویت نامے مثلثہ

<p>حضور آپ کے مثلاتِ حوادث اگر مجھ پہ ہر جاے لطفِ محمد خیالِ محمد ہٹا دے گا اگر کردن گاہیں سیرِ گلستانِ طیبہ</p>	<p>ہیں مجھ نہ اپنا دکھائیں حوادث مرے دلیں رہنے نہ پائیں حوادث یہ مانا کہ ہیں دائیں بائیں حوادث ہزار اپنی باندھیں ہوائیں حوادث</p>
--	---

<p>بتا تو ہی اپنی فراقی تہی میں رہے افسانہ مصطفیٰ تو ہوا کر اسی بات کا مجھ کو رہتا ہے کھانا جگر کو میری تاجدار میری</p>	<p>بھلا ہم کہاں تک اٹھائیں حوادث نہ دیتا سکے دل میں پھر آئیں حوادث کہ مستی نہیں ہی ہر شائیں حوادث ڈراتے ہیں بت کر لائیں حوادث</p>
<p>ایسا ہے کہ ہمیں شوقِ دل سے نصیب نہیں نہ کیوں دل سے اٹھ کر بھلائیں حوادث</p>	
<p>غیر ممکن ہے کہ ہوں اور کسی کا یا غوث ہو قدم و دوش پہ دیوں کے تھا را یا غوث یہ ہو آبا و جو رکھو قدم اپنا یا غوث مجھ کو لبِ ادا میں پائیں اپنے بلال و آقا شوق و دیدار میں بتیابی دل و بر بھی پہنچ گیا سامنے آنکھوں کے تھا را نقش روشنی بھیل گئی میرے جہانِ دل میں میری آنکھوں میں سما جاؤ مر و ملیں ہو</p>	<p>جب کہتا ہوں ازل سے میں تھا را یا غوث تم کو خالق نے دیا ترسہ اعلیٰ یا غوث کب سے خالی سے تنہا و کی و دنیا یا غوث نظر آجائے تھا را کہیں روضہ یا غوث جب کبھی مجھ کو خیال آپ کا آیا یا غوث جب تصور میں لیا نام تھا را یا غوث جب ضیا بار ہو آپ کا جلوہ یا غوث تم نکالو گے تو نکلے گی تمنا یا غوث</p>
<p>مجھ پر طاری ہوا اک وجد کا عالمِ حشر جوشِ الفت میں کبھی منہ سے جو کلا یا غوث</p>	
<h2>رولت چیم تازی</h2>	
<p>جلوہ گر نورِ مصطفیٰ ہے آج آمدِ شاہِ دوسرا ہے آج لطفِ محبوبِ کبریا ہے آج</p>	<p>نورِ ہی نورِ جا حجاب ہے آج درجۂ کمال ہوا ہے آج ابرِ رحمت برس رہا ہے آج</p>

<p> مانگ جو تجھ کو مانگا ہے آج تجھ سے یارب یہ التجا ہے آج دل میں بھیلی ہوئی نصیحت آج ہر بشر پی کے جو متا ہے آج کیا زباں کو مزا ملا ہے آج یا نبی تیرا آسرا ہے آج جلوہ شہ کا دکھا دیا ہے آج </p>	<p> شبِ معراج شہ سے حق نے کہا کہا حضرت نے بخش دے اُمت ہے جہاں محمدی کا ظہور بل رہی ہے شہزادِ عشق ہی لب پہ نام آتے ہی محمد کا روزِ محشر کہیں گے ہم عاصی تیرے قربان اسے تصور ہر دم </p>
<p> شعر کا نقطہ نقطہ اسے حق سے بن گیا در بے بہا ہے آج </p>	
<p> سراپا نور کا خفا زیب سرتاج محمدؐ سا ملا ہے ہم کو سرتاج خدا کو جب ہوں منظور نظر تاج تھا نورانی نبیؐ کے فرق تیراج شہنشاہِ دو عالم کے ہیں سرتاج ہر محبوب ہے بنیوں کا سرتاج جو چمکائے کے تنویر سرتاج بنے عرشِ معالیٰ کے ہیں سرتاج </p>	<p> پہن کر آئے جو فخرِ بشر تاج مقدرِ یمن نازاں اس لئے ہم نبیؐ کو ہم نہ کیوں سرتاج سمجھیں بنی کے ہم پر تھا خلعتِ نور نواسے شہزادِ شبیرِ دونوں مرے محبوب کا یہ مرتبہ ہے نظرِ ایا محبت کا سراپا محمدؐ کے قدمِ معراج کی شب </p>
<p> شہِ دینِ مشرین آئیں گے حق سے شفاعت کا پہن کر فرق پر تاج </p>	
<p> عفو کر اس کی خطا جس کا یہ چیلیم ہے آج اس پر ہر فضلِ خدا جس کا یہ چیلیم ہے آج </p>	<p> عرض ہے تجھ سے خدا جس کا یہ چیلیم ہے آج قبر میں آرام سے حشر تک سونا ملے </p>

<p>صدر قمری شان کے انجدان و خند بارد و رخ سے بچا و دم عصیاں سجھڑا خالق اکبر ہے تو اور داور خوشتر ہے تو اُس کے خویش اقربا سب کے اُس سے جدا</p>	<p>اُس کے سب جرم و خطا جس کا یہ جہلم ہے آج اُس کی جنت کر عطا جس کا یہ جہلم ہے آج فضل ہو اسپر ترا جس کا یہ جہلم ہے آج وہ عدم کو چل دیا جس کا یہ جہلم ہے آج</p>
---	---

انگ لے اخصر زمانہ و زمانہ بڑا تھا
دے اُسے جنت خدا جس کا یہ جہلم ہے آج

ردیف جیم فارسی

<p>رہا قول شمشادہ زمیں سچ خدا قرآن میں فرما چکا ہے ہمیشہ جھوٹ سے بچتے ہیں سب خدا کی حمد میں گاتے ہیں ہر روز تصور یہ بتا کھینچا جو توتے دکھائے گا بیابان مدینہ</p>	<p>نکلتا تھا دہن سے ہر سخن سچ نکالیں منہ سے باتیں مرد و زن سچ خدا کو ہے پیارا ہر سخن سچ ترانے عند لیباں ہمیں سچ ہے کیا تصویر شاہِ ذوالکھن سچ ضرور اکہن مراد لیا نہ پن سچ</p>
---	--

نکالو بھی زباں سے تم جو اختر
تو لعت شاہ میں شعر و سخن سچ

ردیف حاء محلی

<p>دل سے نہ جائے یا پیہر کسی طرح مین جائے جذبِ دل مرا پر کسی طرح پہرہ و انہیں ہے سارا زمانہ جو چھوٹ جا</p>	<p>خالی رہے نہ میرا بھرا گھر کسی طرح پہو نچوں میں ستانِ نبی پر کسی طرح چھوٹے مگر نہ دامنِ سرور کسی طرح</p>
--	--

جاگر دینہ دیکھ لوں روئے سدا کا	کعبہ کا ہو طواف پیشہ کسی طرح
سیرے جہان دل میں مہینوں کا	اے سب ہر عشق پیسہ کسی طرح
اے مرکز جمال محمد ترے لئے	کلم ہو نہ وسعت دل قصہ کسی طرح
ممکن نہیں کہ امت عاصی کو بچائیں	مہینہ کہ روز شافع بخشہ کسی طرح
دیکھا کروں میں حسن نبی کی تجلیاں	ہو سستہ نہ پاس دور یہ منظر کسی طرح
خوشید آساں رسالت کے فیض کو	لئے زمین پہ چلے یہ اختر کی طرح

ردیف خائے مجھ

اُس گل گزارِ وحدت کا ہو جلاشاخ شاخ	کیا فضا میں ہے رہا ہو حسن کیا شاخ شاخ
اے چمن آراے عالم باغ عالم میں تیرا	ہے شانِ خواں غنچہ غنچہ تیا تیا شاخ شاخ
اے گل وحدت بہار گلشنِ حضرت بہار	کیوں نہ چکیں عمدہ لیلیاں تمنا شاخ شاخ
پہ نہال آرزو نے نور کا پہنا لباس	اُس ہر پاؤں کا جب حسن چکا شاخ شاخ
سطح گزارِ جہاں چرب نظر نی ٹہری	تیری قدرت کا نظر آیا تماشا شاخ شاخ
تھیں بہاروں پہ بہاریں گلشنِ آوار کی	تھا نمایاں شہ کا حسن ہے زیبا شاخ شاخ
نغمہ نعت محمد کی صفا آئے لکھی	وجہ میں آ کر جو جھوٹا پتا شاخ شاخ
آمد وجہ بہار آمنہ سے دھس رہیں	بن گیا تھا پھول گل کر غنچہ غنچہ شاخ شاخ

اَوْ حقیقت کی نظر رکھا ہوئے اختر اگر
دیکھ ہے تحریر نعت شاہ والا شاخ شاخ

ردیف دالِ مہملہ

سُرک لئے نقابِ جمالِ محمد
کہ دیکھوں رخِ بے مثالِ محمد

<p>کہیں خواب میں ہرصالِ محمدؐ جہاں کپڑی پیکروں میں نہیں مئے تن سے پھر رُوح نکلتے آہی سیرِ کاریاں دو کبریاں سماپنے جو آیاتِ خلق کے ساتھ اس سے خدا نے طالبِ کبر کے ہر اچلی شب نہ بہ نیت کے جو تو میرے دل میں</p>	<p>ان آنکھوں سے دیکھوں حالِ محمدؐ کوئی تبتا دے مثالِ محمدؐ نظر آئے پہلے جمالِ محمدؐ ہے آئینہ سب پر کمالِ محمدؐ یہ ہے ایک ادنیٰ مثالِ محمدؐ مسرت سے بدلا ملا ل محمدؐ جگہ دوں تجھے اے خیالِ محمدؐ</p>
--	---

چلتا ہے ہر نقطہ بن بن کے احقر
 میں گستاہوں جب وصفِ خالِ محمدؐ

<p>روزِ حضرت پہ بے شمارِ درود ٹپکیں ہر سانس سے ہزارِ درود سرورِ دو جہاں کی خدمت میں دل کا آئینہ صاف کرتا ہے مردِ مومن اگر کہتا ہے مغفرت کے لئے قیامت میں جب محمدؐ کا نام آتا ہے باغِ جنت دلائے گا ہم کو</p>	<p>بھیجیں حضرت کے جاں نثارِ درود یوں ادا ہوں گے بے شمارِ درود مومنو بھیجو بار بارِ درود ہے تجلی قلبِ زارِ درود چڑھ محمدؐ پہ بے شمارِ درود ہو گا ہم سب کا عمارِ درود دل سے پڑھتے ہیں بار بارِ درود مومنو وجہِ صدمہ بارِ درود</p>
--	--

در در کھو حینِ خاںِ احقر
 ہے شفاعت کا ذمہ دارِ درود

<p>دلیلہ ہمارا ہے احمد محمدؐ مرے دلیں ہو خوفِ بید محمدؐ</p>	<p>زباں پر نہ کیوں ہو محمد محمدؐ کروا کے آسیبِ غمِ محمدؐ</p>
--	---

<p>ہیں سلطان ہیں شاہ محمد کریں اُلفت ہو کر برآمد محمد بلائیں تجھے سوئے مرقد محمد خدا کے جو پیارے ہیں محمد پریشاں ہوں فرقت میں ہی محمد مستر میسر ہو از حد محمد</p>	<p>ہیں سردار کوہین احمد محمد دریا پاک پر دیہے ہم کھڑے ہیں زیارت کریں دیکھو لکھو درویش وہی نختوانیکے محشر میں ہم کو پستانی دل یہ کب دور ہوگی اگر خواب میں آپ ہوں تو نفرا</p>
<p>انہی کائناتوں میں روز ازل سے جو اختر ہیں محبوب ایزد محمد</p>	<p>یہ شرب کے بن میں آئے نظر بشمار جھنڈ بن بن کے سائبان کرم سایہ دار جھنڈ عشاق شاہدیں کی سلامی کیو اسطے طلیہ کے دشت میں قدم آئے ہیں شاہ کے سمجھائی میں دیکھ کے شرب کی دایاں تجھ پر بہار گلشن و حدیث کے گلزار اے سرزمین دشت دیار مدینہ تو یارب مدینہ ہو مرا جانا تو دیکھ لوں</p>
<p>نقرت کج گاہ خلق میں کیا بشمار جھنڈ شیدائے مصلطفیہ پہ ہوتے سب شاعر جھنڈ صفت بستہ ہو کے باندہ ہو ہیں راجہ جھنڈ دکھلائیں کہیں اپنی زالی ہمار جھنڈ زرین سبزہ زار ہے یاز رنگار جھنڈ قربان دشت طلیہ کے ایسے ہزار جھنڈ آغوش میں لئے ہوئے ہے بشمار جھنڈ شاداب تنے دشت کے گردوں قرا جھنڈ</p>	<p>رویف دال تقیہ</p>
<p>اختر جلائے دل تجھے منظور ہو تو چل ہیں جادہ مدینہ میں آئینہ دار جھنڈ</p>	<p>اختر جلائے دل تجھے منظور ہو تو چل ہیں جادہ مدینہ میں آئینہ دار جھنڈ</p>

روایتِ نال

کہ جہاں میں نہیں اس سو کوئی اچھا تعویذ
خسرت کون مٹا سکتا ہے ایسا تعویذ
محب نام محمد کا ملا کیا تعویذ
مرفقہ سرورِ عالم کا سدا پالتو تعویذ
میرے مولا تو مجھے دے کوئی ایسا تعویذ
نور بن بن کے تری قبر کا چمکا تعویذ
مجھ کو دکھلانے کا عالم بالہ تعویذ
ایسا رشکِ سلیمانِ مدنیہ تعویذ

تو نے لے عشقِ نبیؐ وہ مجھے بخشا تعویذ
نقش ہے دل پہ مرے حبِ نبیؐ کا تعویذ
دور مجھ سے رہا آسیبِ غم و رنج و الم
اپنی آنکھوں سے نگالوں جو ریتِ جاؤں
ہند سے روضہٴ اقدس پہ بلائیں حضرت
جب سے اسے راہِ ہدایت تو چھپا زریں
ہو گیا نقشِ جہول پر شہِ گردوں کا خیال
لے اڑے بہت پر دازِ مدینہ کی طرف

کیا جلانے کی اُسے نارِ جہنم خیر
ہو گیا نامِ نبیؐ جس کے گلے کا تعویذ

روایتِ سائے مہملہ

لگ گئے ہیں چاچاند آئینہٴ تصویر پر
ہیں فدا بدِ والدِ حبی کے حُسنِ عالمگیر پر
بڑھ کے قبضہ کر لیا ہے عرش کی بزم پر
حرف تک آیا نہ محشر میں مہرِ تقصیر پر
کیوں گلا اپنا کہیں قاتلِ تری شمشیر پر
بھول کر بھی ہم نظر کرتے نہیں کسیر پر
ناز ہے ہم کو کمالِ کاتبِ تقدیر پر

جب سے دل آیا ہے روتے شاہ کی تبریر پر
سطحِ دنیا پر بشر، افلاک پر جو رنک
ہجر کی شب میرے نالوں کی سیائی دیکھے
ابرِ حیرت کھل کے برسا فرِ عیالِ دھلکی
ہم کو جب بسمل کیا تو تیغِ عشقِ شاہ نے
خاکائے مقطفے کی ہے ازل جو مجھ کو
اسے فردِ امتِ احمد میں لکھا اپنا نام

یا محمد آپ کا دیدار ہو ہم کو نصیب بزم عالم میں وہ اک نورِ پیرت بن گیا جذبِ زوق دل اگر لچائے مجھ کو کھینچ کر	کے نظر ہو جائے عرضِ حال کی تحریر پر پڑ گئی جس کی نظر آئینہ تحریر پر ایں پہنچ جائوں مزا صاحبِ توقیر پر
---	---

پیر کے بحرِ نور کے قطرہ ہیں اسے از خدا
جس قدر روشن ہیں اخترِ آسمان پیر پر

مہرِ سن شہِ زیجاہ و خشاں ہو کر فرقت شاہ میں نکھوں سے جھٹکے آسرو کیا ہوا چھا کہ خیالاتِ رسولِ مدنی بزمِ وحدت میں بنانے لگا دلکش نغمے ہم کے ٹھہرا دل تمگیں میں خیالِ احمد حشر میں خند بے حق سے مہرِ جرم و خطا کششِ یادِ دین میں لینے کو بڑھی جب نظر آئی مدینہ کی نہیں کی نعت تیری موجوں کا خیال آیا اگر اکرم عشقِ احمد نے قدم رکھا جو دلیں سیر	بن گیا مرکزِ انوارِ نمایاں ہو کر بن گئے گوہرِ شہوارِ نمایاں ہو کر میرے کا شاہِ دلیں رہیں مہمان ہو کر عشقِ محبوبِ خدا سازِ گرجان ہو کر شادمانی کا ہماری سرِ دسماں ہو کر یہ بلا مجھ کو قدرے شہِ نیاں ہو کر ہم سے نکلے دمِ دشت جو پریشان ہو کر آسمانِ رگیا انگشتِ باندان ہو کر اشکِ غم آنکھوں سے بہنے لگے طوفان ہو کر چلے بے یخِ دالم دست و گریبان ہو کر
---	--

تم پر اخترِ جور یا حضرتِ راعفت کا کرم
ہو گئے مشہور جہاں صاحبِ دیواں ہو کر

محمد آئے جب دنیا میں محبوبِ خلد ہو کر خدا نے کی نبوتِ ختمِ سرِ دارِ دو عالم پر زباں پر یا محمد یا محمد کا و طیف ہو تجھے کیوں آرزو ہے گلشنِ فردوس کی زاہر	مٹا دیں کفر کی تاریکیاں جلوہ ہنس ہو کر جہاں میں دینِ حق پھیلا یا ختمِ الانبیاء ہو کر انہی روحِ نکلے میری جب تن سے جدا ہو کر گلستانِ مدینہ کی بہارِ دلکش ہو کر
---	--

چمک اٹھی تجلی صفات کبریا ہو کر
خدا کو چھوڑ بیٹھا کیوں جہاں میں مبتلا ہو کر
بڑھا عجز و وقار اپنا خدا کا آشنا ہو کر
جلادینے لگا دل اس شہر کا آئینہ ہو کر

زبان بھر کر روشن کر دیا شمع نبوت نے
خدا کی بندگی سے کس لئے رہتا تو نفل
کسی کی آشنائی سے نتیجہ کچھ نہیں نکلا
خود ہی جس نے مٹا دی ملکبا جو مٹی خدا سے

نکل کر پروا و حریت سے کثرت میں قدم رکھا
دکھائی اپنی شان اختر کو تو نے کیا سو کیا ہو کر

کیا ہے فضا کے باغ مدینہ بہار پر
جب کے دل آ گیا ہے شہِ ذی وقار پر
یا لوتھا ہوں فرشتے زمر و نگار پر
چھایا ہے نور ہر حجر سایہ دار پر
شام و سحر مزارِ رسول کبار پر
وہ کیا نظر کرے چمنِ روزگار پر
سردارِ دو جہاں کے مقدس مزار پر
ماز اس لئے ہے شافعِ روزِ شمار پر

قربان ہر شے کا ہے دل سبزِ زار پر
یہ بے قرارِ دل نہیں رہتا قرار پر
جلید کے دست میں ہے گزہ سبزِ زار پر
اے ماجدارِ حسنِ مدینہ ترے سبب
بہرِ طواف رہتا ہے زوار کا ہجوم
جس نے بہارِ باغِ مدینہ کی سیر کی
ہوتا ہے روزِ کثرتِ انوار کا ظہور
روزِ شمارِ رحیم کو وہی بخشو ایسے گے

دلیں ترے اگر ہے زیارت کی آرزو
خضرِ وطن سے چل تو نبی کے مزار پر

ردیف رائے تقیہ

اخترِ نہ آستانِ رسولِ زمین کو چھوڑ
لے عندِ لبِ آرزو سیرِ چمن کو چھوڑ
کس انجمن میں جائیں تیری انجمن کو چھوڑ

جلدے مدینہ کیا ہے وطن میں وطن کو چھوڑ
روضہ کی جالیوں میں بنا اپنا آشیان
تو ہی بتا دے ہم کو مدینہ کے نوجواں

جہٹک لئے نہ تجھ کو در رفتنی سے ہمیکہ
سچا بہشتی، عاشق صادق ہو تو اگر
دیوانہ پن پر عشق رسول خدا کا ہے

ایست سبے لوانہ درختن کو چھوڑ
خوشی کے دن نہ دین شاہ زمیں کو چھوڑ
کے ہیں لوگ کیوں مجھ، دیوانہ کی

لکینا ہے صفا بچم ابرو سے شاہ کا
آختر دم قسم نہ کبھی بانگین کو چھوڑ

روایاتِ معجم

جو ادا کرتا ہے پانچوں وقت روزانہ نماز
تیرے صدقے تو نے کی ہو عطا کیا نماز
غیر دین کرد کھا نیکی رخ زیب نماز
بے سرو سامان نمازی کوئی رہے کا نہیں
جو نمازی ہیں انھیں بعد خدا اللہ سے
بے نمازی سے خلا تا خوش، نبی بنی امیں
سرو دین جب گئے معراج کی شب عرق
کی حقیقت ہی ہماری ہم بھلا کیا چیز ہیں

نور کا بقعہ بنا دیتی ہے دل اس کا نماز
جسم پاکیرہ، وضو مسجد مصلحہ عباد نماز
تبر میں ہم کو نہ چھوڑ گی کبھی تنہا نماز
مومنوں کے واسطے ہو توشہ رقیبی نماز
داخلہ دلاو اسکے گی الیا ان جنت کا نماز
مرد مومن ہے اگر تو کرد روزہ نماز
حق سے مل کر لائے مسمت کیلئے تحفہ نماز
عمر بھر پڑھتے رہے جب سید والا نماز

گرمی خورشید محشر لاکھ ہو آشتہ، مگر
بر نمازی کے لئے بجائے گی سایہ نماز

حاصل ہو جو قرب شہ ابراہیم شب و روز
جلوس سے ترے احمد ختم شب و روز
ہے سامنے اک منزل مشوار شب و روز
آباد میرا خانہ دل ہے اسی باعث

دیکھا کروں طیلہ کا میں گلزار شب و روز
سے پیش نظر منظر الوار شب و روز
گھر سے ہوئے دنیا کے ہیں افکار شب و روز
رہتا ہے خیال شہ ابراہیم شب و روز

اس طرح گزر جائے مری سُسر آئی تم آ کے مرے غم کو مسرت سے بدل دو کیوں ساغرے دیتا ہے بھر کر تجھے ساقی کیا گزری گی محشر میں کہ کچھ پاس نہیں ہو	بستر ہو نبی کے پس دیوار شب در روز ہے سامنا غم کا مرے سر کا شب در روز میں بادۂ الفت سے ہوں ہر شاہ شب در روز کھٹکا ہے اسی بات کا ہر بار شب در روز
--	--

آنحضرت کی ایک بخشش عیساں کی ہند ہے
لکھا کرو وصیفہ شبہ ابرار شب در روز

روایت سلین مہملہ

یارِ باہر نہیں ہے زادِ سفر مجھ گدا کے پاس شکین سے خیالِ محمد تو آگے پاس وردِ زباں ہے نام ترا شاہِ دوسرا تم نے کبھی حبیبِ بدینہ خبر بھی لی افلاک پر جو ماہِ عرب کا گد رہوا روشن رہینگے داغِ محبت کے شبِ چراغ محشر کے روز دیکھنا میدانِ حشر میں یہ شان تھی یہ رتبہ اعلیٰ نبی کا تھا	پہنچا دوسے آستانِ شہِ دوسرے کے پاس ہیں خطِ اربابِ دلِ نا آشنا کے پاس سامانِ مغفرت کا ہے تیرے گدا کے پاس اپنے مریضِ ہجر کو دیکھا بھی آگے پاس ہم نے لگے شائستارے سب آگے پاس مرقدیں جاں نثارِ حبیبِ خدا کے پاس ہو گا ہجومِ شافعِ روزِ جزا کے پاس آتے تھے جبریل امین سر جھکا کے پاس
--	--

آنحضرت جن کی سیر کرے بعد مرگ بھی
مرقد بنے کہیں جنِ مصطفیٰ کے پاس

روایت شین معجمہ

جسے تمھاری ہے شہِ کونِ مکاتِ تلاش	رکھتی ہو ہم کو آٹھوں پھر شاد ماں تلاش
-----------------------------------	---------------------------------------

یہ جا رہی تھی کہ کہاں سے کہاں تلاش
کر گئیں رسول کا تو آشتیاں تلاش
برسوں تک کے تیری کردہ بیان تلاش
پیارے نبیؐ کا جسے کیا ہر سوال تلاش
اگر تار ہے ہزار ہر مرغ جاں تلاش

اے لوہاں عریضے ترے خوش خوش ہیں
پروردہ اپنی بڑھ کے رکھا طائر خیال
تو لوہے کے عریضے کی قندیل میں رہا
رہے بلند اس کا ہوا و جہان ہیں
ہرگز پتالے نہ تری جلوہ گاہ کا

گلزارِ خلد لینا ہے احقر تجھے اگر
اگر گھر سے جا کے کوچہ شاہِ زمان تلاش

ردیف صادقہ

میں جاؤں بدینہ دہیں لہجائے فضا خاص
مجھ کو کہیں جلوہ نظر آجائے ترا خاص
تو نے ہی مری آنکھوں میں بخشی ہو ضیا خاص
کرتے رہے درگاہِ آبی میں خدا خاص
اللہ کے محبوب ہیں محبوب خدا خاص
مل جائیگی پاسِ نبیؐ ہوئی کوئی بلا خاص
پاسِ اپنے بلائیکہ محمدؐ کو خدا خاص
آنکھوں میں مری نورِ خدا کی ہو ضیا خاص

یارِ بکین مقبول ہو میری پیہ و عا خاص
حسرت ہے تو دل میں ہی محبوب خدا خاص
قربان ترے نیر گردون رسالت
اہمیت کی شفاعت کے لئے شافعِ محشر
بنیوں میں نبیؐ اچھ مختار ہیں فضل
شیدائی تو ہونے دو تجھے زلفِ نبیؐ کا
محشر میں محمدؐ کے سوا کس کی ہے یہ شان
یہ آنکھیں رہا کرتی ہیں روشن اسی باعث

تم نعمتِ نبیؐ لکھتے ہو لکھا کرو احقر
محشر میں خدا کے کا ضرور اس کا صلہ خاص

بخشی خدا نے شان یہ حاصل افتخا خاص
شیدا تھا جس رسولؐ پروردگار خاص

محبوبِ کبریا تھے رسولؐ گیارہ خاص
ہم بھی اسی رسولؐ کے ہیں جانِ نثار خاص

<p>یارِ پیر ہو میرے دل میں نیا باران کا نور بارگاہ سے ہونگے بکرہ و شہم ضرور تشریف لاسکے حال تو اس کا نہیں حضور دوزخ میں بیٹھے جائیں گے ہم کو فتنے شر یہ انتشار و دور ہو کیسے شب فراق کلچہ آگے اُفتِ شہ عالم پناہ تو</p>	<p>طیبت کی ستر میں یہ چرخ کا مرکز خاص سماجی ہیں اپنے شافع روزِ شمار خاص حاضرِ شہ و پرستہ کوئی امید و ارخاص سلطان ہیں یہ شہنشاہِ عین و لیا خاص حصے ہیں میرے آیا ہو یہ انتشار خاص دنیا کے دل کی چار و نظر تک حصا خاص</p>
--	---

ان کو نبی و دیارِ مدینہ میں دو جگہ
 خضر تھا ہے جو غریب الدیار خاص

رولیتِ صادقہ

<p>جاری ہے بحرِ لطفِ شہِ دوسرا فیض جو آیا اُس کا دامنِ امید مہر دیا قالینِ زربکارِ زمیں کو بسا دیا اسلام کا چین نظر آیا ہمار پر رکھتے ہیں ہم جو چشمِ بصیرت تو دیکھیں ہم روزِ حشر بچ گئے دوزخ کی آگ سے جسے دکھائیں راہِ حقیقت کی منزلیں کی ابتدائے عشق میں طے راہِ انتہا</p>	<p>کیا فیضِ بخلق ہو ایسا سخا کا فیض اک لنگرِ خدا ہے درِ مصطفیٰ کا فیض دیکر تجلیاں رخِ بدرالدجی کا فیض لے لے ایہ لطفِ حقارتی نشوونما کا فیض ساری خدائی میں ہو حبیبِ خدا کا فیض یہ کس کا فیض ہو شہِ دوسرا کا فیض بخشا ہوا ہے ہم کو اسی شہا کا فیض محبوبِ حق کے ہے کرمِ انتہا کا فیض</p>
--	--

کتاب ہے ہم کو ایک زمانہ جو مدحِ خواں
 اختر ہے مصطفیٰ کی یہ مدح و ثنا کا فیض

روایت طائے مظلوم

پہونچے تیرے حبیب کو پروردگار خط
مجھ کو دکھائی ہی ہو نرالی بہار خط
اکیس کہیں قبول شہ ذی وقار خط
احباب رکھ دیں لاکے وہ دینار خط
قربان ہیں ادھر ہوں ادھر نہ تو شاعر خط
ہوتا ہے کیا جو کھٹے رہیں ہزار خط

لکھا ہوں عرض حال کا جو بار بار خط
جب رستم ہی صفت ریاض محمدی
یہ جاؤں لکھ کے خدمت عالی میں عرض حال
لکھی ہو جیسے نفث شبیہ محمدی
یوں جاؤں خط لکھ ہوئے دربار شاہی
کیوں ممکن ان نفث کی سننے لکھیں حضور

آخر لکھا ہے کاتب قدرت نے کس قدر
قسمت کا کوئی پڑھ نہ سکا نہیہا ر خط

مہم ہے تیری تر اگر مہم ہے بازار فقط
وہ جنت پہ رہیں گے شہ بازار فقط
عدل ستر ہے محمد تراد بازار فقط
ایک ہی گھونٹ لے شربت دیدار فقط
میں ہی قربان نہیں احمد تخت فقط
کہیں ہر جائے مستر ترادیدار فقط
میری بخشش کی شدہیں ہی دینار فقط
بھولے بیٹھے ہیں مجھ کو مری سہ کار فقط

یا محمد ترے ہم سب ہیں خرم بازار فقط
ہم گنہگاروں کو جنت میں کر نکو داخل
دونوں عالم سے ہے طرہ کرتی سہ کار فقط
چاہتا ہے یہ ترے ہجر کا بیمار فقط
روکے روشن پہ پتھاری ہو زمانہ مدد
ڈھونڈتی ہیں تجھے برسوں سے ہمار ہی
وانع دل داغ جگر عشق نبی نے بخشے
یاد فرماتے ہیں ہر سال ہزاروں حضور

اُس کا بستر ہوئی سایہ دیوار ترا
تیرے اختر کوئے سایہ دیوار فقط

روایت طائے معجمہ

دیکھے فردوس کر نیے ہیں حضرت مخطوط
بخشوا ینیکے خدا سے اسے محبوب خدا
بتلا ہوں الم وریخ میں فرقت کے سبب
دیکھنا عرصہ عشر میں گنہگاروں کو
شادمانی کی نظر آتی ہے صورت ہر روز
منہ دکھاتے ہی رہے مجھ کو غم وریخ و الم
ہونگے ہم شائع محشر کی ہدایت مخطوط
کیوں نہور در جزا آپ کی امت مخطوط
مجھ کا کہ ان تو کس قسم رسالت مخطوط
یا نبی آپ کی کرو مکی تبعا عت مخطوط
مجھ کو رکھتی ہو نبی آپ کی الفت مخطوط
تو نے کہ ان نہ کیا ہے شب فرقت مخطوط

مشغلہ نعت نبی کا جو رب کا مخم کو
ہو گے آخرت بخدا روز قیامت مخطوط

روایت عین مہملہ

جبکہ کے دیکھیں گے است کا حال از شفیع
نجات ہم کو دلائی بجائے دوزخ سے
حساب روز جزا کا نہیں ہو خوف ذرا
خدا نے باعث کوئی مکان کیا تم کو
ہوا ہے آپ سے اسلام کا چہن شاہ
خدا سے محشر کے دن بخشوا کے چھوڑ نیگے
ضرور ہونگے قیامت میں بقیاد شفیع
نہ کیوں ہوں آپ پر سوجان سو شار شفیع
لے ہیں ہم کو دو عالم کے تاجدار شفیع
خدا کی ساری ہوئی تم سے اشکار شفیع
دکھائی آپ نے اسلام کی بہار شفیع
ہوے ہر امت عاصی کے ذمہ از شفیع

تمھاری دیکھا مشتاق ہے بہت محتر
دکھا دو چہرہ زیبا تم ایک بار شفیع

روایتِ غزلِ محمد

رخِ نبی سے دیکھ کر فرشتے اپنے چراغ
تجلیوں سے تری سائیکوں جلائے چراغ
نہیں جو تم جو ہر اقدار کا بھجائے چراغ
مری نگاہ میں دنیا کا کیا سہاگے چراغ
زمانہ کس لئے ہونے لگے فلاں چراغ
یو شمعِ عشق مجھ سے بولگائے چراغ
جہانِ حُسن میں ڈالی گئی بناگے چراغ
کہ جس کے سامنے اک لوسی نہیئے چراغ

ہزارہا بار فلک مہر کا جلائے چراغ
ہرے ہے نور سے نور خدا فیضائے چراغ
ہمارے داغ جل کر کی ہے روشنی کیا کم
ہے عشق شمعِ نبوت کی روشنی بولیں
زمانہ صدقے ہے شمعِ جمال پرستہ کی
پرٹھا ناچا بتا ہے روشنی اگر اپنی
ترے ہی قصدا بار سے عجب کے چاند
وہ شب چراغ خدا نے عطا کیا ہم کو

چراغِ نعتِ محمد سے بولگائے چراغ
ہی ہو دل کی تجلی اتمائے چراغ

روایتِ فاء

کیوں نہ ہر فردِ شکر کے ہوا یاں تعریف
بجھ لو لکھی ہو قرآن میں اکثر تعریف
پھر کہ سرورِ عالم کی ثنا کر تعریف
کس سے ہوا کی ہے دین کے سرور تعریف
سطحِ عالم پر محمد کی ہے کھر کھر تعریف
ایک ادنیٰ سے ہو کیا ختم پیمبر تعریف

احمد پاک کی ہے افضل درجہ تعریف
اپنے محبوب کی حق نے کی برابر تعریف
کرے پاک اپنی زباں عطر سے دہو کر پیلے
آپ ہیں ختمِ رسل و جہہ ظہورِ عالم
ہر طرف تحفِ میلادِ محمد کی ہے دھوم
کیا حقیقت ہی مری بندہ ناچیز ہو نہیں

ہم کو فردوس میں لیا سگی اختر تعریف

ہو کلیدِ درِ فردوس برینِ نعتِ نبی

ردیف قاف

بے نقاب آؤ کہ نقاب میں مضطرب
بچھ لیں حسنِ ضیا بار کا منتظر
بجز ہر لب کے زندہ نہیں کیونکر
جانِ نثار آپ کے ہیں ختمِ پیمبر
آپ کی دید کا ہے خالی ابرِ شاق
چاند سے رخ پہ تھا ہے محشر
ہم اسی بات کے ہیں ساقی کوثر
منہ کیلنگے ترا سے شافعِ محشر

یا رسولِ عربی صدمے ہوں تم شاق
بغیرہ فرماؤ۔ ہمیں سرِ ساق
یا نبی آپ کے آکر نہ بھری اک دلی
ہنر سے ان کو دیر میں طلبِ فریاد
اگر بھریں گے صبرِ حجاز چلے حضرت
اگر دھچھو پھر کے قدامت کے شاعر
مست ہو جائیں گے شوق کا سحر
جب خدا عرصہ محشر میں کرے انصاف

جس کے آتے ہی مٹا کفر تھاں کی ظلمت
ہم اسی نورِ محترم کے ہیں اخترِ شاق

ردیف کاف تازی

جھکا دیتے ہیں سر کر و بیاں تک
خدا جانے نبی پہنچے کہاں تک
یہ پہونچا طارِ دہم و گماں تک
کہ نہ آنکھوں نے ہوئے آنسوؤں تک
رسانی ہو نبی کے آستان تک
فدا جس پر ہم گلزارِ جہاں تک
پہونچ جاؤں دیشاہِ زماں تک

جب تے ہیں نبی کے آستان تک
بظاہر تھی سکونت لامکاں تک
حرمِ ناز سلطانِ زماں تک
کچھ ایسے آپ تھے غمخوارِ امت
ہیں اس دھن میں حلاپوں کو طیبہ
ہماروں پر ہے کیا شہرِ سینہ
مدیرِ ہند سے جانا ہو یارب

<p>جیسا بھیلی زمیں سے آسمان تک مزا حاصل ہو اداں سے زبان تک گلستان نبی کے آستان تک</p>	<p>جو چمکا مطلع انوارِ حشر جولب پر آ گیا نام محمد وہ پہلی ہوں نہکتا جاؤں گا میں</p>
<p>خبر لو آ کے اختر کی محرم تمہارے ہجر میں تڑپے کہاں تک</p>	
<h2 style="text-align: center;">رولف کافوری</h2>	
<p>کیا مہاکرے رہا ہو گل بے غار رنگ سانے اسکے زمانے بھر کا ہو بیکار رنگ خوب ہے میرے لباس تن کا اک تار رنگ سب سے بہتر ہو ترے نزدیک ہو طیار رنگ گردش ہے لاکھ بدے خج کجہ قمار رنگ اسے گل اندام دینے تیرا خوشبودار رنگ</p>	<p>گلشنِ طیبہ کا بھیں طالب ویدار رنگ کیا نہ لالہ ہے ترا عشق شہ ابرار رنگ رنگ میں اپنے کچھ ایسا احمد مختار رنگ رنگ ہے اس میں تو آقا جامہ ہستی مرا قصہ طیبہ کر چکا ہوں میں بدلنے کا نہیں کس قدر مرغوب ہے پیرامن تن کے لئے</p>
<p>کہتے ہیں احباب سب جن تک میں اختر ہو عرصہ گاہ حشر میں ہو گا وہی ظہار رنگ</p>	
<p>روزِ محشر کیا جلائیگی ہیں دوزخ کی آگ ڈھونڈنے پر بھی نہ پائیگی ہیں دوزخ کی آگ دورست جب دیکھ پائیگی ہیں دوزخ کی آگ کس طرح جنت سے لائیگی ہیں دوزخ کی آگ شعلے بھڑکا کر دکھائیگی ہیں دوزخ کی آگ پاس اپنے کیا بلائیگی ہیں دوزخ کی آگ</p>	<p>منہ ہی کیا جہنم دکھائیگی ہیں دوزخ کی آگ مجمعِ محشر میں ہونگے شافعِ محشر کے ساتھ دیکھنا وہ سرد آہیں بھر کے ہو جائے گی سرو ہونگے ہم جنت میں داخلِ عطف کے ساتھ آمتی میں ہم محمد کے مجالِ اسکی ہے کیا دور رکھیں گے شفع الذین محشر کے دن</p>

عاشقانِ مقصودِ اختر سمجھ کر شہر میں
آئیے سے اپنی بچائیں گی بہنِ دوزخ کی آگ

روایتِ لام

وہ رسول آیا کہ ہم ہو گئے قربانِ رسول
یہ ہو سرکارِ رسول اور یہ ہو شانِ رسول
نظر آجائے اگر شمعِ شہستانِ رسول
جو دنیہ میں گیا ہو گیا مہمانِ رسول
و جدیں آتا ہے ہر سر و شکستہ مانِ رسول
جب نمایاں ہوا مہرِ رخ تابانِ رسول
کس قدر ممتِ عاصی یہ ہو حسانِ رسول
ہم کو لچکائے جو سنگِ درایوانِ رسول

سب سولانِ شہر کے ہے چہ چری شانِ رسول
سب کے مخلوقِ خدا تابعِ فرمانِ رسول
لو لگا کر خندا اُس پر فدا ہو جائیں
کشتِ شمسِ عشقِ رسول پر کا ہونام
عند لیبانِ محبت کے ترانے سن کر
تکلیفِ کفر دے پاؤں جہاں سے چل دی
منفرت کیلئے امت کی جو عاکرتے رہے
اپنی تقدیر پہ نازاںِ رخِ جن ہیں سالی کریں

ہاتھِ اختر کا ہو کھاسے ہو دارانِ رسول

لطفِ توحید کے بخش میں ہو سطحِ نجات

اُمس لیتی ہے روانیِ طبیعتِ آجکل
یابنیِ ترپا رہی ہے مجھ کو فرقتِ آجکل
مجھ کو ہے گھرے ہوئے رنجِ مصیبتِ آجکل
ہو رہی ہے باغِ باغِ اپنی طبیعتِ آجکل
اپنی قسمت پر پہ نازاںِ رخ کی چھتِ آجکل
منہ دکھائی ہے ہمیں صبحِ مسرتِ آجکل

موجزن ہے دلمیں بحرِ نعتِ حضرتِ آجکل
تم بالِ اپنا دکھا دو خواب میں کر ذرا
یا محمد صُبحِ آ کر تم کرو میری مدد
کر رہے ہیں سیرِ گلزارِ مدینہ خواب میں
گرد پھر پھر کر مزارِ سرورِ ذی جاہ کے
شگئی ہو تیری جلوؤں سے ہماری شامِ غم

لکھ رہا ہے دورِ موجودہ میں اختر نعتِ شاہ
کیا ہی اچھا ہے ترانہِ رنگِ طبیعتِ آجکل

میرا منہ کب ہے وصف صاحبِ دل کے قابل تصویر کے نقشہ کچھ اس لوحِ محکم کا	یہ اٹھواں کبھی ہوا تو اس کے ہونے کے قابل میرا آئینہ دل ہے اسی تصویر کے قابل
جو انہماکی تیری انداز کے دولہاں میں ہے نئی سدا و چہیں سانی کو لہجے تو میں سمجھوں	نہ دل ہے تیرے قابل نہ شہرِ شیر کے قابل ٹہری عزت کے قابل نہ لہجے تیری ہونے کے قابل
کسی سے شرح ہو سکتی نہیں شانِ خدیجی شاخِ احوالِ جنتِ عالمِ دوست اتنی ہلکا کر	کہ ایسی شان ہو قرآن کی تفسیر کے قابل کہ ہونے شہ کو نہیں کی تحریر کے قابل
محمد کا کردار میں ذکر ہر نیم محمد میں	میرے منہ میں وہ ہے پایہ بیانِ لغزِ حقیق قابل

خیالِ حقِ محبوبِ خدائے اول میں ہے اختر
مرا حشر بھرا دل ہو اسی تنویر کے قابل

روایتِ مسکیم

بن کے دیوانہ پھر دل سے بن بن ہرم عندلیبِ جنِ دل کی تمنا ہے یہی	جب تصویریں مدنیہ کا ہے گلشنِ ہرم کہ مدنیہ کے چین میں ہے نشینِ ہرم
پر تو جن محمد سے نصرت ہے ترا چشمِ حق میں سے دیکھا کروں جلوہ تیرا	میرا کاشا دل رہتا ہے روشنِ ہرم دل نظر آنے لگے دادی امینِ ہرم
نفسِ بد سے تو بچا دولتِ ایمانِ یارب برقِ غم روزِ حجتی ہے فراقِ شہ کی	ٹوٹنے کے لئے آمادہ ہے رہزنِ ہرم ایک آفت میں ہے امیدِ نماندنِ ہرم
اپنی آنکھوں میں جگہ دینگے مجھے اہلِ کمال	بن کے خورشید جو چلے گا مرا فنِ ہرم

یابی آرزوِ اختر کی ہے یہ حشر کے دن
ہاتھ میں اس کے تھارا ہے دامنِ ہرم

کماں ہیں آپ شہِ بحر و بر نہیں معلوم	ہماری کیوں نہیں لیتے خبر نہیں معلوم
-------------------------------------	-------------------------------------

فراقِ شاہ میں کم ہو گا دیکھئے کب تک
جو رزق و پاسبانہ رزاق اپنے ہر شے کو
راستے ہر کے اعلیٰ ہیں لا اعلان ہمارے
وہ ربی پہنچتا ہوں جب اگر نہیں
رہنے جائیگا نکلا ہوں گھر سے جی لیکن
حضورِ خواب میں تشریف لائیں گے
نمایاں ہو گا تو کس دن عرب کے ہانپیر

براہِ حاکم ہوا درِ حاکم نہیں معلوم
حسب تو پھر ہے کیوں در نہیں معلوم
حاکم ہی کیوں ان کو خبر نہیں معلوم
در نہی پہ ہو کب تک نہ نہیں معلوم
چلی ہے لیکے یہ دشت کدہ نہیں معلوم
کب آہ میں مری ہو گا اثر نہیں معلوم
شعاعیں تیری ہوں کب جلوہ گر نہیں معلوم

ملیکی سر سے کب ہر تیرہ شام ہجر جی
دیکھا ہی مجھے منہ کب سے نہیں معلوم

مرے دل میں آئیں شفعِ اُمم
متمناری ادائیں شفعِ اُمم
ہمارے لئے حشر میں آپ کی
نسیمِ کرم سے مرادوں کے چول
پہنچ کر دریاک پر ہم فقیر
کہیں حل کے جھونکے تری لطف کے
تمھارے ہے بس میں مرادوں کے
اگر آپ کی ہو نگاہِ کرم
میں آنکھوں کو اپنی کروں فرشِ راہ
امیدوں کا بیڑا ہونچا جائیں
کہیں آنکھیاں بن کے دروہم
ہیں مختارِ عام اپنی امت آپ

یہ سب بایں شفعِ اُمم
نہ کیوں دل لہجہ میں شفعِ اُمم
مناسب ہیں راہیں شفعِ اُمم
کھلیں مسکرائیں شفعِ اُمم
صدائیں لگائیں شفعِ اُمم
ہمیں دیں ہو آئیں شفعِ اُمم
گھٹائیں بڑھائیں شفعِ اُمم
گھر آئیں گھٹائیں شفعِ اُمم
اگر آپ آئیں شفعِ اُمم
کنارے لگائیں شفعِ اُمم
نہ باندھیں ہو آئیں شفعِ اُمم
بگاڑیں بسائیں شفعِ اُمم

تیرا دست میں اختر گنہگار کی
نہیں رہنے آئیں شفیق اقم

روایت لون

اسی شغل میں دن گزارا کروں
جہاں نبی کا لفظ بار کروں
اودھ مصطفیٰ کو پکارا کروں
سوا میرے کس کا سہارا کروں
تصور میں پروں سنوارا کروں
تمنا دہی پھر دو بار کروں
میں دنیا سے جہم کنار کروں
مقدار کا روشن ستار کروں

میں ذکر نبی پیارا پیارا کروں
جہاں نبی اہم ہے سامنے
بلا لیں اُدھر حشر میں مصطفیٰ
شفیق اقم عرصہ حشر میں
مے شائد دل سے زلف نبی
جو اک بار روئے نبی دیکھ لوں
رے لب پہ نام شبہ بحر و بر
جو چمکے دینے کا ہر جمال

وسیلہ ہے اختر یہ لغت نبی
میں اس شغل سے کیوں کنار کروں

دل اس کی محبت میں بار کروں
میں آنکھوں کو وقف نظر بار کروں
مزار نبی کا لفظ بار کروں
ذرا پہلے میں استخار کروں
میں نقشہ نبی کا اتار کروں
محمد کی جانب اشار کروں

خدا کے ہیں پیارے کو پیارا کروں
نمایاں جو ہر ہمسہ کون و مکان
جو مجھ کو مدینے کی کھینچ کشش
سفر ہمدینہ کا لازم مگر
تصور مراد سے مصطور کا کام
نکیرین پو پھیں جو زیرِ لحد

جب اختر نبی کو پکارا کروں

صدائے کانوں میں لبیک کی

مکانِ دل تھاری یاد سے آباد کرتے ہیں ہم اس طرح دلِ ناشاد اپنا شاہ کرتے ہیں مگر ہم اس کو روشن دیکھ کر دلِ شاہ کرتے ہیں کہ شیفے لکھیاں نے لیکے مجھ کو یاد کرتے ہیں یہ عجیب ہے ہاتھوںِ غف میں رہا کرتے ہیں تسکیمِ خمِ گلزار میں شمشاد کرتے ہیں	مگر مصطفیٰ ہم کو دلہن یاد کرتے ہیں ہیں تم یاد کرتے ہو مجھیں ہم یاد کرتے ہیں یہ مانا ہے قطرہ ہے ترے بحرِ نبوت کا وہ یکیشِ ساقی کو شر کے مینا نہ کاہوں ساقی خدا کی بندگی کرتے نہیں کیسے کہاں ہیں طیورِ خوشنوا سے شے لے لے لے لے لے لے لے
---	---

فنِ شعر و سخن میں جن کو حاصل ہے کمالِ اختر
وہ اک اک شعر میں بندشِ نئی ایجاد کرتے ہیں

بھیلی ہوئی تھی رشتی ہر چہ کہن میں مصرفِ تصور جو رکھے سیرِ حرم میں کس کام کی پھر ایسی زباں ہے وہن میں ہر محفلِ میلاد شہنشاہِ زمن میں لیتے ہیں اگر تاہم نیا رنج و محن میں بتائی غزوات سے تڑپتا ہوں وطن میں دنیا کے ہے سکوں تو کھرا اپنے چلن میں کانٹوں کا بھونکا ہے گلستانِ وطن میں	جلوے تھے کچھ ایسے منجِ سلطانِ زمین ہیں دیکھوں میں بہارِ چستانِ مدینہ بھولے سے بھی لیتی نہیں جو نامِ محمد سر پہ بھوکا ہے ہوئے آئے ہیں فرشتے منہ اپنا دکھاتی ہے ہمیں صبحِ مسرت لے جذبہِ الفت مجھے لے چل تو مدینہ ہے قیمتی ہر دمِ دل غمِ الفتِ شہ کا راحت کہاں لے ہجرِ کلِ اندامِ مدینہ
--	---

اخترِ فنِ اشعار کرے گا ہمیں باہر
مصرف ہیں تکمیلِ فنِ شعر و سخن میں

گو یا بہارِ آئی اشعار کے چمن میں کرتے ہیں ذکرِ احمدِ خلوت میں انجمن میں باندھے ہوئے قطاریں سر و چمن چمن میں	زگنیاں ہیں کیا کیا لغتِ شہِ زمن ہیں جذباتِ عشق ہیں کیا یہ قلبِ وزن ہیں ہر عاشقِ نبی کی تعظیم کو کھڑے ہیں
---	--

ہر دم و حوالہ ہمارے دوستے نہیں ہمارے
جلد ہی ملاوا اپنے روئے یہ یا جھٹ
خدا اگر ہیں ہم صفت ہی کریں ہم
پھر بھی ادا نہ ہو کچھ ساریت ہی کی حد
کدے کوئی نہ آئے اس وقت شام وقت

عشق مجھ ہی کی بھڑکی ہو آگ تن میں
تریا رہی ہیں مجھ کو بیتا بیان وطن میں
سوا سٹے خدا نے دی ہو ران میں
پیدا ہوں زباںیں اک کا کہنے تن میں
مصروف ہوں خیال سلطان فی المن میں

تیرا سخن ہے صفت روئے ہی کا مکر
آئینہ کی جلا ہے آئینہ ترے سخن میں

جو خسار نبی سے نور کے پردے سے نہیں
سرخصل اگر نصیب ہی میں ہم جھٹکتے ہیں
نبی کی یاد میں آکھو لئے جب آئینہ نہیں
مزا شاہ پردہ بارش ادا ہوئی ہے
عجب خوشبو ہے گلہائے گلستان مینی کی
یہ حالت ہے محمد مصطفیٰ کی یاد مگر کان میں
دہ دیوانہ ہے اکھا ہے جو کوئی آلودہ ادا
ترے مینا نہ توحید میں سے ساتی کوثر
گلستان مینی کی وہ بھینی بھینی خوشبو ہے
ادب سے جاتے ہیں زوار دربار محمد میں
جال مصطفیٰ کی ہیں جلوہ نظر آئے
وہ ب مرد مسلمان میں کہ انکے دل میں کیا ہے

زین کے ذرے خوشیوں کا بکھر چکے ہیں
تو حاسد فرط حیرت سے ہمارے ٹھکرتے ہیں
سبھتا ہوں آئے کوثر کے ساغر جھلکتے ہیں
جسے شمس قر شام و سحر حیرت سے تکتے ہیں
وہاں جان معطر ہوتے ہیں رستہ تکتے ہیں
تر پتا میں نہیں خار و ملیں کھلکتے ہیں
کہیں دیوانے کیسے نبی کے بھی تکتے ہیں
ازل سے باوہ توحید کے ساغر مچھلتے ہیں
کہ زوار مینی کے شام جاں تکتے ہیں
نہ لبائے ہلاکت نہ منہ سے بول سکتے ہیں
درود کو آنکھیں کھیں کہ شیدا کی تکتے ہیں
جو میلاد نبی کی نرم میں بہودہ تکتے ہیں

ہماری ہر در کا لعل ہے یہ سب اختر
جو ترے صنو شاں شمار کے نقطے چکتے ہیں

<p>قربانِ حُبِ انسانِ سب اسکی شان ہیں صدرِ فتنے حسین اسکی ہر آن ہیں رہتے ہی کے روشن سارے جہان ہیں پہنچے قدمِ نئی کے جس آسمان ہیں احسان سرورِ دیں کے اک جہان ہیں اسرارِ انکشف گیا آشفقہ جان ہیں قربانِ تاجدارِ عالم کی شان ہیں نعتِ نبی کے نغمے اُن کی زبان ہیں</p>	<p>انوارِ حق کے جلوے ہر انسان ہیں حُوریںِ فدا عرب کے خوشرو جان ہیں کرو بیاں ہیں واقفِ شانِ محمدی صفتِ پانڈہ کرنا ایک حاضرِ عُدبے بھولے ہوؤں کو رستہ توحید کا بتایا ہندوستان میں مگر کعبہ کا ہے تصور اپنی تو کیا حقیقت، سارے زمانے والے مرغانِ خوشنوا ہیں باغِ نبی میں بقصال</p>
---	--

روزِ جزا کی دہشت اس کو نہیں سوجھتا
 اوصافِ شاہِ عالم جس کی زبان ہیں

<p>بلا میں ہم تری اے حُمتِ غفار لیتے ہیں مرنے کس کس مرنے سے ہم دمِ گفتار لیتے ہیں زبان سے ہم جو نامِ احمدِ مختار لیتے ہیں اُسی کو قرب میں اپنے شہِ ابرار لیتے ہیں وہی اللہ سے فردوس کا گلزار لیتے ہیں شہِ دیں کے قدم بڑھ کر ملک ہر بار لیتے ہیں</p>	<p>کنارِ لطف میں ہم کوشہِ ابرار لیتے ہیں محمدِ مصطفیٰ کا نام سو سو بار لیتے ہیں فرشتے مژدہ حاصل علی کہتے ہیں خوشتر ازل میں روح نے جلی کہا لبیک ایاذ جو اپنی جان دیتے ہیں خیال دئے ہمیں شبِ محراب یہ رتبہ ہے یہ شانِ محمد ہے</p>
--	--

اگر خالِ رخِ احمد کی رحمت لیتے ہیں
 غزل میں ہم غزل کے انتخابِ شاعر لیتے ہیں

<p>تو مہرِ واہِ فلک پر حجاب کرتے ہیں ہم کج حفظِ خدا کی کتاب کرتے ہیں ہمارے دل کو جلا کر کباب کرتے ہیں</p>	<p>حضورِ رخ کو اگر بے نقاب کرتے ہیں نبی کا وردِ رخ لا جواب کرتے ہیں بھڑک کے آتشِ عشقِ رسول کے شعلے</p>
---	--

<p>وہ کہ چھوڑ کے جاتے ہیں کچھ عیب نیز دل جیت قحط آن پہنچتی ہے ہم اپنے شک پر ہمارے فراق و دہان پر جو لکھتے بستے ہیں مدح و ثنا چھوڑ کر فرست گئے تھے خوش پر سکے کس طرح</p>	<p>ہم اپنی جہد میں ٹٹی خراب کرتے ہیں جو قصہ سوئے سالہا ب کرتے ہیں ایک قطر کو دیر خوش آب کرتے ہیں وہ ترک بندہ ہیں کار نواب کرتے ہیں منور زدوں کی آفتاب کرتے ہیں</p>
<p>خدا ہی بخشے گا آخر تو بخشے جائیں گے اک روز جرم و خطا بے حساب کرتے ہیں</p>	
<p>نہیں چھین بعد مرگ بھی روزانہ تربت میں دکھا لگی میستی، حالت ستانہ تربت میں کہ اپنا کام آئیگانہ پھر بیگانہ تربت میں ہمارے کام آئیگا ایسی یا راتہ تربت میں دکھائیے شبیہ مصطفیٰ روزانہ تربت میں تربتی ہی نیکی لاش بتا یا نہ تربت میں جو عشق مصطفیٰ کا جائیگا دیوانہ تربت میں راہی شان بعد مرگ بھی شاہانہ تربت میں</p>	<p>ستاتی ہے نبی کی یاد بے تابانہ تربت میں میری آنکھوں میں جو کعبہ شراب الفت احمد بشر اچھے عمل کر کے گذارے زندگی اپنی ہے یاد نبی دل میں رہے عشق نبی نہیں جو دیگا جان ذوق دیدیں اسکو ملک لا کر زچہین آئیگانہ بھر کشتہ عشق محمد کو قیامت میں رہیگا ہوش میں اپنے وہ دیوانہ میں سلطان دو عالم کے در دولت کا ساکن ہو</p>
<p>وہ رو بہ بے ہما کا اور دکھو واسطوں آخر یہی چلے نکاح بن بن کر بھٹی خانہ تربت میں</p>	
<p>جادو مقصد وری کی حاصل تدبیر ہوں انتہائے اضطراب و لگی اک تصویر ہوں کسلے شاکی ترا اے کاتب تقدیر ہوں عاشق حسن نبی ہوں مائل تنویر ہوں</p>	<p>میں ازل سے جان نثار صاحب تقیر ہوں کیوں فراق مصطفیٰ مجھ کو نہ تر پاتا رہے جو مری تقدیر میں تھا ہجر امت میں ہوا ادج پریرے مقدر کا ستارہ کیوں نہ ہو</p>

کچھ کے نقشہ شاہ کا مجھ سے ہوا یوں کچھ گار	شاہانی کی میں جیتی جا گئی تصویر ہوں
کچھ شوائیں کے محبت جھڑپیں بزم و خطا	یوں تو میں اہل خطا ہوں اجب تقدیر ہوں
عشق احمد کے سبب بدول میرا مقناطیس	عشق احمد کی کشت شریح جہیں وہ تاثیر ہوں
قرب چاہی ہو تصویر میں نبی کارا ترون	دور گردش سے تری اسے آسمان پر ہوں

لکھنؤ کے شاعر اشعار حضرت شاہ کا
مستند پروردگار فردوس کی تحریر ہوں

روایت واؤ

محمدؐ کی زیارت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو	مدینہ میں سکونت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو
محمدؐ کی محبت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو	محمدؐ کی غایت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو
میں پوری یہ سرت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو	مدینہ میں کربت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو
مدینہ میں جلنے مدینہ میں مڑن باز	مدینہ میں تریت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو
محمدؐ رفاہ ہو کر، کر و نہیں سیرجنت کی	بہار باغ جنت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو
غم و رنج و الم صورت بھی اپنی بھلائی	مے دل کو مست ہو محمدؐ کا مدینہ ہو
مری کشت تنائے دلی شود نما ہے	ہم آغوش ابر حرت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو
تغافل دور ہو جا اٹھو نہیں خواب غفلت سے	مری بردار قسمت ہو محمدؐ کا مدینہ ہو

مدینہ میں رہوں پوری دہریہ زندگی ظہر
ہمیشہ شغل حیات ہو محمدؐ کا مدینہ ہو

نہ بھولینگے سر شریع المذنبیں مجھ کو	اگر میں نے یاد شاہ آسمان شاہ زمین مجھ کو
ذرا بھی رنج و غم روز قیامت کا نہیں مجھ کو	قیامت میں سچا نیکی شفیع المذنبین مجھ کو
بھلا اللہ کیوں نازاں ہوں اپنے مقدیر	مقدور سے ملا سے رحمت اللعالمین مجھ کو

دکھا دے جلوہ کا وہ ناز چشم و زور مجھ کو
نبیؐ آتے آتے پہنچنے کے دو چہرے مجھ کو
مستیر ہوئے تلیؐ دل ازہر جسکیں مجھ کو
دکھا سکی بہارِ خلدِ بکلیہ کی زہرے مجھ کو
محترم حالِ اباد کھائے کیوں نہیں مجھ کو

نبیؐ کی جلوہ نگار کا نظارہ مجھ کو
چہرے پر ریاضیں پسینوں سے تڑپ رہیں
تم آؤ تو مری بیٹائیؐ دل و دوسرے چاہے
چمن بن جائیگی کھل کر مری اُمید کی کلپا
ضیا باری سے دل میرا تڑپ رہے نہیں کرتے

منا خان محمد جان کر اہستہ ہر
مبارک باد دینے لگی خلدِ پریں مجھ کو

میں شادماں ہوں میرے لئے روزِ عید ہو
مجھ کو بہارِ سالِ امید ہو
مگر بھر خوشی منائے ہمیں روزِ عید ہو
حاصل نہیں مسترؐ روزِ عید ہو
سکھتے ہیں دل میں جلوہ صبحِ امید ہو
فضل و جنال کی مشیرِ کلید ہو
وہ نیا کے دل میں دھوم تری روزِ عید ہو
بوئے خیر و لائے نبیؐ کا شہید ہو

حاصل ہلالِ چرخِ رسالت کی دید ہو
برائے پھولِ بارشِ آوارِ مصطفیٰ
تشریف لائیں محفلِ میلاد میں نبیؐ
یا حبیبِ صبحِ مسرت کو ساتھ لائے
جلوہ دکھائے اُس کے خیالِ محمدی
بارِ بہارِ بلخِ مدینہ دکھائے منہ
وہ نیا کے دل میں میرے ہوں جلوہ فز جلو
حاصل ہوا سکو لطفِ بقا عمرِ جاوداں

اِس ہند سے مزا محمدؐ پر جاؤں میں
آخر نصیب روئے محمدؐ کی دید ہو

نوا سنجوں میں بہتر جاتا ہے باغبانِ محمدؐ کو
میں سمجھوں گا ہوں حاصلِ بہارِ جاویدانِ محمدؐ کو
دکھائی مسرت کی سحرِ شہرِ اہلِ محمدؐ کو
کنارِ لطف میں لے رخصتہ شاہِ زماںِ محمدؐ کو

ملا ہے جب سے گلزارِ نبیؐ کا آشیانِ محمدؐ کو
مستیر ہو اگر قربِ شہ کون و مکانِ محمدؐ کو
مٹا دی جو شامِ غم، سنجلی رُخِ سرورِ
کہاں سے اشتیاقِ دیدنے تیرے کہاں خنیا

<p>و یا عشق نبی نے آفتاب رسماں مجھ کو خدا معلوم کیوں آج آ رہی ہیں چکیاں مجھ کو خدا نے دی اسی کو اسطے منہ میں باں مجھ کو جو سمجھانا تو اس ہے اسے غبار کارواں مجھ کو</p>	<p>نبی کے عشق میں چمکا ہوا ہے دلِ دل میرا مجھ مصطفیٰ نے یاد میری کی نہ ہوشیار نبی کا نام لوں جب تک ہو میری زندگی کافی مجھ کے مزار پاک پر بچ پلڑا کر تو</p>
--	--

نہے قسمت بنا کر امتی محبوب کا اسنے
خدا نے عمر بھر رکھا ہے اختر شادماں مجھ کو

<p>عام طور کے جلوے نظر آئیں مجھ کو راس آئیں نہ اطبا کی دوا میں مجھ کو کب نظر آئیں مدینہ کی فضا میں مجھ کو ایسی غیب سے آئیں نہ ندائیں مجھ کو ماہِ دالیں نہ کہیں تیری ادائیں مجھ کو پھر یہ بے ہوشیاں کیا ہوشیاں لائیں مجھ کو راجِ زیبا تو کسی روز دکھائیں مجھ کو گردشیں چین کی خود آ کے جگائیں مجھ کو</p>	<p>روضہ پاک چہرست جو بلا میں مجھ کو مضی عشق کا میرے نہ ہو ان سے علان کب کروں سیر گلستانِ مدینہ یارب چل مدینہ کہ بلایا ہے تجھے حضرت نے اے جوانِ عربی ہے عجب اندازِ ترا دی ہیں بے ہوشیاں صہبائے محبت تیرے میرے حامی مرے محبوب کے پیار تیرے یانی مجھ پہ پتھارا جو کرم ہو جائے</p>
---	--

میں یہ سمجھوں گا کہ اختر تری قسمت جاگی
سر کے بل جاؤں محمد جو بلائیں مجھ کو

<p>دو بالا جلوہ حسنِ کطر ہو مری عمر و روزہ یوں بسر ہو عنایت کی ادھر بھی اک قطر ہو زین کا ذرہ ذرہ جلوہ گر ہو تختی ریزہ تنویرِ محسوس ہو</p>	<p>جو ہر آرامِ دنیا کا قسم ہو مراد ل ہو پتھارا دل میں گھر ہو کھڑا ہوں دیر سے یا شاہ والا اگر نورِ خدا جلوہ دکھائے تری کرنیں جو چکیں مہرِ وحدت</p>
---	---

<p>ہمارے دل پر نقش کا بھروسہ یہ شاہ دیں ہوا شاہِ بحر و بر کیا معراج میں جو شش سر پہنچا</p>	<p>ریزنی الفت تیرا ام سے محبت میکوں پہنچے بڑے کر شانِ اسکی بستہ اس شان کا کوئی تباہ</p>
<p>شہزادے شاہِ بحر و بر میں آفت میرا جو شہر ہو سلاکِ گہرا ہو</p>	
<p>دعا کرو گے کی پورا آرزو دکھنا بخش بیگی تمغا آرزو ہوگی پوری کب تمنا آرزو دل سے نکلے گی تمنا آرزو دل میں یہ رکھتا ہے شیدا آرزو مجھ کو لیجلیا تمنا آرزو بن کے ایک شمعِ تجلی آرزو مجھ کو تو اتنا نہ تر پتا آرزو</p>	<p>لیجلیا سے سوئے طیبہ آرزو مصطفیٰ کے امتحانِ عشق میں کب دکھائینگے جمال اپنا حضور شاہ دیں یہ صدقے ہونے کے لئے اپنا جلوہ آگے دکھلا میں نہی سرور دیں کے مزارِ پاک پر واعِ عشقِ مصطفیٰ چمکائے گی ہجر احمد میں ہوں خود میں بقرار</p>
<p>خلدیں لے جائے گی احتِ مجھے عشقِ احمد کی تمنا آرزو</p>	
<p>دل بیتاب کی حسرتِ مشاؤ شفا ہو تم اگر ان کو شفاؤ تمنا - آرزو - یہ تمہاؤ مقتدر سے ملے ہیں آشناؤ کے ہیں حق نے پیمانے عطاؤ خیالاتِ نبی منظر دکھاؤ</p>	<p>جمال اپنا شہر والا دکھاؤ مہضیانِ محبت کو دواؤ مجھے نے جائینگے سوئے مدینہ خیالِ مصطفیٰ - یا محمد میری آنکھیں ہیں اشکِ غم سے لبریز مدینہ کی شگفتہ وادیوں کا</p>

<p>سُمرت کی ہوا میں چل رہا تھا ضیا پار میں لے کر عشقِ حیات خیالِ مطلق آتے دل میں تب کی رنجِ اورتِ سمرت</p>	<p>نہاؤں کے غنچے مسکرا دو کوئی لے دے غنائے دلِ ضیا دو ہوا سے آرزوؤں راستا دو میرے آئینہ دل کو چملا دو</p>
<p>فنا چساو عشقِ مطلقے میں تم افسانہ رہی تہی کو مشادو</p>	
<p>دلِ نورانی شاہِ والا کیوں نہو تیرا دلکش رویہ زیبا کیوں نہو غمِ نشانِ ہر دلیں حبِ یادِ رسول ایک ذرہ جاوہ گاہِ شہ کا ہے بن کے آیا ہے سراپا نور تو حسنِ جہن جہن کر دکھائیگا جمال</p>	<p>اپنی بخشش کا وسیلہ کیوں نہو اک جہاں محوِ لطفِ را کیوں نہو دل میں پھر جلوہ سراپا کیوں نہو ماہِ کامل چو دھویں کا کیوں نہو اک زمانہ تجھ پہ شہید کیوں نہو تیرے رخ پر لاکھ پردہ کیوں نہو</p>
<p>محفلِ نصرتِ شہ کوئین میں تیرا افسانہ ریلِ بالا کیوں نہو</p>	
<p>سلام ایسے جلیب کبریا کو سلام امت کے حامی پیشوا کو سلام امت کا محبوبِ خدا کو صفائے قلبِ مومن کا ہر باعث کیا ختم ہیم پیر جس کو حق نے جہانِ کفر کی ظلمتِ مٹادی کیا اسلام کا روشن ستارا</p>	<p>سلام ایسے رسولِ دوسرا کو سلام امت کے ہادی رہنما کو سلام امت کا محمدِ مجتبیٰ کو سلام آئینہ وحدتِ شمس کو سلام اُس تاجدارِ انبیا کو سلام اُمّی لقبِ بدر الدجی کو خدا نے بھیج کر شمسِ انصحا کو</p>

<p>عظیم الشان دارِ مدینہ کو ہمارے دفترِ محرم و خطا کو ترک و ترکہ فقیر نے نو اکو</p>	<p>عظاکِ شانِ محبوبی خدا سے کر کے گماصات دھو کر ابرِ رحمت نہ پھر اور سے تو نے شاہِ والا</p>
<p>قیامت میں ہم ایشیہ و کیمون خُدا کو اور محبوبِ خُدا کو</p>	
<p>روایتِ ہائے ہوز</p>	
<p>رہتے ہیں اسے تاجدارِ مدینہ چلنے کے سوئے بہارِ مدینہ میں آنکھوں سے دیکھوں دیارِ مدینہ اُٹھاتے ہیں لطفِ بہارِ مدینہ یہ شانِ شہِ نادرِ مدینہ جمالِ شہِ ذی وقارِ مدینہ کسی دن تو اسے غلگسارِ مدینہ گیا عرشِ پرشہ سوارِ مدینہ یہ ہے شانِ یہ ہے وقارِ مدینہ ہے کیا منظرِ آبشارِ مدینہ</p>	<p>فدائے مدینہ نثارِ مدینہ کشتِ تیری اے گلزارِ مدینہ طلبِ سیمے تاجدارِ مدینہ ہیں جتنے صفار و کسارِ مدینہ کیا زیبِ برحق نے تاجِ شہادت پہو خچرِ مدینہ ان آنکھوں سے دیکھوں ترے جانِ نثاروں کی رودادِ مدینہ بلا یا خدا نے جو معراج کی شب ملک آتے ہیں سرِ جہاکر ادب سے رداں ہوتی ہیں موجِ میل کے نہریں</p>
<p>جنہم سے تجھ کو بچائیگی اچتہ ٹٹائے رسولِ کبارِ مدینہ</p>	
<p>اُسی سے بڑھا ہے وقارِ مدینہ تو ہے وجہِ شانِ دیارِ مدینہ</p>	<p>مدینہ میں ہے تاجدارِ مدینہ تو ہے باعثِ اقتدارِ مدینہ</p>

<p>یہ کہتا ہے ہر جاں نثار مدینہ طلب کر نصیری میں اپنے گدا کو بہشت بریں جس کو کہتا ہے عالم دکھاتے ہیں حسنِ محبت کے جلوے تجھے بخود می میں مسرت ہو حاصل نہ کھلا کوئی تجھو سا بحرِ تھاں میں زلے کر سکا جس کو مرغِ تخیل جوز وار ہو چنے قریب مدینہ</p>	<p>کہیں دیکھ لوں میں دیارِ مدینہ تو اسے شاہِ ذی امتدار مدینہ دیکھی ہے یہ دیارِ القصار مدینہ ضیا یا نقش و نگار مدینہ جی دیں مئے خوشگوار مدینہ تو وہ ہے وہ شاہِ ہموار مدینہ یہ ہے وسعتِ مرغزار مدینہ ہوئیں حسرتیں ہلکتی مدینہ</p>
<p>محط کر کے مغزِ جاں اپنا احقر کہیں سبزہٗ مشکبار مدینہ</p>	
<p>بنے مرکزِ دل حصارِ مدینہ ہے تیرے سبب گلزارِ مدینہ خدائے تجھے تاجدارِ مدینہ لے دامن کو ہمارِ مدینہ جوز آر گیا خیرِ مقدم کو اس کے نظر آئے ریحان و سبیل کے تھے سلامی کو تیری سب اشجارِ خزا ترے زیرِ فرماں ہے اعلیمِ عالم دکھاتی ہے وحدت میں کثرتِ نماظر ہزاروں کو و نزات تر پادہی ہے</p>	<p>اور اس میں رہے تاجدارِ مدینہ یہ شادابی برگ و بارِ مدینہ ملی مسندِ زر نگارِ مدینہ میں دکھا کروں سبزہٗ دارِ مدینہ اٹھا اٹھ کے آیا غبارِ مدینہ جو دکھایا میں دیارِ مدینہ کھڑے ہیں لبِ جوہرِ مدینہ شہنشاہِ گردوں و قارِ مدینہ دورِ گری لیل و نہارِ مدینہ ادائے عروں ہمارِ مدینہ</p>
<p>مدینہ میں اس کو بلاؤ محمد</p>	<p>یہ اختر ہے خدمت گزارِ مدینہ</p>

<p>مجھے بھیجے یاد شاہ مدنیہ جو دلیں تمنایں ہیں حشر میں میں ہوں آپ کا اختیار آپ کو ہے خیال آپ کا میرے ایوانِ دل کو مرے طائرِ دل کے ہیں آپ اک ضرور اکیدانِ مجھ کو زندانِ غم سے کروں عرض کیا تم پر آئینہ ہے کس دیر پاک پر ہیں گداین کے آؤں</p>	<p>کہ ہو جاؤں میں شاہ مدنیہ نہ ہو جائیں بر باد شاہ مدنیہ کہ میں شاہِ ناشاد شاہ مدنیہ کرے آگے آباد شاہ مدنیہ ہے کب خوفِ حباد شاہ مدنیہ کر دے تم آزاد شاہ مدنیہ شبِ غم کی روداد شاہ مدنیہ جو ہو جائے ارشاد شاہ مدنیہ</p>
<p>قیامت میں جب آئیں گے ثناخوانِ رسول اللہ تہ کیا مرتبہ ہے کس قدر شانِ رسول اللہ بیوگی عرصہ کا حشر میں شانِ رسول اللہ نظر آتا تھا جب روئے درخشاںِ رسول اللہ رہیگا اس لئے روشن چراغِ زندگی اپنا ضیاء باری کا منظرِ سطحِ عالم پر نظر آیا خدا سے حسبِ منشاء بخشوایا عرش پر جا کر سروں پر عاشقانِ شاہ کے سایہ لگن ہو کر ذرا دیکھو گلستانِ مدنیہ دیدہ دل سے قیامت میں جھیلگی ابرِ رحمت کی ہوا نکھڑا</p>	<p>نہ بھولیں گے احقر کو روزِ جزا آپ کریں گے اسے یاد شاہ مدنیہ بلائیے انہیں خوش ہو کے یارانِ رسول اللہ خدا جانے خدا ہے مرتبہ دانِ رسول اللہ کہ جتنے انبیا ہیں ہونگے قربانِ رسول اللہ ستارے ٹوٹ کر ہوتے تھے قربانِ رسول اللہ کیا ہے ہمنہ مذاقِ ایوانِ رسول اللہ تخیل میں جو چمکا حسنِ تابانِ رسول اللہ گنگارِ ان امت پر ہو احسانِ رسول اللہ جھکے پڑتے ہیں نخلِ سبستانِ رسول اللہ خزاں ہے نسیمِ صبحِ نغزِ انِ رسول اللہ رہیگا ابرِ رحمت بن کے دامانِ رسول اللہ</p>
<p>مشر رہیگا دوران سے کوسوں دورِ پنج و نم</p>	<p>منائیکے خوشی احقر ثناخوانِ رسول اللہ</p>

رویت یا تے تختانی

کیا پرتہ نبی ہے کیا شان مصطفیٰ ہے
صدقے تیرے محمد تیرا یہ مرتب ہے
جو نور ہے خدا کا وہ نور مصطفیٰ ہے
ہم سے نہیں غم کو دی آپ نے دوا ہو
صدقے تیرے قطب نور نہم بنا ہے
گلزار مصطفیٰ کیا منظر دکھا رہا ہے
کیا جلوہ رزباں ہیں یا شاہ تیرے رخ کی
خیر الالم کا ہم کو بخش لقب خدا نے
درو زباں ہمارے نام محمد سی ہو
تو جلوہ گاہ دل میں دیکھ لے بشر وہ جلوہ
کیا عطر بیز خوشبو چھو لوں کی آری ہے
اس رمز مسرت کو عارف ہی جانتے ہیں
نبیوں کو آرزو تھی ہوتے نبی کی امت
آنکھوں کے سامنے ہے کچھ کچھ جھلک رہی کی

مختار دوسرے سترج انبیا ہے
عرش بریں نے بڑھ کر تیرا قدم لیا ہے
کوئیں میں اسی کی پھیلی ہوئی ضیا ہے
پانی شفا ہے ہم نے ہم کو ہدیٰ شفا ہے
سوئے مدینہ ہم کو ساتھ اپنے لیجا ہے
فروش زمیں یہ ہر محل ہنس ہنس کے لوتا ہے
خورشید کی بجلی رخ پر ترے فدا ہے
اسے خاتم پیغمبر صدقہ یہ آپ کا ہے
منہ میں نہاں سی کے باعث ہوئی عطا ہے
منظر جو طور سینا کا تجھ کو دیکھنا ہے
کیا گلشن محمد بھولا پھلا ہوا ہے
جو عشق میں فنا ہے حاصل سے بقا ہے
حاصل علی محمد کیسیا ہمیں ملا ہے
گھبرا نہ دل کہ پورا ہونے کو مدعا ہے

الوار حق کے جلوے ہوتے ہیں سکو چل
دل جس لبشر کا اختر آئینہ بن گیا ہے

ملی ہر ذرہ کو نور انیت خورشید در کی
زمانے نے دکھائی شکل جلوہ رزینہ کی
خبر دی انبیا نے مبدع ختم پیغمبر کی

ضیا باری ہوئی گد میں جب نور پیغمبر کی
زمانے میں جو پھیلیں تابشیں نور در کی
زبور انجیل اور توریت جب ان کی نہیں نازل

جہاں دل میں حب نہ اندھن فرقی نہ تھی
تسے تسے آتے ہی کعبہ کو تہوں کے گرد اچالی
ٹھکانہ و رتہ ہے کہ محشر میں سلامی کو
کوئی مٹھی نہ بیٹھی زندگی بھر حسبِ اطہر پر
نبی کی اقتدا نبیوں سے کی بتِ انصاف میں
مدینہ میں ہو جلوہ فگن خورشید مکہ کا
مدینہ جانو اے زائر و کاک کیا مقدر ہے

پر حین بنیا میاں پہ جہاں قلبِ مہر کی
صدائیں گونج اٹھیں نعرۃ اللہ اکبر کی
صحنہاں راستہ ہو جائیگی سب اہلِ شری
یعنی پاکیزگی پیارسے نبی کے صہمِ طہر کی
یہ رتبہ تھا یہ نشان اللہ کے محبوبِ برتری
جبیں ہے اسلئے روشنِ نبیہ کے تقدس کی
بہاریں لوت ہیں گشتِ ختم پیہر کی

ہمارے دل میں اتھریہ تنہا ہی حیرت ہے
کہ ہر جاے زیارتِ روضہ محبوبِ داوری

تر اور بارہ دیکھتے تری سرکار دیکھتے
نگاہِ لطف سے ہم کو شہِ ابراہ دیکھتے
وہی سچے مسلمان منظرِ اشجار دیکھتے
پریشاں حال سب ہم کو شہِ ابراہ دیکھتے
رسول اللہ کا محشر میں ہم دیدار دیکھتے
مدینہ میں مسرت کی سحر زوار دیکھتے
محمدؐ کو لب کوثر اگر مے حواری دیکھتے
کبھی صحت کی صورتِ چہر کے ہمار دیکھتے
عرب کی وادیوں میں جا کے سبزہ دیکھتے
محمدؐ ہی کی ہم سب گرمی بازار دیکھتے

کسی دن ہم اگر طیبہ شہِ ابراہ دیکھتے
اگر لیجا یگانہ عشقِ شہِ ابراہ ساتھ اپنے
مدینہ میں جو جائیگے قریبِ اشجارِ خراکے
کرم فرمائیں تسکین دینگے آگے محشر میں
دکھائیں گے ہیں ویدِ محشر میں رسول اللہ
مزارِ پاک پر جائیں گے ہوگی دو شامِ غم
مے کوثر پینے جام کوثر آپ سے لیکر
کبھی بیمار ہجراں کا کرو گے تم علاج آکر
مدینہ ہند سے لیجا میلی ہم کو اگر قسمت
محمدؐ ہی محمدؐ کی مچگی دھومِ محشر میں

سنو خورشاد ماں ہو کر نیکے آبرو اختیار
سرِ محفلِ حب اپنی نظم گوہر بارہ دیکھتے

وہ بھی ایک نگاہِ لطف سے سکر چلے
 مہیہ کا اگر وہ گلزارِ آجائے تفریبا
 مری بتیائی در و چکر کو ہر سکوں چل
 اگر اوصافِ زلفِ بہترین مصطفیٰ لکھیں
 محشرِ جمال اپنا دکھا دیا نبی آکر
 اگر حسنِ رخِ احمد کرے اپنی ضیائی
 کبھی بھڑکے سے بھی اگر خبر لیتے نہیں تم
 اگر رہنے بیوقوفِ دل راہِ مدینہ میں
 قبولِ آمدنِ شہِ ابرار کر لیں اتنا نذرانہ
 حدیثِ ایسی سننا و اعطابِ شیریں اچھڑکی

کہیں میری قنادی کا بیڑا پار ہو جائے
 جہانِ دل ہمارا تختِ گلزار ہو جائے
 جو تیرا لطفِ احمد جگر کے پار ہو جائے
 ہمارا صفحہِ قرطاسِ غیرِ پار ہو جائے
 مشرفِ بیتِ ہر طالبِ دیدار ہو جائے
 تو ہر ذرہ زمین کا مہبطِ انوار ہو جائے
 نہ کیوں دشوارِ حبیبِ سیدِ ابرار ہو جائے
 تو پھر آسان راہِ منزلِ دشوار ہو جائے
 ہمارا دل کہیں مذہبِ شہِ ابرار ہو جائے
 کہ لطفِ زندگی شیرینیِ گفتار ہو جائے

مزارِ سرورِ عالم پر اخترِ اس طرح پہنچوں
 غبارِ کارواں کی نذرِ جسم زار ہو جائے

اے انبوالی شامِ فرقتِ دور تو کروے
 تیرے جلوؤں سے یاربِ دل سراپا نور تو کروے
 عطا کر حقِ پرستی داہر چھ کر بھی حق سے نکلا
 جمالتِ کبرِ خودداریِ دلِ مسلم سے مٹ جائے
 مسلمانوں کے سینے مطلعِ انوارِ پنجائیں
 صدا آنے لگے حقِ حق کی سازِ حقِ پرستی سے
 جہانِ غیر میں منظرِ قیامت کا نظر آئے
 اسی میں راتِ دن نورِ خدا کی ہوسیا بار ہی

دکھا کر صبحِ دلِ مصطفیٰ اور شر تو کروے
 نبی کے نقشہٴ الفت سے آنکھیں جو تو کروے
 مسلمانوں کو اپنے وقت کا منصوبہ تو کروے
 دلِ مسلم کو نورِ علم سے معمور تو کروے
 دلِ آنکے جلوہ ریزی سے تری معمور تو کروے
 صدائے حق کا حشرِ پہلِ دلِ رنجور تو کروے
 ہمارے نعرہٴ حق کو صدائے صورت تو کروے
 ہمارے دل کو یاربِ جاوہ کاہ طور تو کروے

جہانِ نعت میں یارب سے مشہور تو کروے

تیرے پیارے رسولِ پاک کا اخترِ ثنائوں کا

مربا و نیایں شاہ و دوسرا پیدا ہوئے
 مصطفیٰ انشیں اضحیٰ بدرالدی پیدا ہوئے
 خضر قدیم کو لانا آئے ہیں فلک سے
 ہم گنہگار ان امت کی شفاعت کے لئے
 کفر کی تاریکیاں بدینگی شکلیں نور کی
 جن کی آمد کی خبر دی انبیائے بار بار
 اسلئے تقدیر پر نازاں ہے مکہ کی زمیں
 مومنوں کی جس قدر ٹھیں شکلیں حل ہو گئیں
 اسلئے ہے مصطفیٰ کی ہر ادا ناز آفریں
 شادمانی کی جہاں میں نو بتیں بچنے لگیں

ختم پیغمبر محمد مصطفیٰ پیدا ہوئے
 جلوہ افروز مکان آئینہ پیدا ہوئے
 حق کے پیارے تاجدار انبیائے ہر دور
 ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوئے
 رحمۃ اللعالمیں نور خدا پیدا ہوئے
 وہ محمد مصطفیٰ اصل علی پیدا ہوئے
 شہر مکہ میں حبیب کبریا پیدا ہوئے
 کیوں کہ محبوب خدا مشکلا پیدا ہوئے
 باعث صفا ناز عالم مصطفیٰ پیدا ہوئے
 حق پرستی اس کی شہر افروز سما پیدا ہوئے

منزل مقصود پر اختر ہوئے پنج جاہلیہ اہم
 ہادی برحق ہمارے رہنما پیدا ہوئے

کون اپنا پیشوا ہے۔ احمد مختار ہے
 تیرے حسن رخ کا وہ جلوہ شہ ابرار ہے
 خانہ دل ہے مرا۔ یاد شہ ابرار ہے
 یا محمد جو تمھارے ہجر کا ہمساہ ہے
 تیرے در کا پاساں جبریل ہی اسے شاہ کیا
 نقد جان لیکر خرید جس عشق مصطفیٰ
 جب آنکھوں میں سایا ہے مدینہ کا چمن
 بحر عصیاں کے تھپیڑوں کا نہیں خوف و خطر

امتی ہم کس کے ہیں جو دین کا مقرر ہے
 جس کے باعث دل ہمارا مصداق اور ہے
 خانہ دل میرا آبا و اسلئے ہر بار ہے
 شربت دیدار کا نسخہ اسے درکار ہے
 کیا تیرا دربار ہے کیسی تری سرکار ہے
 گرم عشق مصطفیٰ کی جس کا بازار ہے
 ہر گل باغ جہاں نظر و خیال تیری غار ہے
 یا محمد تم مدد پر ہو تو میرا پار ہے

لوتنا خوان حبیب ایزد غفار ہے

اسلئے اختر نظر ہے دل صاحب حشر ہے

<p> احمد سے شبِ وصلِ خدا بول رہا ہے کوئی تو تباہ ہے ہمیں محبوبِ خدا سا آست کے ہیں پتے پہ پئی اسکے خاتم احمد بیلِ عمر میں ہو فقط ہم کا پردہ شیدائے نبیؐ اشک بہا کر شبِ فرقت بن بن کے مر اطلق زبانِ میری باغ </p>	<p> اچھ پہ سب اسرارِ خدا کھول رہا ہے یہ وہ دورِ مکیا ہے جو انمول رہا ہے میزانِ شفاعت میں عملِ قبول رہا ہے کچھ راز ہے اس میں جو کول رہا ہے داناں تمنائیں گھرِ رول رہا ہے تو بول رہا ہے کہ کوئی بول رہا ہے </p>
--	--

ایکاذائقہ نام محمد ہے یہ اختر
اگو یکا کہ شکر منہ میں کوئی گھول رہا ہے

<p> بہارے باغِ عشقِ مصطفیٰ فرا پردہ نبیؐ سے اٹھاوے مئے عشقِ نبیؐ م ساقی بلاوے وہ جلوہ حسنِ رسولؐ مصطفیٰ کردل سیرِ گستانِ مدینہ نبیؐ کا کینچ نقشہ ہے تصور ہمارا بختِ خفہ جاگ اٹھے سما جائے اگر جلوہ نبیؐ کا ہماریں گلشنِ طیبہ کی ٹوٹوں بچے نیچل دینے جذبہٴ دل کہیں سر سے ملے شامِ شبِ غم مری بتیا کی دل پر نظر کر کسی دن شاہِ صبحِ مدینہ </p>	<p> جہانِ دل کا ہر غنچہ فضاوے تصور میں جمالِ اپنا دکھاوے مئے عشقِ نبیؐ بے خود بناوے ضیا باری کا منظور دکھاوے مجھے جھونکے دینے کی ہواوے مجھے نقشہ نبیؐ کا لود دکھاوے اگر کر نبیؐ جلوہ دکھاوے ہمارے چشمِ دل برسِ ضیاوے بہارِ گلشنِ طیبہ فضاوے تمنائیں مرے دل کی ٹھاوے مجھے صبحِ تمنائیں دکھاوے امیدِ وصلِ احمدؐ سراوے مجھے اپنا رخِ زیبا دکھاوے </p>
--	--

فرخ حسن کا منظر دکھاوے
مرا دل داؤی امین بناوے
دُرا سے خضر منزل ارثاوے
اکس کوئی طلیب اکثر شفاوے
کوئی وجہ آفرین نہ سناوے
میرے بند میں زبان بہروں مزاوے
میری رو داؤ غم کوئی سناوے

عرب کے نیز تاجانِ وحدت
محمد اس میں برقی نور چکے
ہر نہ زوق دل لیجا رہا ہے
یہ ممکن ہے مریضِ عشق شدہ کو
خیالِ طائرِ گلزارِ طلیب
میں لوں نام محمد اس مزے سے
نبی کی خدمت والا میں جسا کر

روانی بحرِ لغت مصطفیٰ کی
تو اخترِ سطحِ عالم پر دکھاوے

رات بھر بسترِ غم پر مجھے تر پانی ہے
نہ دینیہ کی خبر بادِ صبا لاتی ہے
نیچے کھینچے ہوئے یاد بھی آتی ہے
ہر برس ہند سے مخلوق خدا جاتی ہے
آنکھوں پر شہد کی گردِ نہ چھٹ جاتی ہے
نہ تو خوابِ تاہر آنکھوں میں نہ نیند آتی ہے
پاسے بوسی کو وہ اتراتی ہوئی جاتی ہے
سر پہ میرے تری حمت کی گٹھا چلتی ہے

شبِ فرقت جو طبعیت مری گھباتی ہے
نہ دینے سے محمد کی خبر آتی ہے
کر کے بس دلِ بتیاب کو تر پانی ہے
ایک میں ہوں کہ تر پتا ہوں منہ کیلئے
وہ چھپتے ہیں دینیہ کی زمیں کے ذریعے
مجھ کو سوتے نہیں دیتا ہی فراقِ احمد
دیکھتی ہے ہو تصور میں نبی کو حسرت
روانی افزا جو نبی ہوئے نہیں دینِ یارب

جب مری طبع دکھاتی ہے روانی اختر
نعتِ احمد کے گہرِ قیمتی بکھراتی ہے

کرں نظارے کیا شمس و قمر کے
دیں آئینے جلا دل کے جگر کے

ہیں شیدائی رخِ خضرِ بشر کے
رہیں جلوے جو طلیبہ کے قمر کے

<p>جو قسمت سے نقابِ حسنِ سر کے ہمارے ساتھ چلِ حضورِ منت نہ کم ہوں عشقِ محبوبِ خدا میں قدم رکھتا ہوں جب راہِ طلب میں لحدِ میں چلن سے لیٹے ہوئے ہیں ترے روتے منور کا ہے پر تو</p>	<p>ہوں نظارے رخِ فخرِ بشر کے کہ طے رستے ہوں طیل کے سفر کے ارادے زندگانی مختصر کے فدا ہوتے ہیں دُور سے رہ گزار کے تھکے ماندے مسافرِ عمرِ بھر کے یہ جاوے ہیں جو تنویرِ بھر کے</p>
<p>رہے یادِ نبیؐ ہر وقتِ اختر نصو رہیں نہ سرِ زانو سے سر کے</p>	
<p>اٹھ جائے اگر پردہ زمارِ محمدؐ سے خالی نہ پھر کوئی دربارِ محمدؐ سے فرقت میں ترے پہنے کا ملتا ہے فر کیا کیا وہ لطف اٹھاتے ہیں دیدارِ الہی کا جا کر وہاں کیا دیکھا کیا تم کو نظر آیا بھلائے ہیں بھولوں سے دامنِ بے نام فردوس کی جنت کی جاگیریں ملیں ہم کو ہم کیا ہیں فرشتے بھی واقف ہی نہیں تباہ</p>	<p>روشن ہو جہانِ دل دیدارِ محمدؐ سے جو مانگا وہی پایا سرکارِ محمدؐ سے اتنا تو کوئی پوچھے بسیارِ محمدؐ سے ہوتے ہیں مشرف جو دیدارِ محمدؐ سے پوچھیں گے بھی کئی کر زوارِ محمدؐ سے یہ ہم کو ملا تحفہ گلزارِ محمدؐ سے سرکارِ محمدؐ سے دربارِ محمدؐ سے اسرارِ الہی سے اسرارِ محمدؐ سے</p>
<p>اس بندے طیب میں جانا ہو اگر اختر بستر میں لگاؤں گا دیوارِ محمدؐ سے</p>	
<p>چرخِ وحدت کا بن کر تارا نبیؐ بڑھ کے نبیوں سے ہو حق کا پیارا نبیؐ روئے روشن میں دیکھوں محمدؐ را نبیؐ</p>	<p>عرشِ اعظم پہ چمکا ہمارا نبیؐ خاتم الانبیاء ہے ہمارا نبیؐ میری آنکھیں ہوں محوِ نظرِ را نبیؐ</p>

<p>دین جی کا سہارا اور نشان ہوا میں تھا اسے بھروسہ پہ ہم امتی آسمان نبوت کو جس پر ہے ناز شریں ہو گا سر شفاخت و تاج سدرین مدینہ کا چمکا نصیب ناز کر رہا ہوا آؤں روضہ پر میں اک جہاں تھا جو اچھا ہوا کفر میں</p>	<p>جب جہاں میں ہو جیلہ آرائی شریں ہے سہارا تھا رانی وہ بلا ہم کو روشن ستارائی کون ایسا نبی ہے ہمارائی جب ہوا مسند آرا ہمارائی آپ کا ہوا اگر کچھ اشارائی اسکا ہاتھوں سے ہم نے سند لائی</p>
--	---

شہر میں اسکی بخشش تھا ہے ہاتھ
 نام لیوا ہے اختر تھارا نبی

<p>یہ عجب ہے جس سے ہے تھان کے ٹھہرنے کی ہے غرض نجمِ مُقدّر تجھے چمکانے کی نہ سند کی ہیں پروا تو نہ پروا لے کی پی کے مے ساتی کو ترے بیخانے کی چار یاروں سے بڑی شان ہے یارے کی یہ ہے تو قیر محمد ترے دیوانے کی ہم منائے خوشی اس میں ہمارے کی اور نہ بیرے کوئی مجھے تڑپانے کی کیسی اُمت پہ غایت شہ والانے کی تجھ پہ جان اپنی فدا ہر دل شیرانے کی</p>	<p>دھوم ہے یاد نبی دل میں ترے آنے کی اس لئے راءلی حضرت کے جلو خانے کی گلشنِ خلد میں لیجا کے گا خود نام نبی جھومتا جاؤں قیامت میں خدا کے آنے کی کی نہیں بھولوں نہیں کیوں دنگلوں سے اس کو دیتی ہے جگہ دشتِ مدینہ کی تریں شہر تک پھولے پھلے گا چمنِ اُختِ نبی ترے لئے ہوئے ہے برقِ جلال احمد بخشوا ہی لیا اللہ سے سعادت کی شب جب نظر آئیں ادائیں تیری محبوبِ خدا</p>
--	--

میں کروں سیرِ گلستانِ مدینہ اختر
 ولیں حسرت ہے مدینہ کی ہوا کھانگی

گزری بنگی ملک ولایت کے شاہ سے
 یہ شانِ غوثِ پاک تھی فیضِ غوثِ پاک
 آٹھ ہوا کے گشتِ بنداد ہو نصیب
 دلیوں کے دوش پر قدمِ غوثِ پاک کے
 حامی تھی ہیں رہبرِ کمال ہیں غوثِ پاک
 بغداد فاتحہ کو وہ ایران سے گیا
 و نیوں نے پانیِ معرفت حق کی روشنی
 سائل ہیں جس قدر در پیران پیر کے
 عرفا کے نور سے ہوا معمور اس کا دل
 شام و سحر ہے در و زبان نامِ غوثِ پاک
 اللہ کے جلال کہ جن و بشر ملک
 ایدل شاہدے کا تجھے شوق ہو اگر

بھجھ کر وہی بچا نہیں گے حالِ تباہ سے
 ناقص کو بھی بسا دیا کامل نگاہ سے
 فرقت میں بقیہ اس ہے دلِ سوز آہ سے
 ہم کو یہی بچا نہیں گے بحرِ گناہ سے
 یہ مرتبہ ملا ہے رسالتِ پناہ سے
 لوجھو یہ شانِ غوث، ہمشہ کجگاہ سے
 گردوں و قارباہِ چرخِ ولایت کے ماہ سے
 یہ مرتبہ میں بڑھ کے ہیں ہر بادشاہ سے
 دیکھا جسے حضور نے اپنی نگاہ سے
 مطلب نہیں جہاں کے سفید سیاہ سے
 لرزاں تھے شیرِ بدشہ حق کی نگاہ سے
 دل کو جلا دے زندہ کرے لا الہ سے

اختر ہے پیرِ سیدِ محسن علی کا فیض
 وقت ہوئے ہیں ہم جو طریقت کی راہ سے

معمور ہے دل و جگر نورِ خدا سے
 سروے دیا تکلیف اٹھائی ہے پیات
 بیتابیِ فرقت سے تڑپتا ہواں گلیں
 اک نور کا منظر نظر آتا تھا زمیں پر
 اک گھونٹ ہی دے شربت ویداکا کر
 ہوتے ہیں شگفتہ دلِ مشتاقِ محمدؐ
 اندھوں نے لگائی لومٹو پتوئی ہیں

روشن ہیں یہ آئینہ محمدؐ کی ضیاء سے
 کس شان کے تھے ساتی کوثر کے نوات
 دیتی ہے مجھے یادِ نبیؐ آکے ولا سے
 نورِ شہید رسالت کی تجلی سے ضیاء سے
 مرتے ہیں ترے شربت ویداکا کر
 مرغوبِ نکلتانِ مدینہ کی ہوا سے
 لے سرور دیں آپ کی خاکِ کفِ پا سے

کیونکہ نظر آئے نہ مجھے روئے محمدؐ

روشن ہو دل آئینہ حیات کی حیات

کئے ہیں شاہانِ نبی سب مجھے اختر
حاصل یہ ہوا مشغلہِ مدح و ثنا سے

طیبہ کے چمن میں پھولی پھولی سپہ ٹوالی ڈالی پھولوں کی
زنگت ہے انوکھی کہیوں کی خوشبو ہے زرا لی پھولوں کی
محبوبِ خدا کے روضہ پر چادر ہے زرا لی پھولوں کی
کیا رتبہ ہے اعلیٰ پھولوں کا کیا شان ہے عالی پھولوں کی
گلزارِ عرب کے مالک کا ہے رنگِ محبت اس میں بھڑ
جاسیگی نہ خوشبو پھولوں کی جاسیگی نہ لالی پھولوں کی
ہے نورِ خدا کی ان میں چمک ہے نورِ خدا کی ان میں تھلک
مرغوبِ جہاں ہے ان کی تھمک یہ شانِ توالی پھولوں کی
صدقے تیرے شاہِ بحر و بر اس سطحِ جہاں پر تیرے سبب
پھولوں سے بہاروں پر بہ چین یا سدا لالی پھولوں کی
گلزارِ مدینہ میں جا کر دیکھا کئے اپنی آنکھوں سے
رنگیں بہار میں شیرازی سب ماضی و حالی پھولوں کی

شہادت جو مدینہ لجا ہے ہم جا ہیں مدینہ اختر
در بارِ رسولِ اکرم میں لجا ہیں گئے والی پھولوں کی

نظر کے سامنے تصورِ زمانے میں کھڑی
نبی کے سنگ پر حیرت آئی کہ جس میں کھڑی
خدا کے عاشقوں کی آنکھ میں وہ دہریں کھڑی
مگرِ وقت میں بڑھ کر حق نے طیبہ کی پھولوں کی

تصور سے مقابل کیا شبیہ نہیں کھڑی
نبی اکابرِ ملا تو جھک گیا سر اپنا سجدہ کو
حدودِ جلوہ ہائے دو جہاں میں پایہ ان پست
یہ مانعِ ارشادِ اعظم کے مرتب تھے ہیں اعلیٰ

جھکا کر ہر ملکؔ سر پہ اپنی جبین بکھری
پس مَدَن بھی شمعِ صنو نشان نہ زیریں بکھری
ڈلی نصیری کی گویا منہ میں سے سلطانِ بکھری
تری تاروں بھری بھیت اگر طرفِ چرخِ بکھری
آگے ہی خیالِ منکھوں پر اپنی آئیں بکھری
کہ گویا اک نہائے راحتِ قلبِ تیر بکھری
ہوا کیا جو در شاہِ دو عالم بچیں بکھری
سر تسلیم اپنا خم کیا۔ اپنی آج بیں بکھری

شبِ معراجِ حضرتؑ جہاں اپنا دھم
جہاں سے ہم گئے تو دُعا عیشِ عظمیٰ لیکر
ترمی شیریں بیانی کا زبان پر نہ کر گیا آیا
دینہ کی زبیں کے ڈسے تاباں دیکھ کر ہم نے
کہیں لشکونے بنے سے نہ رازِ عشقِ ظاہر ہو
خیالِ شاہ نے سینہ پہ میرے ہاتھ کیا رکھا
ازل سے میں فدا کے قبلہ شاہِ دو عالم ہو
بسمِ کریم نے کعبہ آستانِ قبلہ دیں کو

یہ کیا ہے جو فیضِ حضرتِ استادِ بچہ احمدؑ
کہ آسانی سے اک اک شمر میں گل میں بکھری

کیا جلوہ دیگا شمعِ نبوت کے سامنے
مکرر رہوں میں ختمِ رسالت کے سامنے
رکھا جب آئینہ تری حیرت کے سامنے
پونچے نئی آنکھِ وحدت کے سامنے
سرِ نپاخم کئے در دولت کے سامنے
ہیں کس ہمار میں تری رحمت کے سامنے
ہوتے رہے مجھے شبِ فرقت کے سامنے
محشر کے روزِ شافعِ اُمت کے سامنے
محبوبِ پاک کے در دولت کے سامنے
ہوتے ہیں ہزارِ مصیبت کے سامنے
وحدت کے جلوہ چشمِ بصیرت کے سامنے

ایک ذرہ ہر پہ رخِ حضرت کے سامنے
مقدس ہو میرا لکندہِ حضرت کے سامنے
آئینہ دیکھ دیکھ کے حیران ہو گیا
عیلیٰ کی شان ہو نہ یہ رقبہ کلہ کا
دربار میں حضور کے آتے تھے جبریلؑ
کہنے کو ہیں گناہ بہت اپنے اے رحیم
تیرے سبب چین ملا بادِ مصطفیٰ
ہم رو سیاہ کو نسائے لیکے جائینگے
چھوٹا سا سا بُبان ہے یہ آسمانِ بہر
جو عاشقِ رسول ہیں پروا نہیں انہیں
عارف ہی جانتے ہیں کہ رہتے ہیں تھکے

طیسی کا دل ہی ہے کہ غم نہ
میرا غم چھوڑی غم نہ

وہ یادوں سے ایک معنائیں لے لے گا
انہر حیدر کی طبیعت کے سامنے

دیکھتے ہستے شاہ عادل کی
لیجے سوئے نئی گشتش دل کی
غم کی آباد ہو گئی دنیسا
تیر عشق نہی کا دل میں رہا
ہم کو جب یاد مصطفیٰ آئی
کافروں پر بھی لطف فرمایا
تیرے در سے نہ کوئی خالی پھرا
جب نظر آیا گلشن طلیہ

بہر گشتی جھینا ہوں مشکلی کی
شکل بچھوں نہ خضر منزل کی
دیکھ کر وسعتیں مرے دل کی
کر کے طے منزلیں مرے دل کی
جلیاں بن گئیں تڑپ ل کی
یہ بھی خوش خلقی شاہ عادل کی
جھوٹی بھڑھری در کے سائل کی
مسکرائی کھلی کھلی دل کی

شب اختر جہاں میں تم تھے
نعت لکھ لکھ کے شاہ کے تلی کی

یا محمد دم حبیب خالق اکبر ہے
حامی دین مٹیں کوئین کے سرور ہے
سہارا آستان شاہ کا پتھر ہے
یا الہی میرے آب و گل کا اک ساغب ہے
تاجدار دنیا خیر البشر ختم رسل
میں مدینہ جاؤں موت تک مدینہ میں حج
خانہ دل میں رہے یا درخ روشن تری
نور کا عالم نظر آئے گا ہم کو حشر میں

تم کا خالق نے بنایا ختم پیغمبر ہے
مکت گمراہ منزل کے لئے رہبر ہے
باب عالی چصف ترگاں کی اک عیار ہے
پھر لب کو ثروہ جام ساقی کو تر ہے
آپ کی ریشاں ہے کوئین کے سرور ہے
میرا قد بھی قریب درود خدہ سرور ہے
میرا سینہ میرا دل اک نور کا منظر ہے
ہر نمازی کی جبین شک میرا نور ہے

ہند سے جاؤں مدینہ کی میسر ہوئی
کوچہ ختم رسل میں خاک کا پتھر بنے
بہترین خلق ہے اس شان کا کوئی نہیں
جس کا نام ہوا اللہ کا دلبر بنے

وہ چپ پیدا ہوا اختر قال رخ کے پیش
ہر کے روشن نقطہ لفظ شعر کا اختر بنے

کون ہے آتشاہ ذی اکرام ہے
نسخہ رحمت نئی کا نام ہے
صبح نور مصطفیٰ ہے ہمتا
لایہ تشریف باہر مصطفیٰ
جب لیا نام نبی آ یا مزا
تو جو کرتا ہے کرم ہم پر کریم
کیا نظر آئے ہیں شکل نشاط
جتنے جو انکا دیا تو آئے آئے
پاس دولت ہوئے جج کر نہیں
ہجر میں سہیلی ہیں حشر
دلت عشق نبی ہم کو ملی
حشر ہیں یہ نام ہے وجہ نجات

وہ نور معنی اسلام ہے
دل گیا جس کو اسے آرام ہے
صفحہ ہستی سے رخصت شام ہے
درہ حاضر جمع غم کام ہے
مرحبا اصل علی کیا نام ہے
تیری رحمت یہ تر اکرام ہے
ساتے آئینہ ناکام ہے
کس قدر تیرا فیض عام ہے
منعموں کا یہ خیال خام ہے
خانہ دل میں محاکم کام ہے
اس سے بڑھ کر کونسا انعام ہے
نام احمد فیض بخش عام ہے

اس پر اسے آفتاب کا لطف ہو
کیوں کہ اختر بندہ ہے دام ہے

مقدّر سے بلا اس شان کا سلطان دلشاد
مسلمانوں کی فرحت کا طیبہ کا گستاخ
ہوا قرآن نازل آپ پر جبریل ادراں ہو
کہ جو غمخوار ہے کوئی کا محبوب بیزواں ہے
بہار اسکی عجب مرغوب دل سے فرحت جاں ہے
یہ مرتبہ شاہ دلشاد کا یہ شان شاہ دلشاد ہے

<p>جہاں کا سہلے ہر طرف انداز تیرا ہے دیرتہ جانے روغنہ کی زیارت سے مشرف ہو بشر کو چاہیے دردِ نیاں نام نئی رکھے خیال شاہ انجمن دور کر قلب پریشاں فلک پر جب نظر آیا تو ہم کو یہ گماں گذرا</p>	<p>کہ نہ نعت احمد لکھ سار گستاخ ہے مرے دل میں یہ حسرت پورے دل میں یہ مان ہے بھی عفت کا لوشہ ہو ہی بخشش کا سام ہے پریشانی کا مجموعہ یا قلب پریشاں ہے یہ ابرو کے نی ہے یا مال غیر قرباں ہے</p>
<p>نئی کے نور دست کی ضیا باری ہوئے خضر مری شمع جہان دل ہی باعث فردا ہے</p>	
<p>ایران دیدین کے سلطان ہجائے الفت کا تیر میں ترے قربان ہجائے محروم تیرے لطف سے اے ہمت خدا ایران ہو جو آپ کے دیدار کا نبی روضہ پر آپ کی طلبی کا مرے حضور یہ رہنمائے راہ دینی ہے ایندرا امیں حضور خانہ دل میں رہیں حضور تیرے حبیب پاک کا دیدار لفتیب</p>	<p>ایران دیدین ترے قربان ہجائے یا شاہ آتے آتے یہ مان ہجائے محشر میں دیکھ کوئی مسلمان ہجائے محشر کے روز دل میں یہ مان ہجائے جاری جو ہر نبی والا ہے فرمان ہجائے اٹھ اٹھ کے گرد باد کا طوفان ہجائے دل کی مسرتوں کا یہ سامان ہجائے دل میں مرے اتھی یہ مان ہجائے</p>
<p>اٹھ جو ہاٹھ آیا ہے میدان نعت شاہ ہو جائے سر یہ نعت کا میدان ہجائے</p>	
<p>تری نعت وہ ہے جلا کملی والے تو حامی ہے روز جزا کملی والے ترے ہاتھ ہے پردہ پوشی ہماری تری شان والا کے قربان ہو گئے</p>	<p>کہ ہو جائے دل آئینہ کملی والے تر ہے ہمیں سر اکملی والے تو کملی میں اپنی چھپا کملی والے قیامت میں سب انبیا کملی والے</p>

<p>اگر اپنے منہ میں لکھوں بانیں تجھے نشانِ شوکت و نجاشی خدائے چھلکنا ہوا جام بھر بھر کے مجھ کو جہاں کے سینوں میں متاڑ ہو تو زبانے کے انمول کمل و دشالے کھٹابن کے رحمت کی سر پر پہگی</p>	<p>نہ ہو صفت تیرا ادا کملی والے کہ حیرت میں ہیں بانگیا کملی والے ترے میکے کا پلا کملی والے نرالی ہے تیری ادا کملی والے ہیں کمل پہ تیرے فدائے کملی والے ترے کملی روزِ حسد اکملی والے</p>
---	---

یہ ہے آرزو اختر ہے لڑائی
بنے تیرے در کا گدا - کملی والے

<p>آج بھی خواہیں معراج کے جانوالے میری ادا کو جب آپ لیا نیوالے آمری تیر گئی دل کو مستور کر دے جادو حق پہ زمانے کو چلا پاتے میں ہی محروم رہا ہائے ریا ت کیلئے لوٹے ہیں جو گلستانِ مدینہ کی بہار منہمک رہتے ہیں جو عشقِ نبی میں نہا بادہ حبِ نبی پیچے جو متوالے ہیں نہ دے لشکرِ اعدائے کبھی دقت و غما دل میں کیا آنکے تنائے ام لے خوال</p>	<p>آمری حیرت ویدار مٹانے والے کیا ستائیکے غم و رنج ستا نیوالے ظلمتیں کفر کی دنیا سے مٹا نیوالے کیوں نہ ممنوں میں تیرے زمانے والے قافلہ سوئے مدینہ گئے جان نیوالے ہیں سلمانِ دہی کھف اٹھا نیوالے حشر میں ہیں وہی فردوس کے پانیوالے کب کسی سے ہیں وہ لپٹا لگا نیوالے تھے جو اندر مجھ کے گھرانے والے کوئے احمد میں جو بستر میں لگا نیوالے</p>
--	--

ہم کو لیجائے مدینہ جو خدا سے احقر
ہم مدینہ سے نہیں پھر لوٹ کے آئیوالے

کیا مدینہ کے چمن میں ہے بہار آئی ہوئی
پھرتی ہے بادِ سحر گلشن میں ترائی ہوئی

حسرت اچھڑی چہ دل میں کا، فرمائی ہوئی
 حشر میں نادہ، رحمت عایوں پر دیکھ کر
 ہوا رحمہ سے پہلے اس درجہ لاغر کر دیا
 تو میرے چلی آتی ہے لے باو صبا
 جب میں سودا کی ہوں عشق سرور کو نین کا
 جب ہو سکے پیدا جہاں میں سرور کو نین مکان
 تیرے جلوے کی ضیا باری ہوئی جب بائی
 یا نبی اگر شبِ فرقت خبر لیجئے مری
 اس قدر یاد محمد ہیں بڑھاپے انتشار

حسرت گئی دنیا سے دل کی تیر کی بھائی ہوئی
 نہایت نور شہید سے حشر میں شہر کی ہوئی
 بہت حد تا نفس کی میرے فقر کی ہوئی
 کچھ دین سے خبر میری بھی ہو لائی ہوئی
 پھر یہ حلفت کیلئے میری تماشائی ہوئی
 نور وحدت کی جہاں میں جلوہ آرائی ہوئی
 جلوہ گر چشمِ تنہائی کی بنیائی ہوئی
 بغیر اسی بڑھ گئی زحمت شکیبائی ہوئی
 تن میں میرے پھر رہی ہر روح گہرائی ہوئی

مشکلیں اچھڑ جہین عجز کی بے تابیاں
 مصطفیٰ کے در کی نسبت کل جہین سائی ہوئی

جب ضیا نور خدا کی نذر بنیائی ہوئی
 جب ضیا افروز اس کی شکل زیبائی ہوئی
 بزمِ عالم میں یکس کی جلوہ آرائی ہوئی
 یاد احمق ہیں کل جاتا ہوا اپنے گھر سے دور
 تیرے ابرِ لطیف کے چھٹیوار سے خوشی ہار گئی
 عالم کثرت میں بھی وحدت کا نقشہ کش گیا
 سوئے گلزارِ بدینہ جب پہنچتی ہو نسیم
 رونق افزا جب ہوئے بزمِ مست میں حضور
 یاد شہ نے کشتہ حسرت کو زندہ کر دیا
 ہنسنے رکھ دی آستانِ شاہ پر اپنی جبین

نور سے معور ہر چشمِ تنہائی ہوئی
 ایک میں کیا سب کی سب محاذِ شہائی ہوئی
 جلوہ گردنیا کی ہر چشمِ تنہائی ہوئی
 دیکھتا ہوں جب طبیعت اپنی بھلائی ہوئی
 جو کھی باغِ تنہائی تھی مہربانی ہوئی
 آئینہ دنیا میں تیری شان لکھائی ہوئی
 فرشِ گل پر ناز سے پھرتی ہوا ترائی ہوئی
 رونقِ بزمِ مست رونق افزائی ہوئی
 رونما جب شکلِ عجازِ سیحانی ہوئی
 حشرِ نکلید میں حالِ جبین سائی ہوئی

و بخشش بن گئی تحریر نصرت مصلطاً
کام کی کاغذ پر اختر خاصہ فرسائی ہوئی

کہ زائے کار نامہ تراشیداری ہے
کہ مرے باغ تمنا میں ہزار آئی ہے
ذرہ ذرہ تیرے جلوے کا تماشائی ہے
دشتِ طیبہ کی اُسے اس ہوا آئی ہے
شکلِ محبوبِ خدا اس میں اُتر آئی ہے
یا محبوبِ بہار میں ہوں شبِ تنہائی ہے
دیکھو دل کو میسر ہوئی مینائی ہے
یا نبی آپ سے یہ انجمن آرائی ہے
چشمِ دل دید کی برسوں سے تمنائی ہے
دور سے آنکھیں بہتی مجھ کو قضا آئی ہے

یا نبی کیا تیرا حسنِ رخ زیبائی ہے
خبر ایسی تو دینے سے صبا لائی ہے
کیا صبا بارِ ترا جلوہ کیتائی ہے
عشقِ احمد کا جو دیوانہ ہے سودائی ہے
کوئی حجابات اس آئینہ دل کے دیکھے
آج وقت میں تڑپنے کا مزا آئے گا
جلوہِ بادِ مدینہ کی ضیا باری ہے
آپ میں باعثِ آرایشِ بزمِ ہستی
تو کسی دن تو تخیل میں مرے سامنے آ
وہ شبِ اجڑ محمد نے کیا نہ لا غسر

یادِ فرامینے اختر کو کسی روز غفلت
روزِ عشاق سے یہ آپ کا شیدائی ہے

و دنیا میں جو آکر نورِ حیات چمکا دیا کملی والے نے
اُس نور کا جلوہ دنیا میں پھیلا دیا کملی والے نے
جلوہ سے فلک پر بجلی کو تڑپا دیا کملی والے نے
حورانِ جہاں کو وصل کی شبِ شراب دیا کملی والے نے
اسلام ہیں آسان بلا ایمان بلا قرآن ملا
سامان سراپا بخشش کا کیا دیا کملی والے نے
سر کا کے نقابِ حسنِ ذرا دکھلا کے رخِ تاباں کی جھلک

سورج کو قمر کو تاروں کو شرمادیا مکلی والے نے
 کیوں کر نہ کریں ہم شکر خدا احسان یہ ہم پر خوب کیا
 گراہ تھے رستہ سیدھا ہمیں بتلا دیا مکلی والے نے
 گھٹائے مسرت کے تختے رنگیں گھٹا کر طیبہ میں
 خوشبو سے دماغ جاں اپنا ہر کا دیا مکلی والے نے
 اس سطح جان پر اکے ہمیں بخشش کا سنا کر ضرور وہ نہیں
 سینے میں جو سروا ہیں نہیں گھٹیا دیا مکلی والے نے
 گھڑائیں گھٹائیں رحمت کی برسا میں گھٹائیں رحمت کی
 موجوں کو بڑھا کر چاروں طرف لہرا دیا مکلی والے نے

اختر ہمیں دیکر دولت دیں احکام خدا کے پھر جاں
 جو کچھ بھی اسے فرمانا تھا فرما دیا مکلی والے نے

جب چھرتے سے برقع کو ذرا سر کا دیا مکلی والے نے
 ذرہ ذرہ تابش سے چمکا دیا مکلی والے نے
 کیا جوش کرم ہے ابر کرم برسا دیا مکلی والے نے
 ہمیں گے پھولوں کا تختہ مہکا دیا مکلی والے نے
 کیا ذکرِ عجم کیا ذکرِ عرب برہم تھا نظامِ عالم سب
 اُجھا ہوا رستہ دنیا کا سلجھا دیا مکلی والے نے
 خدام پرستی کی رسمیں دنیا میں جو تھیں مٹ گئیں سب
 اسلام کا چچا عالم میں پھیلا دیا مکلی والے نے
 وہ نورِ مجسم تفریحِ جاے پر وہ جو نکلا گھر سے کبھی
 دروں کو لباسِ نورانی پہنا دیا مکلی والے نے

زلفوں کی لٹیں جب رخ سے ہٹیں اک نور کا منظر آیا نظر
 کیا بختِ زمینِ طیبہ کا چمکا دیا کملی والے نے
 آرام کی صورت کیا دیکھوں کس طرح ہو حاصلِ دل کو سکوں
 جب برقی تبسم سے دل کو ترپا دیا کملی والے نے
 سمجھے ہی نہ تھے کچھ اہل جہاں اللہ کی ذاتِ واحد کو
 قاصر تھے سمجھنے سے اس کے سمجھا دیا کملی والے نے

آخر کے برابر مجرم ہی محشر میں نہ تھا اختر کے سوا
 خالق سے مگر ہر جرم اس کا بخت دیا کملی والے نے

زبانِ ہر بشر پر ہر زباں اللہ ہی اللہ ہے حصولِ دعا کے غارِ فناں اللہ ہی اللہ ہے ہمارے قلب کا راحتِ سراں اللہ ہی اللہ ہے حقیقت پر نظر ڈالی تو یہ نقشِ نظر آیا جو آیا ہے جہاں میں نہ فنا ہو جلیکا اک دن جو متوالے سے وحدت ہے ہیں شغلِ جہاں کا	نوائے میں جہاں دیکھا وہاں اللہ ہی اللہ ہے صفائے رنگِ قلب کا لکھ لکھ لکھ ہی اللہ ہے ہمارے جسم کی روحِ رواں اللہ ہی اللہ ہے نہاں اللہ ہی اللہ ہی عیاں اللہ ہی اللہ ہے فقط ذاتِ بقائے جادوؤں اللہ ہی اللہ ہے ہمیشہ رات دن دروِ زباں اللہ ہی اللہ ہے
---	---

منہ نور شد میں اختر میں دیکھو غور سے اختر
 نظر آئیگا تم کو صفوِ شاں اللہ ہی اللہ ہے

باغِ طیبہ میں بنے گراشیاں تیرے لئے بے جگہ دل میں نہ کوئی مکان تیرے لئے تو نے اپنی نعمتیں مجھ کو عطا کیں کس قدر تجھ کو زیبا ہے خدائی ایجاد کے وہ جہاں عشقِ نیش بت قدم رہا مشکل ہے یہی	ہر مست ہی مست مرغِ جاں تیرے لئے وقف ہو یہ نقدِ دل یہ نقدِ جاں تیرے لئے شکر کے قابل بنے منہ میں باں تیرے لئے سب ہین فی، ہو بقائے جادوؤں تیرے لئے رہ رہ منزل، ہر راہ امتحانِ تیرے لئے
--	---

آفت نہ کی وقت شہادت دیدہ یا ستر آجین
روزِ حشر نہ غافل ہو تا غافل کیش ہو
مرد مومن آستانِ مصطفیٰ پر سر جھکا
برگِ کیمیاں ہمیں ایمانِ خفیاں تیرے لئے
موت آجائیگی اک دن ناگیاں تیرے لئے
اکامیابی کا یہی ہے آستانِ تیرے لئے

شاہیں اہل سخن سنگِ غزل بہتر تری
ہے سرت بخش یہ لطفِ بیاں تیرے لئے

بڑی بہ عثمان، رفیقِ شان شاہ کیا ہوگی
بشر تو کیا، نہیں واقف ملکِ خدا جانے
پھر کے گا دیں رسولِ خدا سے جو کوئی
بتاؤ فاصلے والو ہیں خدا کے لئے
تیرے مزار پہ ہوتی ہے بارشِ اُردار
چمک میں تیری تجلیِ روضہ کے آگے
یہیں تڑپتے ہی رکھیں کیا فراقِ نبیؐ
دکھا نہیں مجھے اپنا حال آگے حضورؐ
کسی سے بیج حبیبِ الہ کیا ہوگی
حقیقتِ شہرِ عالمِ سپناہ کیا ہوگی
انصیب اُس کو خدا کی سپاہ کیا ہوگی
لدا صہ پہ راہِ ہرینہ وہ ماہ کیا ہوگی
عرب کے چاند تری جلوہ گاہ کیا ہوگی
جھلایہ روشنیِ مہر و ماہ کیا ہوگی
ہماری زندگی برباد آئے کیا ہوگی
ادھر بھی لطفِ دگر کی نگاہ کیا ہوگی

یوں یو چھتا ہوں جو ملتا ہے ہزاروں
بہارِ باغِ حبیبِ الہ کیا ہوگی

دل میں الفت تری پہاں ہو دلِ عربی
شبِ غمِ قلبِ پریشاں ہے رسولِ عربی
ہو کے گئے پردہ کہیں خاتمِ دل میں آجا
اپنی آہت کو جو جہنم سے بچا یا توئے
لغزشیں دیگی قدم کو مرے کیا راہِ حلاط
مصحفِ رخ کی تیرے یادِ عبادت ہی مری
دل اسی سے میرا شاداں ہو رسولِ عربی
ایک آفت میں مری جاں ہو رسولِ عربی
دل میں مدت سے پیراں ہو رسولِ عربی
تجھ پر اُمت تری قرباں ہو رسولِ عربی
ہاتھ میں جب ترا داناں ہو رسولِ عربی
مصحفِ رخ ترا قرآن ہو رسولِ عربی

انہی کا تجھے سہرا بننا ہوتا ہے	یہ تیری شاں نمایاں ہے رسولِ عربی
تجھے بڑھ کر نہیں دیکھا میں کوئی میرا فریق	تو مرادیں ہے ایماں ہے رسولِ عربی
چاند کس طرح کوں اجیتے روشن تیرا	غیرتِ صدرِ مہر تاباں ہے رسولِ عربی
ہم سیہ کاروں کو کیا خوفِ سحابِ شہر	سہرِ محشر تو نکمبیاں ہے رسولِ عربی

اپنے اختر کو نہ تم بھولنا محشر میں کہیں
کہ تختہ ارایہ نشا خواں ہو رسولِ عربی

بڑھی بھیراری دل بتسلا کی	نظر آئے صورتِ حبیبِ خدا کی
کماں شاں ایسی کسی انبیا کی	کہ چو شان ہے شاہِ ہر دوسرا کی
مرے داغِ دل ہیں اسی سے تھور	ضیا دل میں ہے جلوہٴ محفلِ طے کی
مجھے کھینچ لائی ہے راہِ طلب میں	نبیؐ کی کاشتِ پودے نقشبندی کی
سمایا ہے ان سب میں نورِ محمد	یہ ہیں دستِ خلیفہٴ ارض و سما کی
قیامت میں ہم عاصیوں کے شرع	ربیبی گھٹا رحمتِ کبریا کی
ہے خود ذوقِ دل رہنا ہے مہینہ	ہمیں کیا ہے پردہ کسی پنہا کی
جہاں میں جو شریف لائے محمد	جہاں میں مچی دھومِ حسدِ علی کی

بلا میں گئے حضرت تو جاؤں گا طیبہ
میں اختر ہوں کیوں دورِ گردوں کا شاکی

دھائے زندگی بھول سوا لفت میرے خواجہ کی	رہے آباد دل میرا دولت میرے خواجہ کی
زمانے میں نہ کس طرح شہرت میرے خواجہ کی	راستے پر ہے آئینہٴ کرامت میرے خواجہ کی
قیامت کا مجھے کیا ڈر۔ سیکی حشر میں مجھ پر	مست میرے خواجہ کی غزایت میرے خواجہ کی
یہ میری مٹنا ہے یہی ہے آرزو دلیں	نظر آئے کسی دن مجھ کو صورتِ میرے خواجہ کی
لقب پایا شہ ہند الولی کا میرے خواجہ نے	کوئی دیکھے ذرا یہ شاں شوکت میرے خواجہ کی

کریں وہاں جتنا بھی پہنچا ہے اپنی قسمت پر
نظر آئے اسی جواب میں دیدار خواجہ کا
دور مقصدت بھریت ہیں ساکن امن مقصد

جہیں ہر سال ہوتی ہے زیارت زیور کی
زینیاں نہیں تر پاتی ہو وقت میرے خواجہ کی
نیکوئیں مشہور عالم ہوتا زیارت میرے خواجہ کی

خدا الیہ ہے گرا میری ہجر کو بھی آستین
سیرت زیارت اور قربت میرے خواجہ کی

نبی کے ہجر میں گئے اگر نہتہ غناں میری
کسیدن کاش سنت التجا شاہ زماں میری
نبی کے ہجر میں دیکھے کوئی بتابیاں میری
مدینہ ہند سے جاؤں یہ ہو طاقت کہاں میری
مدینہ کے جوان ہاشمی سے مجھ کو ہے انت
جہاں میں طائر گلزار طیبہ ہے لصب میرا
پلائیں مجھ کو سرکار مدینہ گردینہ میں
فخائے دشت طیبہ دیکھتا ہوں نہیں تصویریں
محمد کی زیارت ہو محمد کی زیارت ہو
عطا کر جام غناں مجھ کو ایسا کیف زاساقی
اگر یاد مدینہ میں نکل جائے گام میرا
بلد کے آستان مصطفیٰ کاشاب میری خدمت
محبت میں نبی کی ظاہر و باطن ہو آئینہ
حبیب کبریا سے عشق کا مجھ کو تعلق ہے
ازل سے ہو جان دہاں عشق شافع محشر
مڑ پ کر گر پڑی جب برقی غم ہجر محمد میں

نکل جائے الہی ساتھ جان نالہاں میری
جو دہلیں ہیں نہ تیں آرزو میں اچھاں میری
کہ کمراتی ہو سقعت آسماں و فضاں میری
تپا جہنمی تیں محل سلمیٰ میں ہدیاں میری
رہیں گی عمر بھر سب حسن و دلہیں جاں میری
کر لگا تہسری کیا عند لب خوش بیاں میری
مدینہ میں بسر ہو جائے یہ عمر رواں میری
کرنگی خوش طبیعت کیا فضا کے گلستاں میری
مرفے لے لیکے کہتی ہو ہی نہ میں باں میری
کہ پہنچاؤں مدینہ تک مجھے مشراں میری
مدینہ جاؤں گی لب و فضا رنج رواں میری
کہ ٹکرائی ہو برسوں سے جہیں خوشچاں میری
جو حالت ہے عیاں میری حالت بھل میری
بجائے ناز کرتی ہیں اگر خود ایاں میری
خطائیں خشد لگا سب خدا کے دجاں میری
بکھر کر رہ گئیں ساری نفس کی تلیاں میری

گھٹانِ مدینہ میں نبیؐ کی تشریف آوری
ہر فصلِ نخل طبعی سو بھی تلخ تشریف آوری

میری عمر رواں گزری ہے اخترِ عشقِ احمدی
مبارک وہ شہر ہے جو سینے کے دیاں میری

ضیاءِ حبیبِ تیری لے مہرِ سالتِ جلوہ گر ہوگی
بوسہ کا یہ دینہ لطف کی ہم پر نظر ہوگی
یہ جانِ ناتواں کب نہ در شاہِ خسرو ہوگی
تصور میں جو تصورِ مجھِ جلوہ گر ہوگی
کبھی یادِ محمدؐ آئے کہ جیگی جو ہاتھ اپنا
سینے پہر کے صدمے کی تک یا رسول اللہ
اگر مجھ کو نظر آئے عرب کے چاند کا منظر
نکل جائیگا دم میرا جو یادِ مہرِ طلیبہ میں
گھٹانِ مدینہ کا مجھے نظر آ رہا کب ہوگا
وہ جا لگی نہ جا لگی یہ دشتِ عشقِ احمدی کی

شاخِ شافعِ محشر کا تولد سو ہو لے اختر
عنایتِ شافعِ محشر کی تیرے حال پر ہوگی

شربتِ دیدار مل جائے جو پینے کے لئے
بحرِ عصیاں سے کرنیگے پارِ محبوبِ خدا
دولتِ عشقِ محمدؐ سے میں مالا مال ہوں
یا محمدؐ مصطفیٰؐ اسمِ گرامیؐ آپ کا
ساتی کوثر کا ہم رُطف ہوگا حشر میں
اپنے سینے میں یہ روشن داغِ عشقِ مصطفیٰؐ

ہاتھ آئے گا یہ نسخہ اپنے جھپٹنے کے لئے
ناخدا اچھا ملا اپنے سفینے کے لئے
کسلے تڑپوں زمانے کے خرنیے کے لئے
زینتِ افزا ہو کیا دل کے نگینے کے لئے
جامِ کوثر دینے بھر بھر کر وہ پینے کے لئے
روشنی اچھی ملی ہے اپنے سینے کے لئے

مضطرب ہیں جو حجر کے پینے کے لئے
سوئے طلیحہ چاہتے ہیں جو اک مہینے کے لئے

گنہگار گناہے رنگیں وہ کہیں کیا باغیاں
وکیلہ لیتے ہیں : منظر آئینہ کے چاند کا

ہند میں اختر سکون دل نہیں کیا بوسیدہ
ہند میں بے چسپے تھے ہیں مرنے کے لئے

زباں سے نزع میں نام محمد مصطفیٰ انکے
تکنائے ولی برائے دل کا عرس انکے
سیا بان مدنیہ میں کسی دن کاش جا انکے
زباں سے وجد میں صل علی صل علی انکے
کہ جس کا نام ہی آئینہ دل کی جلا انکے
نہیں ممکن کہ دل سے عشق محبوب انکے
جنوں میں کیا لہجہ ہے صدا کہ مر جا انکے
اطباء جہاں کے پاس کیا میری دوا انکے
رخ تاباں محمد کا جو روئے سے دل انکے
شفاعت کے لئے حامی شفعہ دوسرے انکے

منا ہے مری جان حزیں جب اپنی انکے
مہر میں مروں یارب وہیں پر دم مرا انکے
مجھے ساتھ اپنے لیکر جوش عشق تم طعنے یارب
شعنے نعمتے نبی کی نعمت کے مجھ سے اگر بکسل
رخ تاباں کا اس کے ہوگا کیسا دلکش منظر
اگر نذر شب غم جان یہ سو بار ہو جائے
جنوں عشق احمد میں بھی ہیں شیار شیار
یہ ظاہر ہو گیا جب میں مریض عشق احمد ہو
گماں ہوا بل دنیا کو کہ نکلا مہر مشرق سے
گنہگار ان امت کو نہیں ہو در قیامت کا

بشیرہ مصطفیٰ مرقہ میں ہم دیکھیں گے اے اختر
یقین ہے اپنے دل کی آرزو بعد فنا انکے

فلک کی سقف فلک کا پٹا دل جاے
مسر توں سے مرا بچ و غم بدل جاے
بھڑک کے قصر دل سیا نہ کہ جل جاے
کہ جوش میں کہیں چشمہ نہ یہ ابل جاے
تو خاکسار مدینہ کو سر کے بل جاے

نبی کے ہجر میں نالہ اگر نکل جاے
اکہی گردش قسمت مری نکل جاے
نبی کے ہجر میں ہے شعلہ بار آہ مری
فراق شاہ میں اشکوں سے آنکھ ہے لبریز
یلا میں شاہ مدینہ اگر مدینے میں

یقین ہے تو سب خاتمہ مرچسپل جائے	مصطفیٰ ریح شہ کا جو وصف میں لکھوں
قسم خدا کی وہ گرتا ہوا سنبھل جائے	معصیتوں میں جو بے نام مصطفیٰ دل
موصیت آئی ہوئی شام غم کی ٹپل جائے	نبی دکھائیں اگر صبح شادمانی کی

لکھوں جو نور مجسم کا وصف اسے آخر
سراپا نور کے سانچے میں شعر ڈھل جائے

فاتحہ

محرم مصطفیٰ کی فاتحہ ہے	حبیب کبریا کی فاتحہ ہے
ہمارے پیشوا کی فاتحہ ہے	ہمارے زہما کی فاتحہ ہے
ہوئی جس سے متور شمع اسلام	اسی نور حق کی فاتحہ ہے
مسلمانوں کو دل نیا روشن	یہاں بدر الدجی کی فاتحہ ہے
جہان کفر کی ظلمت مٹا دی	شہ جلوہ نما کی فاتحہ ہے
ادب سے ہاتھ اٹھاؤ متونقم	کہ محبوب خدا کی فاتحہ ہے
رہے جاری درود پاک ہر دم	محرم مصطفیٰ کی فاتحہ ہے
دو عالم میں ہیں جو ممتاز سب سے	وہ ختم الانبیاء کی فاتحہ ہے

شریک فاتحہ خوانی ہو اختہ
شہ ہر دوسرا کی فاتحہ ہے

سلام

یا نبی سلام علیک	(۱)	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک		صلوٰۃ اللہ علیک

(۱) آپ کیا دنیا میں آئے	آپ کیا دنیا میں آئے
راستہ سے جاتا تھے	کلکتہ ہم کو پڑھا تھے
(۲) آپ ہیں جانِ مدینہ	آپ ہیں شانِ مدینہ
نورِ ایمان مدینہ	ماہِ تابان مدینہ
(۳) سرورِ دنیا و دیں ہو	رحمتہ اللعالمیں ہو
تم شفیعِ المذنبین ہو	لامکاں کے تم مکین ہو
(۴) شافعِ روزِ جزا ہو	تاجدارِ انبیا ہو
باعثِ خلقِ حشرِ اہو	مالکِ ہر دوسرا ہو
(۵) اک جہاں ہے اس کا قائل	تم کو ہے معراجِ حاصل
کیوں نہ ہو دلِ تم یہ مائل	یہ تمھارے ہیں فضائل
(۶) آئے جب روزِ اقیامت	عرض ہے اختر کی حضرت
اس پر ہو چشمِ غنایت	اس کی تم کر ناشاعت

مستزاد

یہ فضلِ خدا ہے	سودا مجھے کیسے محمدؐ کا ہو ہے
کیا بختِ ربا ہے	دل لیکے بیابانِ مدینہ کو چلا ہے
ڈوبے نہ سفینہ	امدادِ مری سمجھے یا شاہِ مدینہ
اک حشرِ ربا ہے	دیرِ پاکِ غمِ دینچ میں طوفان اٹھا ہے
اٹھنا نہیں صدمہ	ہے سامنا ہر روز مجھے شامِ الم کا
کب تم سے چھپاؤ	آئینہ ہے سب تم پہ جو کچھ حال مرا ہے
اے فخرِ پیمبرؐ	قرقٹ نے ترپتا ہی رکھا بسترِ غم پر

دل لٹ گیا ہے
کس طرح ہو رہا
کیا وقت بچا ہے
لیکن نہیں کچھ غم
درِ حشر کا کیا ہے
چمکے مرا اختر
یہ سچ ہی بجا ہے

بیٹا پی فرت سے نہیں چھین دے رہا ہے
ٹپکے میں بلا تے نہیں جب ختم رسالت
موتس بھی نہیں کہی ہر قدر بھی بچا ہے
مانا کہ گنہگار ہیں ماضی ہیں بہت ہم
جب شافعِ محشر سارہ دگار ہوا ہے
رہو یا میں دکھا دیں جو نبی ار دے منظور
دیدارِ محمد کا بھی دیدارِ خدا ہے

سلام

کٹ گئے ہاتھ مگر ہاتھ نہ آیا پانی
موجیں لیتا ہوا نیمہ سے نکلتا پانی
ہو گیا خوف سے اعدا کا کلیجہ پانی
ورنہ شبیر سے کیا کرتا کنا را پانی
موجیں لیتا ہوا آلب دریا پانی
ہو گیا دیکھ کے پتھر کا کلیجہ پانی
خون بن کر فلکِ پیر سے برسا پانی
تنخ سرور کا ہوا اسقدر اونچا پانی
تخمِ شبیر میں آنکھوں سے جو ٹپکا پانی
نچے رواں شاہِ عالم یالِب دریا پانی
آل احمد کے لئے ہو گیا عنقا پانی
کل سرِ حشر نہ اعدا کو ملے گا پانی

مختی علمدار کی تقدیر میں ایذا پائی
مجرئی چاہتے گر سید والا پانی
ابن حیدر کی جو شمشیر کا دکھیا پانی
پائے مجبور تھا خود ہی لبِ دریا پانی
کہیں لے ساقی کو کہ کڑکا لہو اس پانی
حشر انگیز تھا پیا سو کی طرح نظر
زنجیں جا کر جو ہوئے سید کو نہیں شہید
سینکڑوں اہل جفا غرق ہو کر دوسرے
بن گیا گوہرِ شب تاب زمیں پر گر کر
رود ہی مختی غم عباس میں حشرِ چمِ حباب
نہ دیا اہل جفا نے نہ ملا آبِ فرات
آج پانی سے جو شبیر کو ترسایا ہے

<p> سنگدل بانی شہزاد خزانے نہ دیا شہ کی بنیادی وقت سے لب نہ فرما دہشتا اس کے غلام کے وہ زیرِ تسلیم کنگلے شانے علمدار کے مشکیزہ چھدا جب علمدار کا برباد ہوا غمِ من جاں جب چھپا پازیرِ یقین حجبِ امت کا </p>	<p> مانگتا ہی رہا ایک ایک پیاسا پانی کبھی اٹھا کبھی بیٹھا کبھی تڑپا پانی لب و لہجہ کبھی پاتا جواش را پانی کون لا دیتا کہ پتی ہو سکینہ پانی برقِ بن بن کے غمِ شاہ میں تڑپا پانی ہر طرف غم کی گھٹا چھائی برسا پانی </p>
---	--

جب لکھا حالِ غم میرا امتِ حشر
 میرے ہر غمِ قرطاس پہ چھکا پانی

مناجات

<p> ایخدا تو ہے قاضی اس حاجات کوئی روزی رساں نہیں تجھ سا ہمسری میں نہیں کوئی تیرا تیرے محبوب کی ہوں امت میں اے خدا جس قدر مسلمان ہیں بیخ و غم دوران کا تو کر دے لا دل جس قدر ہیں دے اولاد جس قدر بی وطن ہیں لے مولا قیدیوں کو رہائی دے مولا کفر کا کہ جہاں سے منہ کالا میرے مانباپ اور میرے استاد </p>	<p> جانتا ہے ہر ایک دل کی بات تیرے قبضے میں رزق ہے سب کا ہے تری ذات پاک بے ہمتا عرض رکھتا ہوں تیری خدمت میں تیرے لطف و کرم کے خواہاں میں زورِ وحدت سے اُنکے دل بھر دے یا اگلی کر اُن کے دل تو شاد ان کو اپنے وطن میں تو پہنچا اُن کے دل کی مرادیں تو بر لا نامِ اسلام کا رہے بالا حشر کے دن میں اتنی شاد </p>
--	---

<p>میرے احباب اور آقارب سب دشمن دین حق کو کہہ برباد اُمتِ مظلّمہ قیامت میں نہیں گنہگار جس قدر مولا حشم نہیں ہونہ مہرِ رُسوائی کہ قاصد میں کامیاب مجھے مدح خوانی کروں زمانے میں</p>	<p>خوش نہیں فضل سے ترے یارب اپنے بندوں کی سُن خدا فریاد ہوئے خوش جائے بارخِ جنت میں اُن کو رستہ دیکھا بھلائی کا تیرے محبوب کا ہوں شیدائی مشکلیں جس قدم میں حل کر دے اُبردست رہوں زمانے میں</p>
<p>تیرے اختر کی ہے یہ جھٹ سے دُعا تیری اُلفت میں نکلے دم اس کا</p>	
<h2 style="text-align: center;">شَبِ لَاحُوت</h2>	
<p>ولادت کی شَبِ بھٹی عجب شان مکہ بنا شرکِ گلشن بیابان مکہ</p>	<p>تجلی بد اماں تھا دامان مکہ بہشتِ بریں تھا گلستان مکہ</p>
<p>بطورِ خوش انداز گاتے تھے نغمے مسرت کے دلکش سُناتے تھے نغمے</p>	
<p>چمک کر نظر آیا ہر ذرّہ اُختہ بچھا نور کا ترش گویا زمیں پر</p>	<p>بنا عالم تیرگی ماہِ النورؐؐ ہوا ردِ بد و جلوہ حق کا منظر</p>
<p>لٹا یا کب راحتوں کا خزانہ مسرت سے لبریز تھا سب زمانہ</p>	
<p>زمین سے فلک تک زلا اسمان تھا غرض ہر طرفِ فضلِ رب جہاں تھا</p>	<p>جہاں میں بشر ایک اک شادمان تھا جو گھر آمنہؑ کا تھا رشکِ جہاں تھا</p>

اگر کسی کو شک ہے تو یہ نہیں سمجھتا کہ جو یہی
اس کو اپنے لئے نہیں چاہتا بلکہ اس کو چاہتا ہے

جس پر خدا کا حب ہے اس کو آرا
اور اگر کسی پر کفر ہے تو کفری
اور اگر کسی پر کفر ہے تو کفری

گرے منہ کے بل لائے و عریٰ زین پر
فرشتے تھے صدے تھے سرسلیس پر

نہادی فرشتے نے اے محمد
منائے خوشی ہر گدا اے محمد
ازانے میں تشریف لائے محمد
کہ حاصل ہو گنج دلائے محمد

غلاموں کے آقا سلام علیکم
یتیموں کے مولا سلام علیکم

غارِ حرا سے خطاب

جہاں تجھ کو کہتے ہیں سبلی گاہ ربانی
نمایاں ہو زبیں سے تیری زوہد کی تابانی
جہاں کے اور غار میں نہیں کوئی ترابانی
ترے ماحول میں نازل ہوئیں بات قرآنی

بنا لوہر کو اول شہ دیں کی عبادت کا
ملا اس ذاتِ اقدس کو ہمیں درجہ نبوت کا

تری وسعت میں نورِ کبریائی جلوہ گستر ہے
تری تاریکیوں میں نور کا ہر وقت منظر ہے
ترے ایک ایک ذرہ تابشوں میں مثلِ خیر ہے
ترے غارِ حرا کیا مرتبہ اللہ اکبر ہے

تجلی بار ہے تجھ میں ضیا ہر رسالت کی
تمنا آسمان پیر کو ہے تیری رفعت کی

تجھے اسلام کا سمجھے ہوئے ہیں ایک حقیر
دہانے سے ترے اسلام کا بحرِ رواں نکلا

ہے کیسی شان تیری کس قدر ہی متراپا زمانے میں ہوا احکام حق کا ہر طرف چرچا

کرن ماہِ نبوت کی نمایاں ہو گئی کچھ سے
جو کچھ تھی تیر گئی کفر و دنیا میں مٹی کچھ سے

جہاں ہیں ہیں سلاطین جہاں کی تختی تھی
نیکوں قربان ہوں تجھ پر نہ مانے بھری نقدِ بیا

عبادت کیلئے تجھ میں شہ کون و مکان یا
خدا کے نور سے اُس نے منیر تجھ کو فرمایا

نصو میں ترے راحت میسر ہو مجھے کو نہ کر
تنتا ہے کہ اک دن کچھ لوں میں بھی راہِ منظر

ترے باعث ہوا ہے ہر طرف اسلام دنیا میں
رہنیکا حشر تک تیرا درخشاں نام دنیا میں

آفتابِ سالک

جب تسلط تیر کی کا تھا جہانِ کفر پر
بدعتوں کا ابر چھایا تھا جہانِ کفر پر

جب نہ واقف کار تھا کوئی خدا کے نام کا
شائبہ تک بھی زمانے میں نہ تھا اسلام کا

کفر کی تاریکیوں میں مبتلا تھے سب کے سب
اُنکے دلیں خوفِ خالقِ حقانہ کچھ پائس با

بربطِ بدعت کی آوازیں جو تھیں سرچوٹ تھیں
سازِ وحدت میں نوائیں تھیں مگر خاموش تھیں

<p>تیر گئی کفر میں رہنم تھے ذرا سنا نہیں منظر آفات تھے سب انقلابات میں</p>	<p>ایک مفسر تھا پاپا ظلمت کا زیر آسمان رسم پر پروردی تھیں روز جاتیں تھیں</p>
<p>اس کے جب اہل کفرستان نہ اپنے ہوش میں دیکھ کر یہ آگئی شان کی ہوش میں</p>	<p>انسا داس کا نہ ہوتا تھا کسی انسان سے جاوہ صادق میں سب انسان تھے بجاں سے</p>
<p>بارشِ انوار اس مہر رسالت نے جو کی داوی ظلمت سدا جلوہ صد طوبی تھی</p>	<p>اس کے جب اہل کفرستان نہ اپنے ہوش میں دیکھ کر یہ آگئی شان کی ہوش میں</p>
<p>دفعۃً انوارِ باطل کی ضیائیں مٹ گئیں نورِ وحدت کی گھٹائیں سطحِ دل چھا گئیں</p>	<p>بقعہ صد نور اک قصرِ انسانی بنا ذرہ خاکی زمیں کا شکل نورانی بنا</p>
<p>سارا کفرستان نظر آنے لگا رشکِ نبوت ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>	<p>کیفِ عظمت سے جو خوابیدہ تھی بزمِ کائنات اندر نور اس میں پیدا ہو گئے پھر حیات</p>
<p>لو بٹنے والے تہوں کے مرد و زن بن گئے باوہ توحید پی کرست و متواسے ہو گئے</p>	<p>بادِ فطرت نے بھجایا ترکِ بدعت کا چراغ جلوہ مہر رسالت نے کیا روشن دماغ</p>
<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>	<p>رسم بد جو کفر کی تھی دل سے سب جاتی رہی جلوہ اسلام کی پھر کار فرمائی ہوئی</p>
<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>	<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>
<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>	<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>
<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>	<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>
<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>	<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>
<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>	<p>ابرِ رحمت نے برس کر دھو دیئے حالِ نبوت</p>

جادوہ طیبہ

وہ تکیں دل ہر مرد حق ہے تیرا نام
دل ہے روکش نور وحدت کی تجلیات
لہا لہائے ہیں عجب انداز سے نزدیک دور
تو بلا کیا ہو گیا حاصل دیارِ مقلطہ
کس ترغیرِ رغبتوں سے ہیں جاری بہار
ہر شجر سے وجد کے عالم کا ہوتا ہے جلوہ
جادوہ طیبہ وہ تیرے دائیں بائیں ہلال
زاروں کی تربتِ دل گدگدانی ہو نسیم
ہلب زائر سے آتی ہے صدائے حربا
خاک بھی اسے جادوہ طیبہ تری کیسے ہے
اک بگو بن کے اٹھے میری ہستی کا نثار
روضہ محبوب حق کا تجھ سے ملتا ہے نشان

جادوہ طیبہ تری عظمت میں ہو کس کو کلام
آبائشِ انوارِ ظاہر ہے ترے ذراست
تیرے باغ پر فضا سر پایہ کیف سرور
لے جو کر لیتے ہیں تجھ کو فخر ہے ان کا بجا
تیرے دامن میں فلکِ نعت کھڑی ہیں
جب بناتے ہیں خدا کی حمد کے نغمے طیور
صبح کا منظر وہ دلکش اور اونٹوں کی قطار
ٹھنڈی ٹھنڈی اپنے جھوکو جب چلاتی ہو نسیم
کیا مست بخش نظارہ ہے تیری صبح کا
اللہ اللہ کتنی رفعت پر تری تقدیر ہے
خاک میں مل جادوہ میری جان ہو تجھ پر نثار
انیت رکھتے ہیں تجھ سے اس کے اہل جاں

وہیں اختر کے ہی ہے آرزو شامِ سحر
ہو نصیب اسے جادوہ طیبہ سے تیسرا سفر

دیارِ حبیب

موجودِ ناب ہے تجھ میں شفیع المذنبین
جانِ دل سے تجھ پہ صدقے ہو فضائے کائنات
تیرا نظارہ یقیناً جنتِ نظر ہے

لے دینے کے دیارِ رحمتہ اللعالمین
نور سے تیرے ہے جلوہ ریز ہر تاریکات
مونیوں کا دل تری فرقت میں پارہ پارہ ہے

اللہ اللہ تیری رحمت اللہ تیری شان
خاک کا ہر ذرہ تیرے نور سے تابندہ ہے
سرزمین سے تیری چمکا آفتاب اسلام کا
تیری رحمت میں گھرا ہے ہر رحمت چارو
اک سکون روح نہاں ہے تیرے دیار میں
تیرا ہر جاوہ جواب جاوہ تسلیم ہے
جلوہ فرما تجھ میں ہے محبوب رب و جمال
بزم عالم میں درخشاں کیا تیری تقدیر ہے
مست ہو کر وجد میں گاتے ہیں جب بغیر طور
جسے دیکھا ہے تجھے وہ آشنائے خلد ہے
جو زیارت تیری کر لیتے ہیں خوش قسمت ہیں

تنگ رہا ہے دیدہ حیرت تجھ کو آسمان
نابین ہو شیدائیں کے سامنے شہزادہ کا
سج گیا پیکار مانے میں خدا کے نام کا
خیرت سرکشین عالم ہے تیرا دست ہوا
شاہدِ عظمت نمایاں ہے تیرے دیدار میں
نورِ وحدت سے قلبی رب ہے تیری زین
پھر تیرے اوصاف میں کیونکر ہو فاضل
تیرے ہر ذرے میں نہاں نور کی تویہ ہے
ہوتی ہے سخنِ جن میں باشی صفت و در
باغ کی تیرے فضا کو یا فضا کے خلد ہے
اپنی آغوشِ مست میں لے جنت ہیں وہ

کاش ہو دیدار تیرا الیکدن مجھ کو نصیب
اور آنکھیں میری دیکھیں نظر کوئے نصیب

مسلم سے خطاب

مسلم کچھ اپنے حال کی تجھ کو خبر نہیں
افسوس تیرا جذبہ دل جوش نہیں
ہذا میوں کا دل پہ در ابھی اتر نہیں
سینے میں تیرے ہیں بھی کہ قلب و گہ نہیں

افعال بد سے آہ نہیں تجھ کو اجتناب
تیرے تخیلات میں کیا ہے یہ انقلاب

اقوام غیر پر تیری ہیبت نہیں رہی
ایمان کی تیرے دل میں حرارت نہیں ہی
وہ تو نہیں رہا وہ شجاعت نہیں رہی
اگر وہ دہر میں تیرے خلقت نہیں ہی

مرکز بنائے جھلیوں کا آشتیاں ترا ڈرے سے جہاں سونہ اکدن نشاں ترا	حساس کی کچھ نہیں مردِ خدا تجھے آئی نہیں ہے کس لئے شرم و حیا تجھے
حالت پر تیری ہنس رہا سارا زمانہ ہے تخفیر سے بھرا ہوا تیرا افسانہ ہے	
پیر مردہ ہو گیا ہے گلستانِ دل ترا سکتے ہیں غم جسے وہ ہے سالنِ دل ترا	مرجھا گیا ہے عینچہ اراںِ دل ترا وسعت کو چھوڑ بیٹھا ہے دامنِ دل ترا
اوپار و مپسرتی ہے تیری تلاش میں حیران کر دیا تجھے فکرِ معاش میں	
اک بے قرار دل کو ترے آگے کیا قرار دن رات جُڑ رہا ہے ترے غم کا انتشار	جب تجھ پہ وقف ہو گئیں آفاتِ روزگار زخمی ہے دل ترا تری آنکھیں ہیں شکار
چھپائی ہوئی ہے سر پہ بھی ادا بار کی گھٹا افسوس تیرے غم کی نہیں کوئی انتہا	
مسلم خدا کے واسطے اب ہوشیار ہو روپوش تجھ سے گردشِ لیلِ نہاد ہو	میدانِ کارِ زار میں سرگرم کار ہو اقوامِ غیر میں وہی تیرا وقار ہو
احکامِ کبریا کو بجا خوش ہو کبریا چھا جائے اُسکے فضل کی سر پر ترے گھٹا	
ہاں جاوہِ طلب میں قدم اپنا اب جڑھا جذباتِ دل کو اپنے بنا اپنا زہنہا	منزلِ تری وہ سامنے ہے دیکھتا ہو کیا حامی بنے گا خود ہی تیرا فضلِ کبریا
لے کاش تجھ کو شاہِ مقصد کی دیوڑ اہر رات شبِ برات ہو ہر روز عیدِ انو	

ترجیع بند اخیر تراغنی مصنف دیوان ہذا

ہوا جب نلہ رشتہ زمین تھی عجب بہار عجب بہن وہ ریاضِ سخن کا گلبدن یہ تھا جلوہ شدہ ذوالمنن	تو جہاں کا پھولا پھلا چین ہوئے خوش عنادل سخن وہ جوانِ ہاشمی سیم تن وہ اودادہ نازوہ بانگین	گل آرزو ہو خند و زن ہوا گل کہ آگیا بشتن وہ رسول پاک ہنوتن کہ نشا جس پہ تھے مرد و زن	نہاں تھے سب گلِ بہن وہ حبیبِ دافعِ اہر من چمک تھی مہر کی ہر کرن تھا زباں پر سب کی پی سخن
بلغ اعلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجی بحجبالہ صلو علیہ وآلہ		
شہ جس حکیم خدا ہوا کہ تھیں بکراتا ہے کبریا اٹھے خواب ناز سے مصطفیٰ وہ عجیبات تھی مربا	کہ تو جبریلِ زمین چبا شہ دیں سرورِ الہی کیا زیب تن جو لباس تھا گجو حق سے ملنے کو مصطفیٰ	سر پاس پیارے نبی کو یہی عرض کی بعد التجا جو برق سامنے تھا کھلا ہر اک آسمان کا کھلا	یہ ناک مرثوہ حالِ افزا چلیں آپ سرورِ دوسرا وہ برق آپ کو لے چلا یہ زباں پر حورو ملک کے تھا
بلغ اعلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجی بحجبالہ صلو علیہ وآلہ		
شہ دیں کی اعلیٰ نظر جگر ہوا شاہِ دین کا بدر گزر تھے تارے حدِ فدا فر ہوئے جب خدا کے قریب	نظر آئے اُن کو ملک ہر ادھر ایک نو تھا جلوہ گر چلے جب بہشت کو کھجور تو خوشی کے مارے تھا دل	کے خلدیں شہِ بگردہ تھی یہ شانِ فخرِ ابوالبشر تھا شادِ خیرِ قریب ہوا کیا وہاں پہ کسے طبر	ہوئیں جو ہیں خوش حلو انگو کہ سلامی کو تھے جھکے شجر کے پچودہ عرشِ حلیم پر یہی آ رہی تھی ندا - مگر
بلغ اعلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجی بحجبالہ صلو علیہ وآلہ		

خوشی سے تھا خالقِ دو بہا	اگر وہ تجھ پر شاد شد زباں	دیکھ تھی کوئی نہ تھا دل	کہ خدا ہی کی تھا ارادہ دل
کے کیا دہان کوئی بہاں	نہ کسی پرانہ ہوا بیاں	شہ و سر کی بیرون بیاں	تھا مکان ہے کلام کا
چلے جبے ہائے شہ زباں	تو ہوا براقِ روان	کیا طے ہر ایک پھر آماں	گئے اکیدم میں کہاں کہاں
یہ چرناں شافعِ عاجیلا	یہ ہی رہے تہہ شہ و دہاں	اگر کوئی نہ صفحہ صین	کے کیوں آخر نہ کتہہ داں

کشف الہی بحجہ الہ
صلوا علیہ وآلہ

بلخ علی ایسا لہ
صنعت جمیع خصا لہ

مُسَدِّسِ شَرِیفِ قُدْسِی

غیرت ویدے کم ہو کہیں شہ نہ لبی	کاش مہجائے ترے در پہ ہماری طلبی
کس لشکر سے ہوا دلدست شیریں لبی	سارے عالم پر عیاں ہے تری عالی نسبی

مرحباً سیدِ مکی مدنی العسکری
دلِ جاں با فدائیت چہ عجب خوش نقبی

شبِ فرقتِ دلِ ناداں جو بچل جاتا ہے	واقعہ یہ ہے کہ اس طرح بہل جاتا ہے
رنج و غم میرا سرت سے بدل جاتا ہے	شاوِانی میں میرے منہ سے نکل جاتا ہے

مرحباً سیدِ مکی مدنی العسکری
دلِ جاں با فدائیت چہ عجب خوش نقبی

دل سے جو عاشقِ محبوبِ خدا ہوئے ہیں	ترے مٹلجِ وہ کب بادِ صبا ہوئے ہیں
راہِ حلیہ ہیں وہ خود راہِ نسا ہوئے ہیں	عالم و جہاں یوں لغتہ سراموئے ہیں

مرحباً سیدِ مکی مدنی العسکری
دلِ جاں با فدائیت چہ عجب خوش نقبی

شبِ معراج یہ جبریلؑ نے حضرتؑ کہا	چلے چلے کہ بلاتا ہے سرِ عرشِ خدا
----------------------------------	----------------------------------

سُن کے فرمانِ خدا اُسٹے جو شاہِ والا	دورِ دیوار سے آئے لگی کانوں میں صلا
مرجبا سید کی مدنی اسکرہ بی	دلِ جاں با وفایت چہ عجب خوش لقی
جب ہوئے جلوہ نما عرشِ پیرِ اعلیٰ شہ	نرخِ لورانی بچھا عرشِ پیرِ اعلیٰ شہ
پر وہ حامل تھا اٹھا عرشِ پیرِ اعلیٰ شہ	ہو اید ارِ خدا عرشِ پیرِ اعلیٰ شہ
مرجبا سید کی مدنی اسکرہ بی	دلِ جاں با وفایت چہ عجب خوش لقی
جب شب وصل گیا سیر کو دو مہرِ میر	حور و عیساں کی لباس کی چمک اٹھی تقدیر
عرشِ پرسانے تھا جلوہ گہ ربِ قدیر	اتنی جلد آیا کہ ہلتی رہی ور کی زنجیر
مرجبا سید کی مدنی اسکرہ بی	دلِ جاں با وفایت چہ عجب خوش لقی
شبِ فرقت دلِ مضطربِ احتسارِ تر	کیست غم سے ہوا بیہوشی کا جہرِ پر غلبہ
جب تصور میں نظر آیا نبی کا روضہ	شعرِ یہ حضرتِ قدسی کا زباں سے نکلا
مرجبا سید کی مدنی اسکرہ بی	دلِ جاں با وفایت چہ عجب خوش لقی
خمنہ غزل داد استاد حضرت مولانا محمد فقیر الدین صاحبِ موم	
از شیعہ فخرِ امتِ عالمیہ وی راغبی	
جہانِ کفر میں نوافانِ انگیزِ انقلاب آیا	اٹھا اٹھ کر بہت حاجت حق کا سحاب آیا
سدا پازور بن تر صاحبِ ام الکتاب آیا	حبیبِ خالقِ اکبر شہِ گردوں جناب آیا
شہادِ کرم اور رسولانِ سلف میں انتخاب آیا	

جہانِ حسن میں کہ کا شمل آفتاب آیا	سُخ روشن پڑے اے ایک نورانی نقاب آیا
کیا دریا اگر ساکل نہ ہو کر کامیاب آیا	خدا کے بعد کیا کون کیا لا جواب آیا
کہ جب کی شانِ شکوت سے فرستو تو جواب آیا	
جو دیکھا جلوہ آوار وحدت جو ہر اول	سراپا بن گیا تصویرِ رحمت جو ہر اول
حقیقت سے تھا خرم حقیقت جو ہر اول	ہوا حیران آئینہ کی صورت جو ہر اول
احدِ مبہم احمد کی سے رخ پر نقاب آیا	
نہیں پروا لگا دیوں میں کئی گزند کی ہا	گنہ گارانِ امت کو ہو کہوں دشتِ قنات کی
طیش نہ ہو مہرِ شر کے بڑھتی تشنگی کی سی	لگی اب دل کی بچھ جائیگی تجھ سے جائیگی غامی
قیمِ حوض کوثر شائع روزِ حساب آیا	
پسند آئی رسول اللہ کو اللہ کی صورت	خدا سے ادنیٰ کسی نہ سلاکِ شائستہ اُفت
انبیاء اکھوں سے لیکن پانی سے قدرِ رعت	محمد مصطفیٰ ختمِ رسل کو وہ ملی عظمت
کہ عقل کل مشبہ معراج ہوا رکاب آیا	
ترقی ہو گئی جب چشمِ تری آشبار ہی میں	تڑپ پیدا ہوئی دو چند دل کی بقیر ہی میں
ہوا حاملِ مگر کچھ بھی نہ ہم کو آہ و زاری میں	شبِ ہجرِ نبی اپنی کئی اخترِ شماری میں
کسی پہلو کسی کر دشتِ چین آئے خواب آیا	
گلوں میں بھی سما یا ہو وہ بن کر زناک بودا	اسی کے حسن پہ صد تے ہو اخترِ اور بودا
اسی کا نور ہو کون دم کاں میں چا بودا	اسی کی آبداری نے بڑھائی آبرودا
نبی بحرِ جہاں میں بے بہادرِ خوش آب آیا	
خمسہ بغزلِ استاذی و مولائی علامہ راجب	
از بیچِ سکرِ احسنِ امیندی	
مذہبِ باطل کی فکرِ طاقِ سیان ہو گئیں	جستہٴ رسمِ ضلالت کی تھیں نہ پاں ہو گئیں

ظلماتیں شکر ہو کر شہرِ شاد ہو گئیں	ہر طیلید جب تری کر نین، خشتان ہو گئیں
یہ کہ کے کوئیں سطح عالم پر غایاں ہو گئیں	
حق تو یہ پراگش طلب انسان ہو گئیں	چشمِ عالم کے لئے انوارِ غیاں ہو گئیں
آبِ شہیں ہو کر درختاں ماہِ تاباں ہو گئیں	جلیاں جب سخن کی تیر ہو تاباں ہو گئیں
ہوا دئی دنیائے دل میں بحرِ سال ہو گئیں	
عشق نے تیرے مجھے محبوبِ ربِ الجلال	کر رکھا تھا ہجر کی شب میں بیتِ آشفہ خال
یاد نے تیری سرت سے مگر یادِ انخیاں	جب تصور میں ہوا رونقِ فزائیاں
ظلماتیں شامِ شبِ غم کی گزیراں ہو گئیں	
کس لئے دل ہو پریشان ہجر کے آزار سے	دل کو جب دوستی ہو حسرت و دیدار سے
ہو نہیں سکتا اذہمیرِ عظمتِ افکار سے	لے عرب کے چاند تیرے پر تو انوار سے
سختیوں یوں فنا کی فستراں ہو گئیں	
ہجرتیں شامِ شبِ غم کی ہوئی جب انتہا	مندیست شاہِ مدنیہ سے طلبِ فرمایا
حق تو یہ ہوا اس لشکرِ قرب حاصل ہو گیا	مصلحت کے روضہِ اقدس پہ چوڑا کر گیا
گردِ پھر کر حسرتیں روضہ پہ قرباں ہو گئیں	
قتل و خونِ زہری کا چرچا تھا جہاں میں جا بجا	اہلِ دنیا سب کے سب جمعیت میں ملتا
کفر کی چھائی ہوئی مٹھی سطحِ عالم پر گھٹا	جب پی نے آئے نورِ اسلام کا چمکا دیا
بستیوں کی بستیاں منوں احسان ہو گئیں	
یادِ احمد میں طرہیں بیتابیاں جب قلب کو	دعوتِ ترے لگا دی اشکِ غم کی اک جھڑی
مزرعہٴ امید گلزارِ حیات بن گئی	مہمِ انیم لطفِ احمد کا چسلا جھوٹا کوئی
پھول کھل کھل کر تنہاؤں کی کیا بات ہو گئیں	
سازِ دل میں ہو گئیں پیدا نوائیں بنی	خدا سے آنے لگیں ٹھنڈی ہوائیں بنی

سطح دل پر چھائیں نورانی گھٹائیں ہانچیں	جب بڑھیں ناز آفریں تیری اوہیں ہانچیں
سعیت دل میں مرے آکر خرا ماں ہو گئیں	
ہر طرف جھونکے نسیم لطف کے جلنے لگے	جس قد لب بستہ منجھے تھے چمن ہر محل کے
طائران خوشنوا ہر شاخ گل پرست تھے	جب منے جدا فرس لئے ہمارے گلہ کے
تیلیاں مٹنی نفس کی تھیں وہ قصاں ہو گئیں	
عاصیوں کو روزِ مشرف و ذوقِ گاہیں	لطف سے تیرے وہ ہونگے داخلِ حلاوتیں
تو ہے ختم المریسلین تو ہے شفیع المذنبین	تیری رحمت کی گھٹائیں رحمتہ اللعالمین
قلبِ مومن پر برس کرنا زبایاں ہو گئیں	
ہو نید و کاشانہ و لمیں فروکش ہے جو غم	افتِ سر و زخمِ انہتر انہو کی دل سو کم
اکھنڈ سر و جہاں سوا تھ لجا شیکہ ہم	بب بنا دل اپنا راغب مرکزِ بیخ و الم
مستیں نذرِ فراق شاہِ دلشایاں ہو گئیں	
ختم غزلِ اخیر المینوی نتیجہ فکرِ حسیتی راغنی	
ہوا پیدائہ ہو گا کوئی اس شانِ نمایاں کا	انہیں غم رہا کیساں وہ کافر کا سماں کا
دیا آئے مسلمانوں کو جو اک لڑائیاں کا	پیرِ تہمیدی سریرِ آسے ملک میں کے سلطان کا
کہ سب مخلوق میں جاری ہو سکے فداں کا	
ہوا اٹھا تیر گئی آغوشِ دل غرقِ انساں کا	کہ چمکا دفعتاً سطحِ جہاں پر نورِ یزدان کا
محبِ مشغولِ خضیا افروز تھا قدرت کے سماں کا	انہ کیوں ممنونِ احسان ہوا نہ شاہِ دلشایاں کا
زمانے میں کیا روشن ستارہ نورِ ایماں کا	
نظارہ کر سکے ممکن نہیں محبوبِ یزدان کا	کہ ظرفِ مختصر ہے ظرفِ تیری چشمِ حیران کا
یقیناً ایک مرکز ہے وہ صد لڑائیاں کا	جو تجھ کو دیکھنا منظور ہو بخ شاہِ دلشایاں کا

کمال سے بیکر کھولتے مہرِ رضاں کا	
سحرِ کونیت کا تاج چہلستے مہرِ خوش حال بہارِ گلشنِ فردوس اس پیکوں نہو قریاں	نصا کے باغ سجیو ہیں یہ ایک کھیت کر باہار شگفتہ ہیں گل رنگین شمعِ زمیں کھلیاں
بہارِ بے خزاں تہہ ہر دلیہ کے گلستاں کا	
کرنیکے لیکے کیا ہنہ ستائیں عیشِ عشرت کو تصویریں تھاری رو رہی ہیں اپنی قیمت کو	قرار آتا نہیں دم بھر شبِ وقتِ طبیعت کا تھاری دید کو یا شاہِ رونمہ کی پائت کو
دیکھیں ترپے دل بتیاب ہر مرد سماں کا	
نبی کی خواہش دیدار اور پھر رائیگاں پھیرے فراقِ سیدِ الایم اب جا کر کہاں پھیرے	نہیں ممکن نہیں ممکن عطا میرا کہاں پھیرے تمنا آرزو حسرت نکلیوں کہ یہاں پھیرے
کہ میرا دل بنا مرکز ہے سچ و غم کے سماں کا	
ہدایت سے گنکاروں کا اٹل کھنڈ بربساں عجب منظر تھا عشرت میں شفیقِ حشر کا نہانا	نبی کو دیکھ کر چھنا کرنا اور اترانا شی کی امتِ عاصی کا جنت کی طرف جانا
درجۂ خوشی سے مہو نہا جنت کے ضلواں کا	
کہاں جاؤں کہ ہر دہانے اک گم کردہ منزلوں لگا ہر مہرِ موجد پر کہ تیرے در کا سال ہوں	ہو کیونکہ درِ مشعل جاوہ منزل کی مشعل ہوں چمن آرائے عالم ناشگفتہ غنچہ دل ہوں
کوئی جھوٹا ادھر بھی ہو لگا لطفِ احساں کا	
جہاں ہیں یہ کمال شاعری کا آئینہ جھسر خلیقِ اسمیں مضامین ثنا بہتر سے ہیں ہنتر	نظر آئے نیکوں فکرِ سا کا اوج پر منظر نبی کی حدتِ زمیں چاکِ اٹھی رستم ہو کر
مرصع ہو ورق اک ایک اخترِ تیری دلیاں کا	

خبر غزل خستار لیسری از نیچہ فکریہ سلیقہ راغنی

حشر میں اللہ پر کامر ہے ان حبیب
حشر کے میدان میں ہو گی عیاں شان حبیب
ہونگے نازاں اپنی قسمت پر فدا جان حبیب
جب تک بغیر فردوس میں بھیجے گا فرار جان حبیب

منظر فردوس پہنچنے کا شوق ان حبیب
کرتے ہیں جہاں حشر سے ہو کے قربان حبیب
محور تھے ہیں محبت میں مجاہد حبیب
میں یہ لطف کر بیان یہ احسان حبیب

ہیں حبیب اللہ کے نزدیک یاران حبیب
ہیں اگر خواہاں مقصد سے تو خواہاں حبیب
کس لئے جگر میں دل میں ہم فدا جان حبیب
اک جہاں کتا ہم کو جاں تار ان حبیب
شام غم جب ہو گی نذر دے تے تابان حبیب

منہ دکھائی کی ہیں صبح گلستان حبیب
عرش پر پہنچے محمد مصطفیٰ معراج میں
جو طلب حق سے کیا حق نے دیا معراج میں
اللہ اللہ قرب حق حاصل ہوا معراج میں
اُمت عاصی کا پردہ رکھ لیا معراج میں

یہ کرم ہر ممتی پر ہے یہ احسان حبیب
اُمت عاصی سماں دکھا کر گی دور سے
عرصہ گاہ حشر میں جب کچھ لینگے دور سے
شوق کے عالم میں سر نہا دھنگی دور سے
آفتاب حشر کی حدت نیکی دور سے

ساہاں حدت کا بن جائیگا دامن حبیب
پھر زمین دل کر لگی ناز بن کر آسماں
دور غم ہو گا دکھائی کی مسرت آن بان
جسم بے جاں میں چلتی رہی ہو گی جاں
تھے لے لے ہی جاں دل کی بوجھائی کی شان

آجہاں دلیں تو لے دعت شان حبیب
شہر طیبہ کی زمین رہ گد رہے عطربیز
برگ ہائے گل تو کیا ہیں ہر شجر ہو عطربیز

خاک طیبہ کی جڑیں ہرگز نہ ہونے	کس قدر عرشاں سے کس قدر عطر سیر
بیشکی یعنی نیکیت کھانے رحمان حبیب	
مسکرا کر کہہ رہی ہنہ ہر گھٹی فردوس کی	کیا دکھائی ہر بہار میں تازگی فردوس کی
سیر کرنے آئے گا ہر ممتی فردوس کی	وہ میرے شہزاد بن جائیگی فردوس کی
جو ہمارے دلکشیں جو الفت شان حبیب	
گلشن بیچارے گلشن کو کہنا ہے مجھ سے	جس میں ہیں تشریف فرا ماجد اربابیا
کیوں ہو قربان اس پر باغ جنت کی نصیبا	بہنیں جس نے دار سے چھوڑ دیا ہے کھانا
ہے عجب مرعوب دل سے کھلتا ہے حبیب	
اے خلیق مروجی ہو فضل و ادراک دن	دیکھ لوں میں روضہ سرور کا منظر ایک دن
یا دفرائیں مجھے تحسیر پیمبر ایک دن	یہ تمنا ہے میرے دل میں کہ ہفت ایک دن
میرا سکن ہو پسینہ یار ایوان حبیب	
یوں شبِ غم کی ہوئی آخر سحر جلو ہوا	کار فرما ہون پر ایک جوشِ حشمت کا ہوا
اے جنونِ عشق احمد داہ کیا کہنا ترا	سوئے شربِ حبیب کو فی یوانہ الفت کیا
پائے بوسے کو طرے خارِ مایاں حبیب	
خمس عزال خیر اطمین دہی از عجب فکر کہ نیم رانی بانی بوی	
نغمہ ساز و لاتار گرجاں ہوگا	و جہیں طائرِ دل میرا صدی خیال ہوگا
شبِ غم میری مسرت کا یہ ساں ہوگا	رخِ تصور میں نبی کا جہرِ مایاں ہوگا
داغِ دل کبرے اک اک مہتاباں ہوگا	
زائرِ دل جو گیا قافہ طیبہ کی طرف	دیدہ یاس سحر دیکھا کیا طیبہ کی طرف
کیا کروں ہائے نہ جانا ہوا طیبہ طرف	ہند سے ہوگا سفر کرب مرا طیبہ کی طرف

پورا اللہ میرے کب مرا رہا ہوں گا

ہم کہ سینے میں محبت کی نہاں رکھتا ہوں
جاگر قلب کو سرگرم فغاں رکھتا ہوں
کون کہتا ہے کہ میں عشق بتاں رکھتا ہوں
رہے سخت الفت سلطانِ ماں رکھتا ہوں

میری بخشش کا یہی شہر میں ساں ہوگا

آفتیں مجھ پر جو پڑتی ہیں وہ تنہا ہوں نہیں
ایک دریا ہوں کہ خاموشی سے بہتا ہوں نہیں
بستیاں چوڑی کھڑکی میں رہتا ہوں نہیں
جوش و خروش میں سرِ دل سو یہ کتا ہوں نہیں

میرا مسکن کبھی طیلاب کا سیاہاں ہوگا

مجمع عامِ ادب ہو گا کندھا روں کا
جلوہ افروزِ ادب ہو گا خدا کے دوسرا
دیکھنا حشر میں محبوبِ خدا کا ترسا
حشر میں آئیں گے اس شانِ مجید کا

ہر نبی کو کچھ سے اُمت بندھاں ہوگا

ایسا منظر جو دکھا دیکھا تو اسے ماہِ عرب
ایمانِ ذروں کو بنا دیکھا تو اسے ماہِ عرب
نور آنکھوں کا بڑھا دیکھا تو اسے ماہِ عرب
اگر نقابِ اپنی اٹھا دیکھا تو اسے ماہِ عرب

رخ سے شرمندہ ترے سرورِ نشان ہوگا

شاملِ حال پر جس شخص کے فضلِ اور
لے نسیم اس کو ہو پھر خوفِ قیامت ہوگا
اور حامی ہوں حشرِ شفیعِ محشر
کیا جلائیگی اُسے نارِ حبسِ اختر

شافعِ حشر کا جودل سے ثنا خواں ہوگا

خمسِ غزلِ حشرِ الٰہی بخشِ تائبِ مرحوم

از نتیجہ فکرِ اخترِ المینروی راغبی

میری بتیابی دل سے نہ ٹپتیاں لکھا مجھ کو
کہوں کس کو مصیبت کا ہوا یہ سامنا ہوگا
سے بخشش کیا ثابت ہو دنیا کی نصائح کو
جلد میں قرب میں اپنے جو محبوبِ خدا ہوگا

تجمل زندگی میں لطف ہر فردوس کا مجھ کو	
شب غم کر دیا ہے آنسو میں مبتلا مجھ کو	لا کر خاک میں چھوڑ گیا دل کا دیا مجھ کو
قرار آتا نہیں فرقت میں دم بھرا سچا مجھ کو	بہت تر پار ہی ہے آرزو صبح بسا مجھ کو
ایلا لیں اپنے روضہ پر محمد مصطفیٰؐ مجھ کو	
مرے پیارے محمد مصطفیٰؐ کی کچھ خبر لانا	اگر ہندوستان میں ہو دینے سے ترانا
اگر اک روز لے باد صبا مجھ پر یہ فرمانا	ہو اگر تا ہے اکثر شہر طیبہ میں ترا جانا
مست ہو ترے سننے کی ای باد صبا مجھ کو	
رہا کرتا ہوں یاد مصحف خیر حضرت میں	مجھے پتھر گذر جائے بس قزاقی تلامذہ میں
مے لحات سائے وقف ہیں انکارِ حدت میں	شناخو ان ہی ہوں بھینا رتبہ قیامت میں
خدا سے بخشو اپنے شفیق دوسرے مجھ کو	
پریشاں ہوں ستانی ہی بہت مجھ کو شب و فرقت	لیکی یا الہ العالمین کب سے یہ آفت
فراقِ شاہِ والا میں گرگوں ہو مری حالت	دیارِ مصطفیٰؐ تک میں سوچ جاؤں کسی صفت
دینے کا کوئی بجائے یارب نہ ہوا مجھ کو	
یہ سچ ہو حق کا آئینہ دیدارِ احمد ہے	یقیناً عین دیدارِ خدا دیدارِ احمد ہے
کوئی گمراہی مرے حق میں شعا دیدارِ احمد ہے	مریضِ عشقِ احمد ہوں دوا دیدارِ احمد ہے
اطباؤ جہاں تیرے ہیں کیوں ناحق دوا مجھ کو	
جہاں لظم میں چکا ہو اختر اپنی شمت کا	لکھا کرتی ہے ہم کو بیخِ خوانِ مصطفیٰؐ دنیا
مری خست کا یہ ٹمہ نہ ہرگز رایگان ہوگا	لکھا کرتا ہوں تائب میں جو نعتِ سیدِ والا
یقین ہو حشر میں دیکھا خدا اس کا صلا مجھ کو	

محمد غزل نشی محمد خاں صاحب فضل بیوی

از نیشکر اختر بی بی المنیر دی

بجے یاد آتی ہے نوئے محمدؐ
کشتش عشق کی کھینچ سوئے محمدؐ
مے دل کو ہے جستجوئے محمدؐ
نظر آئے رو دیا میں روئے محمدؐ

کہ برسوں سے ہے آمہ روئے محمدؐ

تجھے جب ہوئی جستجوئے محمدؐ
کھینچ آیا تصور میں روئے محمدؐ
میرے سے آتی ہے بوئے محمدؐ
چلے جذبہ دل لیکے سوئے محمدؐ

کہ مسکن بنے میرا کوئے محمدؐ

روزِ مسرت سے ہوشِ دامن
نظر آئیگی کامیابی کی منزل
مرض کا اثر ہوگا پینے سے باطل
مریضیاں غم کو شفا ہوگی حاصل

جول جائیگا آب جوئے محمدؐ

گلوں کا عرق لاکھ بھی کوئی چھینچے
اگر ہم سہی میں وہ ہر گز نہ نکلے
نکلے تھے جب سیر کو اپنے گھر سے
تو خوشبو کے شہ سے نکلتے تھے کوچے

عجب عطرانشاں تھی بوئے محمدؐ

زہے جنت جانا ہوا جب دینے
جواریاں تھے دل میں سب سے بگے
فضائے مدینہ پہ دل ہو کے صدقے
شائے نہ کیوں سازِ دل اپنا لے

بہاروں پہ ہیں نخل کوئے محمدؐ

سخنور لکھیں کیوں نہ پھر برجِ زریں
مصیبت میں ہوئے نہ تھے آغلیں
زبان مبارک تھی اسدِ رحیم شیریں
شنا کر تھے خود آپ کے دشمن دین

عیان ہے زمانے پہ نوئے محمدؐ

مے غم کا اختر مدادِ اہی ہے
مے قلبِ محزون کا منشا ہی ہے

میں نے تجھ کو دل کا کھیل ہی ہے | اسے دل میں افسانہ بنا ہی ہے

اگر بیکچوڑ سے کاش ہوئے غم

مستند حسن

ہے میری شان والا ہمارا نبی | بات رکھتا ہے بالا ہمارا نبی
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی | ہے آلو کھانہ والا ہمارا نبی

ہے جمال کا انجلا ہمارا نبی | نہ زینت کا بالا ہمارا نبی

ہر طاعتِ کفر کی بھی گھٹ | بت پرستی کا چرچا تھا سب دوسا
شہر مکہ میں چمکا جو نورِ خند | حق کی وحدت کا ڈنکا بجا بجا

آیا نازوں کا بالا ہمارا نبی | دو جہاں کا آ بالا ہمارا نبی

جب ہوئی مظہر ذاتِ خیر الوری | حق تعالیٰ کی جانب سے آئی حد
جو پایا میگادودھ اس کا ہو گا بھلا | یہ تھا دانیِ حلیمہ کی تقدیر کا

جب ہوا حق تعالیٰ کو شوقِ لقا | وصل کی شب یہ روجِ الہی ہو گیا
جلد تو میرے محبوب کے پاس جا | تم کو خالق بلاتا ہے یہ کہہ گئے لا

اگر کے طے عرشِ علی ہمارا نبی | ہو بچا دنیا سے بالا ہمارا نبی

لا مکاں میں ہو گیا کے حضرت یس | اُن سے بڑھ کر ہوا کون جلوت لیش
تھا قریب اُن کے خالق وہ جن کے نہیں | کیا ہوا اُس جگہ راز کھلتا نہیں

شان میں ہو نرالا ہمارا نبی | مرتبہ میں ہو اعلیٰ ہمارا نبی

کہتے اختر جو ہیں بیخِ غیر البشر | دینے اس کا صلہ وہ شہرِ بحر و بر
اس سے بڑھ کر نہیں کوئی زادِ سفر | بعد مرثیے جنت میں ہو گا گذر

ہے بڑا رحم والا ہمارا نبی
جتے میں ہے اعلیٰ ہمارا نبی

ایسا

رفو وحدت سرکھائیو اے نبی
اکثرت غم مٹانے والے نبی

خالق نے شے سے فیسرایا | خاطر سے تیری است کو بخشا

بارِ امت اٹھانے والے نبی

پیش خدا کا فی ہے اشارا | اُمّتی یہ بھی ہے پاک ہمارا

حق سے جنت دلائیو اے نبی

پایخ مدینہ جلد دکھائے | ہلبیل دل کو شاد بنا دے

پاس اپنے بلائیو اے نبی

ایسا بتا دے رمز کا نکتہ | ہو جاؤں وقفِ محوِ تجلی

شانِ مولاد کھائیو اے نبی

پر تو نورِ رخ سے سرور | دونوں جہاں میں چکے اختر

دارِ رب بنائیو اے نبی

ایسا

فقت سے مری جان ہے کجسرائی
دیکھو نہیں پاؤں میں وہ حسنِ زیبائی
معراج کا عالم یہ تھا | جبریلؑ کو حق نے بھیجا
محبوب کو میرے لے آ | جب یاد تھا رسی آئی

ہے شاہ کاروئے انور سورج سے قمر سے بڑھ کر
حیراں ہیں فرشتے ششہ کیا سنج نے ضیا ہے پائی

شان قدم حضرت سے پائی زمیں نے غطت
کیسی ہے فلک کی قسمت کرتا ہے جبیں فرسائی

جب ہوگی قیامت برپا ہو چشم عنایت آت
اختر کا ہو مقصد پورا ادنیٰ ہے یہ شیدائی

ایضاً

نور چمکا کے آئیوا لے نبیؐ
دلکو روشن بنائیوا لے نبیؐ

کافروں کے دھند در دسہم کر چمکائے تیغ خلق کے جوہر

کفر کا سر اڑانے والے نبیؐ

رتبہ کسی نے ایسا نہ پایا عرش پہ حق نے تم کو بلایا

شب معراج جا نیوا لے نبیؐ

پردہ دہلی کا اٹھ گیا جسم دیکھا دہاں کچھ اور ہی عالم

خلوت خاص با نیوا لے نبیؐ

کب سے ہے دل میں میرے کتنا آنکھوں سے دیکھوں شہر دنیا

تو بلا لے بلا لے والے نبیؐ

دلیں ہے اختر کے یہی حسرت دیکھ لے اکدن وہ تری صورت

ذرا آدلیں آئیوا لے نبیؐ

ایضاً

خاص ہے تہہ یہ حق ہے ویا کملی والے پیا
تجھ کو ختم رسالت کیا کملی والے پیا

شیر افطی ہے بدرالد جی ہے نور جہاں میں جلوہ نما ہے

میرے دل کو متور بنا کملی والے پیا

تجھ پر زمانہ کیوں نہ خدا ہو نور حب لور تیرا ہو

خود خدا تیرا شیدا ہوا کملی والے پیا

پیشہ ہی جس کے کہو دوں سستی کیفیت ہو دل میں نکھو نہیں سستی

تجھ کو دے وہ شراب بقا کملی والے پیا

پیرے میں قرباں خواب میں کر پیارے نبیؐ تو دے منور

اپنے لطف کرم سے دکھا کملی والے پیا

صبح لکھے کیا تیری اخترا ابج کرے جب خالق اکبر

کس سے تیری ہو مدح و ثنا کملی والے پیا

ایضاً

حق نے لطف کرم یہ کیا

بنایا ختم رسل کی امت ہے سب سے بہتر ہمارا ہی قیمت

ہمسا نہیں دوسرا

دہی خدا کا ہے پیارا بندہ اکہ دلیں دکھتا ہو جو ہمیشہ

عشق رسول خدا

زمانے بھر میں رسول حق سا بتا دے کوئی ہوا کبایا

اکیں نہ دیکھا سنا

ہے لطف آن کوست ہفتا کا

نہی کی الفت بین لہو و جان

کشتہ تیغ و شمشیر

شمارت اچھی لکھا ہے اختر

زمانہ سپہ سالارین کے کٹر

کشتہ یار سپہ مرزا

ایضا

بطور ڈولی

ہم نے مدت سے ٹھانی سپہ ہمیں ہی چلو دیکھیں جن کی ہمارے ہمارے
گل و حدت پر اپنا کریں دل نثار - چلو دیکھیں جن کی ہمارے
وہ رنگ اس گل و حدت کو حق نے بخشا ہے

فنائے حسن پہ جس کی زمانا نشا ہے

اللہ اللہ ہے کیا اس کا سن و سال

بان عالم میں جس کی نہیں خوشال

دل نثار ہو کے کتا ہے یہ بار بار - چلو دیکھیں

جو تیغ عشق شہر دیں سے ہو گئے ہر شہید

فنا کے بعد بھی ان کو بلا ہے روزِ عید

ان کا اللہ اکبر ہے کیا مرتبہ

ان کو کچھ بھی نہیں خوف روزِ جزا

ان کی تربت پہ چڑھتے ہیں ہو پلوں کے مار چلو دیکھیں

اندھیر کفر کا چھایا تھا سب زمانے میں

تھا بت پرستی کا جو چاہا جب زمانے میں

بن کے نور خدا آئے جب مصطفیٰ

مٹ گیا کفر اسلام روشن ہوا

شاد ہو پڑ کے کہنے لگے جاں نثار - چلو دیکھیں

یہ عرض آپ سے ہے ہر گھڑی رسول اللہ

اسے بھی رازِ حقیقی سے کیجئے گام

یہ ہے دل کی تمنا یہ ہے مدعا

کچھ نہیں آرزو اور اسکے سوا

ایک مدت سے اختر ہے اُمیدوار چلو دیکھیں

ایضاً

مجھ پہ پتھارِ لطف و کرم ہو شاہِ مدینہ

چہرہ اوزارِ پناہ و کھادو
دل کو منور تیرے جہادو

اتنی عنایت شاہِ امم ہو شاہِ مدینہ

لغتِ نبیؐ میں لکھوں ہر دم
رشتہٴ بیرونِ سحر میرے ہر دم

صفیہؓ دل پر جاری قلم ہو شاہِ مدینہ

اگر مئی ہر روز قیامت
لاکھ دکھائے اپنی تمازت

سرِ میرے ابر کرم ہو شاہِ مدینہ

جانِ ہر نیکے تن سے باہر
اکھڑے طیبہؓ بوجھنے ہولِ پیر

مجھ سے جدا یوں میرا دم ہو شاہِ مدینہ

آپ کے در کو چھوڑ کے خستہ
جائے کہاں اسے شافعِ محتر

سنگِ در پر کھیں حم ہو شاہِ مدینہ

ایضاً

یا دحق میں جو لیل و نہار ہے

جان و دل سے نبیؐ پتھر ہے

اُسے اِطاف پروردگار ہے

جس کسی نے خلافت میں حصہ لیا
ہاں زرا پناہِ قرباں مل سوا کیا

اُس پہ خالق کا ہر وقت پیار ہے

ہیں ابو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ
اُمِّ مَجت رکھو اُسے میرے امی

یہ حدیثِ نبیؐ آشکار ہے

ہم کو قہقہہ لہی سے وہ عینی	ہم کو قہقہہ لہی سے وہ عینی
کس خوفِ ربِ شہا رہے	کس خوفِ ربِ شہا رہے
میں دیکھا وہی اپنی لبِ دوتا	میں دیکھا وہی اپنی لبِ دوتا
میں جس سے نہ تکتا رہا	میں جس سے نہ تکتا رہا
میں کو کیا خاتم الانبیاء	میں کو کیا خاتم الانبیاء
میں کو کیا خاتم الانبیاء	میں کو کیا خاتم الانبیاء
الہی تجھ سے یہ بار بار ہے	الہی تجھ سے یہ بار بار ہے
ہند سے ہو مدنیہ کی جانب ہر	ہند سے ہو مدنیہ کی جانب ہر
آسمانِ نبی سے ہو اخترِ کوس	آسمانِ نبی سے ہو اخترِ کوس
عمر بھر سے یہ امید وار ہے	عمر بھر سے یہ امید وار ہے
انیس	انیس
خاتم الانبیاء ہمارا نبی	خاتم الانبیاء ہمارا نبی
شاہِ دو سہرا ہے ہمارا نبی	شاہِ دو سہرا ہے ہمارا نبی
نورِ ذاتِ خدا ہے ہمارا نبی	نورِ ذاتِ خدا ہے ہمارا نبی
ہو گیا جب ظہورِ شہا نشو و جاں	ہو گیا جب ظہورِ شہا نشو و جاں
نورِ وحدت سے روشن ہو تاباں	نورِ وحدت سے روشن ہو تاباں
خلق کا آئینہ ہے ہمارا نبی	خلق کا آئینہ ہے ہمارا نبی
کیا خیالِ نبی امت کا ہے دیکھئے	کیا خیالِ نبی امت کا ہے دیکھئے
مغفرت کے لئے ہاتھ اٹھائے ہے	مغفرت کے لئے ہاتھ اٹھائے ہے
ردِ صبح و مساب ہمارا نبی	ردِ صبح و مساب ہمارا نبی
اپنی انگشت سے جب اشارہ کیا	اپنی انگشت سے جب اشارہ کیا
جوانہ دو کڑے فوراً قلوب پر ہوا	جوانہ دو کڑے فوراً قلوب پر ہوا
ایسا معجزہ ہے ہمارا نبی	ایسا معجزہ ہے ہمارا نبی
حسنِ کا گرم بازو جس دم ہوا	حسنِ کا گرم بازو جس دم ہوا
دیکھ کر حسنِ پسینہ بھی شرابا گیا	دیکھ کر حسنِ پسینہ بھی شرابا گیا
خاص نورِ خدا ہے ہمارا نبی	خاص نورِ خدا ہے ہمارا نبی
دہ نہوئے نہ ہوتا کسی کا ظہور	دہ نہوئے نہ ہوتا کسی کا ظہور
پھر نہ ہیچا نہ کوئی شانِ عفو	پھر نہ ہیچا نہ کوئی شانِ عفو
خالق کی ابتدا ہے ہمارا نبی	خالق کی ابتدا ہے ہمارا نبی

پڑھ کے اختر سمر زم زم میں دُعا
مُتوئی سے کمد و تم ساری مخلوق کا

پیشوا رہنما ہی ہمارا بنی

افیس

تیری شان ہو کیا بیاں کہلی ڈالے
دہن میں جو قاصر زبان کہلی ڈالے

اکما حق نے تیرے سبب پیر پایا
از میں آسماں چاند سورج ستار

کے تیس نے پیدا جہاں کہلی ڈالے

احد اور احمد میں اک نیم کیا ہے
بڑے راز کا گول یہ دائر ہے

عجب ہے یہ کتنے نہاں کہلی ڈالے

جہاں کفر پھیلا ہوا تھا سر اسر
ہو ابور اسلام سے وہ منور

وہاں ہو رہی ہے اداں کہلی ڈالے

ترے ہی سبب اے کہیں زمین
بڑھی ہے یہ شان زمین پرینہ

جھکا ہے سر آسماں کہلی ڈالے

ترپتا ہوں مگر نہیں جین رعت
تسے عشق میں جو مری غیر حالت

بنی یاد برق تپاں کہلی ڈالے

میسر ہو سیر کستان طیبہ
ہر اظہر جاں ہو قربان طیبہ

سر شاخ ہو آستیاں کہلی ڈالے

افرا خواب میں کے صورت دکھا جا
ہوں مدت سے مشتاق دیدار تیرا

درنہ کے بانگے جواں کہلی ڈالے

کہیں دفن طیبہ میں ہو تیرا ختر
نکل جائے حسرت سے خوف محشر

نہ چھوٹے تر آستاں کہلی ڈالے

ایضاً

روزِ نشترِ روشن دیکھا کملی واسے
 کرا آنکھوں میں پیدا تھا کملی واسے
 ازبارت کیا کرتے ہیں بڑا ساں
 قلک سے ملک کئے تھے میں باں
 بنا سب شہرِ وضع تیرا کملی واسے
 خدا نے کیا تہم پہ قرآن نازل
 تیرے دین سے ہو گیا کفر باطل
 تیری شان والا ہے کیا کملی واسے
 ہو حکم خالق تو عرش میں پر
 ادبِ قلم سے سہا پنا جھکا کر
 بڑا نام نہائی لکھا کملی واسے
 مجھے ہمیں دنرات دیکھا کروں میں
 ریتِ سن کی تصویر چھپا کروں میں
 میرا دل بنے آئینہ ملی واسے
 ملا جا کے حق سے ہوا ترس حاصل
 وہ آٹھا جو پردہ دوری کا تھا حال
 عجب ہے ترا مرتب کملی واسے
 مٹنا ہی دل میں رکھتا ہے اختر
 مدینہ میں جا کر رہے زندگی بھر
 بنے تیرے در کا گدا کسی واسے

ایضاً

خالی نہ پھرانا اپنے گدا کو مولاد بارت
 عطا کچھ الفت کا مجھ کو تیری سرکار سے
 دل میں ہے میرے دید کا اریاں
 مجھ کو دکھا دور سے تاباں
 کردوشرف شاہِ دو عالم اپنے دیدار سے
 اریان دل کے سب برائے
 وصل کی شب امت بخشا کے

اگر لیا راضی خلوت حق کو اپنی گفتار سے	
آقا بلا بلا کے قول پہ ہیں ہم	کیونکر نہ جھکائیں سر کو بہیم
شیدائی آقا پھر نہیں سکتے اپنے اقرار سے	
دل میں اپنے متوق سے ہر دم	اہل سخن سب ہوتے ہیں خرم
وہ جد کا عالم ہے سب پر اختر تری گفتار سے	
ایضاً	
مولانا درست ہے ہر آن تیری	
لاکھوں نے تیرا پستانہ پایا	وہم و کساں میں تو نہ نمسایا
آسان نہیں پہچان تیری - مولانا	
فخر ہے ذات حق کو تیرا	نازاں ہے ناعق خاکی پشلا
اصل ہے کیا آسان تری - مولانا	
جن و بشر سب ہر سلامی	اگر تے ہیں در پر مولا اسلامی
شان ہے اعلیٰ شان تری - مولانا	
سب کا ہے مالک سب کا ہی والی	بند ہے ہیں تیرے ماضی و حالی
یاد میں ہیں ہر آن تیری - مولانا	
حمد میں تیری گنگا نہ باں ہے	اختر تیرا پیچھاں ہے
حمد نہیں آسان تری - مولانا	
ایضاً	
ہند سے مجھ کو بلانا	احمد بھول نہ جانا
بارغ مدینہ دکھانا	احمد بھول نہ جانا
چاند سا چہرہ خواب میں مجھ کو	شاہِ امم دکھانا - احمد بھول نہ جانا

اکشت تستا نہ کر کہ نہ چاہے
 ابر کرم برسانا۔ اچھا بھول نہ جانا
 تیرے کی منزل پر مری آساں
 ہر درد و غم آتا۔ اچھا بھول نہ جانا
 دُرسہ صاحبِ زور جہنم کا
 نطف وہاں فرما۔ اچھا بھول نہ جانا
 بچ سر پہ آپ کا نشتر
 قُرب میں اپنے بلا تا
 اچھا بھول نہ جانا

رباعیات

بے پر کی ہر اک نرم میں کتا ہی رہا
 تو ہے کہ ستائش کے آڑ تلایا
 ہم بھول گئے کچھ کو خود می میں لیکن
 دریا تیرے الطاف کا بہتا ہی رہا

ایضاً

رنگیں مری ہستی کا فسانہ کر دے
 نصیحتیں مسرت کا خزانہ کر دے
 کہتے ہیں گدا جس کو زمانے والے
 تو چاہے تو سلطانِ زمانہ کر دے

ایضاً

جلوہ جو ترابے نقاب ہو جائے
 دل نور سے فیض یاب ہو جائے
 ذرے کی حقیقت تو نہیں کچھ لیکن
 تو چاہے تو آفتاب ہو جائے

ایضاً

اس بات کا ہر شخص متناسق ہو
 بنیائیں نہ کم عزتِ آباوی ہو
 اختر کی دعا ہے یہی سچہ سے مولا
 اغیار کی نظروں میں نہ رسوائی ہو

ایضاً

وحدت کے ترانے ترے گاتا رہو نہیں
 ہر فرد کو مستانہ بناتا ہوں میں

جب چہرے لگتا ہوں قصور میں تھے	ذراتِ زمینِ جدید میں لانا ہوں میں
ایضاً	
جائز بات کا ہم اپنے اثر دیکھیں گے	پردے میں شبِ غم کے سحر دیکھیں گے
مشقِ ایسی قصور میں کریں گے ہم بھی	تو ہی نظر آئے گا جھک سر دیکھیں گے
ایضاً	
ہر شے سے نمایاں ہے جلالِ وحدت	دیکھے یہ نورِ کوئی کمالِ وحدت
ہر روزہ لرز جائے زمین کا جستہ	ظاہرِ حور میں پرہیزِ جلالِ وحدت
ایضاً	
آفات سے دنیا کو بچانے والے	زندانِ شبِ غم سے چھڑانے والے
اختیار کی بھی سب مشکلیں ساں کر دے	بگڑی ہوئی تقدیر بنانے والے
ایضاً	
بالا ہے سلطان سے عظمتِ تیری	سمجھ کوئی کس طرح حقیقتِ تیری
بیجا نہیں کچھ نازِ گنہگاروں کا	افزوں ہے گناہوں سے جو جہتِ تیری
ایضاً	
ذراتِ زمینِ جینے ہیں فطرت کے	صدائے جگر و قلب تری وسعت کے
یہ شمسِ قمر اور فلک پر استہ	منظر ہیں زمانے میں تری قدرت کے
ایضاً	
صدِ نازشِ انوار کا سماں ہو کر	پردوں سے نکل مہرِ درخشاں ہو کر
چمکا دے سیہِ خائے دلِ حسنِ ازل	اک روزِ تختیل میں نسیاں ہو کر
ایضاً	
ایمان کا دیالو نے اُجلا لاہم کو	ہاں کفر کی غلمت سے نکالا، ہم کو

<p>گرتے ہیں تو قہر غلت میں ہوں</p>	<p>لیکن تیری رحمت نے یہ حال ہم کو</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>آنکھ کی جو ہے حسرت کا حصہ باقی دیکھنے کے محبوب کا رخصت اکون</p>	<p>دل میں یہ ہے ایک قسم باقی دل میں یہ ہے ایک قسم باقی</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>آنکھ ترسہ لفظ چسپاں ہوں میں سجھتا ہوں جو ذرہ وہ غلط ہے میں</p>	<p>محبوب الہی کا شاخاں ہوں میں ذرہ نہ کہیں ہر دشتاں ہوں میں</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>دیباچی اپنا دکھائیں گے مجھے حسرت دل تجھوں کی نکل جائیگی</p>	<p>روتا ہوں اگر میں تو ہنسائیگی مجھے سرکارِ مدینہ جو بلائیں گے مجھے</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>مسکن ہے مرا دشت کے میدان میں آنکھ نہ ہو کیوں نار مجھے دشت پر</p>	<p>مشہور نام ہے دیوانوں میں یہ جاتی ہے طلیبہ کے بیایا توں میں</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>فردوس کا پیغام سنائے والے آنکھ کے تخیل میں بھی اک دن آجا</p>	<p>صدی تیرے حراج کے جانے والے دل نور سے معمور بنائے والے</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>کچھ ساتھ مرا بہت مراد نہ دے اطلیبہ کی طرف جو متاجاؤں شہر</p>	<p>ہمت مجھے اے اعزیز متانہ دے ساقی وہ چمکتا ہو اپیمانہ دے</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>اللہ کی رحمت نے نواز مجھ کو</p>	<p>کتے ہیں محسوس کا جوشید مجھ کو</p>

سرت پہ پی دل میں مے لے اختر	آجائے نظر گنبدِ خضرِ محمد کو
ایضاً	
پشہر دہلی دل کی کھلا دیتا ہے	ویدار تخیل میں بکھا دیتا ہے
لے ماہِ عرب جو تاراں تیرا	دل جلوہ صد طور بنا دیتا ہے
ایضاً	
آبادی ستیڑوں دور یوں بیگانہ ہوں	میں قابلِ حدِ شک ہوں ستانہ ہوں
آخر مری دلہا لگی ہے قابلِ ناز	اللہ کے محبوب کا دلچاں ہوں
ایضاً	
مکملگی اگر بیان جز میں طیبہ میں	مل جائیگی مرتد کو زمینِ طیبہ میں
وزراتِ تصور ہے مجھے طیبہ کا	کب یاد کریں گے شہ دیں طیبہ میں
ایضاً	
پچو نہ تہ دلیں میرے پیکانِ حسینؑ	چھوٹے گانہ مجھ سے کبھی نہ امانِ حسینؑ
ماں فاطمہؑ میں نانا نبیؑ باپ علیؑ	اللہ سے رقت پہ ہے کیا شانِ حسینؑ
ایضاً	
یادِ سحری ہے کہ ہے رفتارِ حسینؑ	مصری کی ڈلی ہے کہ ہے گفتارِ حسینؑ
ردِ مائوں تو گل بنتے ہیں نسوختہ	یاد آتے ہیں خالِ گلِ رخسارِ حسینؑ
ایضاً	
پوشیدہ جہاں سے نہیں تو قیرِ حسینؑ	پھیلی ہوئی دنیا میں ہے تنویرِ حسینؑ
پہو بچا دے خدا کرب دہلائے اختر	انکھوں میں پھر اگر تہ ہے تصورِ حسینؑ
ایضاً	
سینے میں کھلے ہیں گلِ دغِ شبیرؑ	صدِ شکر بہارِ ونہ ہے باغِ شبیرؑ

سے مل گیا تیرے لیے جو تیرے لیے تیرے لیے	رہیں تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے
ایضاً	
یاد رہے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے	تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے
اچھا ہے کہ تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے	تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے
ایضاً	
یوں تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے	تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے
گھر اور خدا میں کیا تیرے لیے تیرے لیے	تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے
ایضاً	
جو دائرہ عشق میں داخل ہی نہیں	التا کے نزدیک وہ کامل ہی نہیں
جس میں نہ ہو شبیر کی الفت اختر	تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے

تقریظ

دیوان اختر معروف بہ مشائخ نوید کوثر اعلیٰ صلیع مشرقی خاندان سید تلمیذ حضرت آفتاب پوری
 از قلم حقیقت رستم
 مصوّر جادو چراغ سخنور سحر ساز جناب سید عنایت علی صاحب آثار حسن الحسینی بزر پوری
 تلمیذ فصیح دوران ستاوی مولانا محمد عثمان صاحب آفتاب و محرز من آفتاب سخن استاد
 شہر بار کن عالم جناب نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل القدر حافظ جلیل حسن صاحب
 جلیل مدظلہ جلال نشین حضرت امیر منیا فی لکھنؤوی رحمۃ اللہ علیہ
 فصاحت کائنات میں نظرت اپنی فیاضیوں کے لحاظ سے ایسے نامتناہی خزانے لٹا رہی ہے کہ
 جس سے منقہ شہو ہر ہر وہ چیز جو ایک وجود کی حامل ہے حسب قسمت الاماں اور کس فیض سے نہال ہے

عالم موجودات میں معنویات تو کیا کسی ایک صفت کو بھی اگرچہ حقیقت نہ کرے لیکن جہاں
تو متنازعہ نظر صانع کا ہال بالکل ہر گاہ کہہ ارضی جو اپنی روشنی حقیقت اور تجلیات کی بنا پر پھر نور
بنایا ہے اس خالق دالاک کے چال معنوی کا پرتو صوری ہے جس کے نظارے سے نگاہ حقیقت حیرت
آئینہ بین جاتی ہے۔ طور و کلیم کا واقعہ اس حقیقت کا روشن ثبوت ہے۔ کیا انسان اور کیا لفظ انسان
جو ایسے خالق دالاک کے شکر و سپاس کا دم بوسے کے مستحق قابل ستائش بڑہ ذات پاک جس نے نئے انسان
کو جملہ مخلوقات کے مقابلہ میں شرف المخلوقات مخاطب کیا۔ چنانچہ اس خطاب کی حقیقت عطا
خطاب ہی تک محدود نہیں رکھی گئی۔ بلکہ صاحب خطاب کو ایسے ایسے محاسن و محامد عطا کئے
کئے جن سے انسان حقیقی معنوں میں اس خطاب کا مستحق سمجھا گیا۔ صفحہ عالم کی اس منہ بولتی تصویق
کو نفسا شہ قدرت نے کیا کیا اوصاف سے متصف کیا ہے کہ جس کے ادنیٰ اگر شہر عمل پر
دوسری کمرش سے کمرش اور قوی سے قوی تر ہستیاں اطاعت و فرمانبرداری میں تسلیم خم کے تختی
ہیں۔ جہاں اور قوتیں انسان کو تفویض کی گئیں وہاں خصوصیت کے ساتھ قوت گویائی بھی ہے
جو اپنے عمل کے باب میں تشکیل جذبات اور اظہار خیالات کا بہتر سے بہتر ذریعہ ہے۔ تاثرات
کے باب میں دل و دماغ کے صفحات پر جو نفوش منعکس ہوتے ہیں انھیں روشنی میں لانے
والی عرف ایک چیز زبان ہے۔ لغوی اعتبار سے زبان ایک پارہ گوشت کے مفہوم سے تجاوز
کرنے کے بعد اس حیثیت میں منتقل ہوتی ہے کہ جس پر گویائی کا اطلاق ہو زبان کہا جاتا ہے
خواہ وہ زبان عبرانی ہو یا لاطینی عربی ہو۔ یا فارسی سنسکرت ہو یا اردو ہر زبان اپنے
ادبی سرمایہ کی حامل ہے۔ وہ سرمایہ ادب نشر ہو یا نظم شاعری جو حقیقتاً ایک سطح
فطرت ہے۔ جس زبان میں کی جائے اپنی دلکش اد اور موثر انداز کے لحاظ سے اس زبان
کی روح رواں ہے۔ ہر ملک کی شاعری اپنے ماحول کی مطابقت میں مدبرج ترقی حاصل کرتی
ہوئی کمال کی آخری حد پر پہنچتی ہے۔

اردو جو سلاطین مغلیہ کے عہد سے نکل کر اپنے ہر تلخی دور سے گزرتی ہوئی اور ہر زبان

سے لکھا ہوتی ہوئی آج اس منزل پر پہنچی ہے جہاں اسے اس قدر شہرہ کے دوش بدوش
ترقی یافتہ زبان کہا جا سکتا ہے اور جہاں ہی ہر گھیری کی بناء پر بچائے اور وہ ہندوستانی
زبان کہلاتی ہے۔

اردو زبان کا ادبی سرمایہ بہت کچھ ایشیائی مذاق پر مشتمل ہے۔ ایشیائی شاعری جو حسنائع
بدائع اور عشق و محبت کے جذبات لطیف کا سرچشمہ ہے جس سے اردو زبان لذت گیر اور
اثر پذیر ہے۔

جس طرح عربی زبان کی شاعری زیادہ تر واقعات نگاری سے متعلق ہے اور فارسی زبان
کی شاعری رنگین بیانی اور خیالات کی بدقلمی پر منحصر ہے۔ اسی طرح اردو زبان اپنی ذاتی محاسن
کے علاوہ ان زبانوں کی خصوصیات شاعری سے بھی اپنے طور پر کامل و مکمل ہے۔
اعنائت شاعری میں غزل گوئی ایک لطیف ترین صنعت ہے جو دلکشی اور حسن قبول کے لحاظ
سے آپ اپنی نظیر ہے۔ غزل گوئی کے دوش بدوش ایک اور صنف ہے۔ جسے قصیدہ گوئی
کہا جاتا ہے۔ غزل کا میدان بہت وسیع اور پر لطف ہے۔ اس کے مقابلہ میں قصیدہ کی زمین
مخصوص اور محدود ہے۔ غزل گوئی انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں
اپنے انتہائی کمال کو پہنچ چکی۔ جسے انتہائی کمال پر پہنچانے والے حقیقی و عوید آرا سمان
غزل کے آفتاب و ماہتاب امیر و داغ و نیا سے ہمیشہ کے لئے رفعت ہو گئے۔

قصیدہ کی سرزمین بھی کئی شعر کی ملکیت رہ چکی ہے لیکن خاقانی ہند شیخ ابراہیم ذوق کے
بعد اس کا بھی خاتمہ سمجھا جاتا ہے۔ غزل اور قصیدہ دعویٰ کے ساتھ کہنے والے کتنے بالکمال
نظفہ والے آفتاب کی طرح چلے اور غروب ہوئے والے آفتاب کی طرح روپوش ہو گئے۔

نہیں معلوم دنیا جلوہ گاہِ ناز ہے کس کی

ہزاروں ٹھٹھے لیکن وہی روئی ہے مجلس کی

ہندوستان کے طبقہ شعرا میں کتنے ایسے ہیں جنہوں نے اپنا ایک خاص رنگ اختیار کر لیا

ہو۔ چنانچہ جب اس معیار پر جانچا جاتا ہے تو متعدد دوسرے شعر ایسے ملتے ہیں جو کو رائے
تقلید سے باز رہتے ہوئے اپنے قائم کئے ہوئے موضوع شاعری کے تحت میں طبع آزمائی کے
جو ہر دکھا رہے ہوں مثلاً غزل گوئی کے لئے میر تقی میر کا فلسفہ گوئی کے
لئے غالب احمد کے لئے میر درد و منقبت کے لئے انیس و سیر واقعہ نگاری کے لئے
فیض اکبر آبادی جو گوئی کے لئے انشا وضمین آفرینی کے لئے میر بیانی جلیل نامک پوری
زبان دانی کے لئے داغ۔ نوح رندانہ طرز سخن کے لئے۔ ریاض فطرت نگاری کے لئے
حالی۔ اکبر۔ اقبال۔ جوش۔ سیاب اکبر آبادی ان مثالی شعرا میں متعدد ایسے بھی ہیں جو
اپنے خاص موضوع سخن گوئی کے علاوہ بھی طبع آزمایا ہوئے ہوں لیکن ایسی طبع آزمائی کسی
ہنگامی اثر سے متعلق ہے۔

تصدیق کے عناصر اربعہ تشبیب گریز۔ مدح اور دعائیں سے فی زمانہ نعت گو شعرا نے
تیسرے عنصر یعنی مدح کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ چنانچہ اس کے تحت میں صفحہ قرطاس پر
ایسے ایسے رنگین گلے عقیقت کھلائے کہ جو اپنی کبھی خزاں نہ ہونے والی ہمارے پر زبان
حال یہ کہہ رہے ہیں ۵

اگر فردوس بروئے زمین است ہمیں است وہیں است وہیں است
عقیدت طبع انسانی میں ایک ایسا خاص جوہر ہے جسکی قدر کچھ اہل دل ہی جانتے ہیں ایک فرد
دوسرے فرد سے عقیدت رکھتا ہے اور یہی انسانی جماعت کا خاتمہ ہے۔ لیکن جب یہی عقیدت
ایک مقدس ترین ذات سے ہو جو حقیقتاً باطناً منہج موجودات سرور کائنات ہو۔ سبحان اللہ
ایسی عقیدت کا کیا کہنا۔

عقیدت کے ساتھ اظہار عقیدت بھی لازمی امر ہے چنانچہ ہمارے کرم دوست جناب
حسین خاں صاحب اختر کو اس آفتاب رسالت سے عقیدت ہے جس کا ذکر مہل صحیفہ
آسمانی میں خصوصیت کے ساتھ بصیرت اندوز دیا کہ تحقیق ہے۔

جس ذاتِ اقدس کے چہرہ شریف کا کتبِ آسمانی بجاہت جلی اعتبار فرمیں۔
 انسان ایسے محدود و نڈر کی کیا حقیقت ہے۔ جو اس کے صفاتِ حسنہ پر روشنی ڈال سکے
 وہ درجہ ہنس کی خلقت نور خداوندی سے کل میں اسے اور جو حقیقتاً باعثِ ایجادِ عالم ہو
 و مانعِ انسانی اس کی مرتبہ شناسی کے باب میں نارسا ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے ایسا
 بلند منزلت جس کی تعریف میں لفظ عاجز اور زبان قاصر ہو۔

عرب کا وہ ملک جہاں آج سے سائے سے پیرہ سو برس پہلے جن کی تاریکی چھاؤنی ڈالے
 ہوئے تھی اور گروہِ انسانی ایک خدا کے بجائے۔ لات و منات عزراہل ایسے کہتے ہی خود
 تراشیدہ خداؤں کے فنا سا مان وجودِ انسانیت کو جھینٹ چڑھا رہا تھا۔ اس نکتے کی فحش
 زمین پر آباد ہونے والی انسانی جماعت جو بات بات پر تیغ آزمائی اور خونریزی کو جو ہر مدافعی
 سمجھ کر تباہی اور بربادی کے قعرِ مذلت تک پہنچ چکی تھی قریب تھا کہ اس طبقے کا ہر وجود
 عدم سے بدل دیا جاتا۔ دفعتاً رحمتِ خداوندی کو چشش آیا اور ایک ایسے مسلحِ اعظمِ مادی
 مکرم کو مبعوث فرمایا کہ جس کی بعثت کے انسان کے سامنے انسانیت کا قبلا ہوا سبق و پہلا
 او کبھی نہ بولنے والے پتھر کے بنائے ہوئے خداؤں کو پرستارِ باطل کے سامنے منہ کے
 ابل کر لایا ایسے سراجِ مینر کا اتنے تاریک دور میں نور افراڑے بصیرت ہو ناگم کردہ راہوں کے
 لئے سعادتِ ابدی کا موجب ہے۔ ایسے برگزیدہ رسول سے عقیدت صداقہ جو عشق کے
 درجہ تک پہنچ چکی ہو دنیا کی بہتری کے علاوہ نجاتِ اخروی کا بھی باعث ہے۔

خوش نصیب ہیں نشی حینِ خاں صاحبِ احترامِ طینہ جی جنھوں نے اظہارِ عقیدت کے
 سلسلے میں فنا فی الشیخ ہونے کے بعد فنا فی الرسول ہونے کا ثبوت اپنے نعتیہ کلام کے مجموعہ
 ”مستانہ نوید کوثر“ سے دیا ہے

یہ وہ حشرِ شہمہ عقیدتِ وقت ہے جس میں اشعار کی جگہ کوثرِ نسیم کی موجیں اپنے
 دامن میں گمراہے معانیِ رول رہی ہیں۔ اللہ المستانہ نوید کوثر کا دامنِ تقدس کہ

جس پرانہ حقیقت کی انراشتیں اور قدس کی بارشیں ہوں۔ اور وہ فردوسِ تخیل میں
 یہ کہہ رہا ہو کہ ”دامنِ پُختہ دوزخ فرشتے وضو کریں“ مستانہ نوید کوثر کا خیر مقدم قح خواران
 میخانہ قدیم اور سلوگٹان صہبائے کوثر و نسیم پر فرض ہے۔

حسین خاں سے ان کے نام کا لفظ آدل اور ستانہ نوید کوثر سے اس کے نام کا لفظ
 آخر لے لیا جائے تو حسین اور کوثر میں جو ربط باہمی اور رعایت لفظی ہے اس کا لطف کمال
 شوق کی بنا پر کچھ اربابِ ذوق ہی اٹھا سکتے ہیں۔

”ستانہ نوید کوثر“ کے مصنف منشی حسین خاں صاحبِ اختر ہیں۔ جنھیں کمالِ شاعری
 پر چمکانیوالے میرے محترم بزرگ اُستاد ذی مولانا محمد عثمان خاں صاحبِ رعبت مظلہ العالی بابر پور
 کے نفیس صلاح نے جنابِ اختر کو اس لوح و قوت پر پہنچایا کہ آج ان کا کلام فصاحتِ نظام
 ضیا بخش دیدہ والالہ بصاد ہوا۔

”ستانہ نوید کوثر“ کا اس سے زیادہ تعارف کرنا طویل عمل ہے۔ اسلئے کہ میرے
 خواجہ ہاشم جناب حسین خاں صاحبِ اختر نے ایسے جلیل القدر رسول کی تئاد صفتِ نظم
 فرمائی ہے جن کی جلالت حسبِ تعریف مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی یہ ہے۔
 لَا يَمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
 بعد از خدا بزرگ توئی قصتہ مختصر

آپ کے پاکیزہ جذبات اور اچھوتے خیالات کی ترجمانی مجھ ایسے بے خبر حال اور ناقص خیال
 کے حیطہ امکان سے باہر ہے۔ ”ستانہ نوید کوثر“ پر جنابِ اختر سے اتنا کم دنیا کافی ہے۔
 ”اللہ کرے محسن قبولِ درزادہ“

تھار پیلو پر قیاسات کے لیے طبعیہ یا تجربیہ کے طبع و بیان نہیں ہوں
 سو سوہ سستمانہ نوید کوثر از قلمہ اعجاز قسم نایاب میں حاصل جانتے
 قصبہ الطیر ضلع مشرقی خاندیس

کہ شاعر کے گرامی و سخن بیان نامی عطا فرمودہ مصنف موصوفہ از بر بار منت بکلیں
 سپاس گذار منت ہائے بے پایاں ساختند با ہزاراں ہزار شکر و انسان ہدیہ
 ناظرین کردہ پیشود

نتیجہ افکار گہر بار حضرت قبلہ گاہی مولانا مولوی احمد علی خاں صاحب قادیان قادیان
 رامپوری واعظ و معلم ادبیات مدرسہ عالیہ حکیمہ برہان پور تترجم و مولف کتب مدبرہ و نام

بنام خدائے جہاں دار داد	فرد زندہ ماہ و خور شید و اختر
فلک را بہ انجم نموده قزین	زمین را بہ مردم بیار است یکسر
زمین و زماں ہر دو منقاد امرش	چہ امکان کہ تا بند از حکم او سر
ہمہ خلق را سوئے او احتیاج ہے	بہر کس سانندہ رزق مقدر
عنی ذاتش از طاعت اہل عالم	بری ملکش از تمت صد و ہمسر
زوال و تغیر بدورہ نہا بد	کمالیست ادر از ہر نقص برتر
سوئے کنگرہ کئے ذات و صفاتش	پریدن چہی خواہی از مرغ بلے پر
بہ آلائے والاے او تر زباں شو	ہمیں است ہنجا نیک شاکر
ہمہ خلق و عالم ہمہ جن و آدم	بجہدش ہی تر زباں خند و خوگر
ہمہ زلخوارند از خوان چو ریش	چہ پیغمبر ان و چہ شاہان با فر
پس از حمدت پیغمبر بگویم	کہ ختم الرسل است آن ذات اہل

چہ صفت است این صفت لکبر
ہم خلق و عالم شدہ جلوہ گستر
نہ ہرگز شد کے خلعت او منور
نہشت است دیواں کے خست اختر
طلیق اللساں و سخن خوب و بہتر
چہ دیواں کے جذبہ عشق کیسر
حرفش سیہ پہچو زلف معتبر
بدل بروی غیرت خال لبہ
مسل ضیا بخش خود شہید یکسر

خدا گفت لولاک و شان بکش
ز نورش کہ از نور حق گشت پیدا
منی تافت گوہر نورش بہ دنیا
باعت ہما یون آن فخر انساں
نصیح البیان نکتہ میں پر حیا
چہ دیوان سہرا ہر خیالات صادق
معانیش روشن جو فضاں خواں
نقاطش کہ زیب بیاض گماند
دو تار بج در مصرعے گفت اختر

از طبع و فادہ من نقاد حضرت سادہ فی قلبہ گاہی شاعر ترین بن ناظم فصیح لساں

مولوی محمد عثمان خاں صاحب راغب برہان پوری مظلہ العالی

ثنا کے شہنشاہ گردوں وقار
ہوا اس سے عرش برس کو وقار
یہ ہے وجہ صد جلوہ روزگار
تجلی دہ روئے لیل و نہار
محمدیوں کو نبی کے تاجدار
غریبوں کے غم آشنا غلہ دار
ضیا بخش قصر دل روزگار
چمک کر وہ خود شہید گردوں وقار
کہ تخی کفر کی تیرگی بے شمار

ادب کے لکھ اسے خامہ زر نگار
یہ وہ ہے شہنشاہ زمی اقتدار
یہ ذریعہ ہے نور خدا
ہے احمد محمد سہرا پا جمیل
زہے بخت امت زہے بخت خلق
رسول مکرم شفیع الامم
دو عالم کار و روشن چراغ میر
نئی شان سے منظر عام پر
ہوا جلوہ گریسے ماحول میں

ہوں کی پیشکش میں مشغول تھے
 و خشاں ہوئیں تابشیں نور کی
 جو مہرِ رالت کی کر نیں بڑھیں
 ملا ایسا پیارا حبیب خدا
 یہ وہ ہے نئی شمعِ بزمِ جمال
 جو لطفِ نبی کی گھر آئی انگھٹا
 بہا میں لے آیا اسلام کی
 کسی سے ہو کیا اُس کی مدح و ثنا
 ہزاروں محمد کے ہیں بیج خواں
 جو اختر ہیں نامی المینر کے
 وہ میرے ہی مزارِ شاگرد ہیں
 محبت کی ہے نعت کا مشغلہ
 ہے ہر شعراک موجِ بحرِ رواں
 ہے ہر شعر میں رنگِ دورِ جدید
 سخن کیا ہے ندرت کا ائینہ ہے
 معانی رنگیں سے لیس نیر ہے
 کہیں رنگ ہے سبزہ خلد کا
 لکھا خوب اختر نے دیوانِ نعت
 تنائیں اختر کی پوری ہوئیں
 یہ دیوانِ اختر کا مقبول ہو
 یہ دیوانِ بخشش کا دفتر بنے

عرب کی زمیں چمنار و کسار
 مٹی پیکر گئی شبِ روزِ گار
 چمک اٹھا سطحِ جہاں ایک بار
 ہے جس پر خدائے دو عالم کا پیار
 ہے پروانہ ساں خلق اُس پر شمار
 عرب کی ہوئیں وادیاں سبزہ زار
 گلستانِ حق کا گلِ صد ہزار
 شاخو اں ہو خود جس کا پروردگار
 ہزاروں محمد کے ہیں جاں نثار
 کہ ہے شغلِ نعت اُن کا لیل و نہار
 بڑھانعت کوئی سے اُن کا وقار
 کلام اُن کا ہے نعت میں آبدار
 ہے ہر بیتِ سلک ویشا ہوا
 ریاضِ سخن کی ہے دلکش بہار
 سخن کیا ہے گویا سہرا پانچ گاہ
 ہر اک لفظِ نعت شہِ ذمی وقار
 کہیں منظرِ تختِ لالہ راز
 چھپا خوب دیوانِ نعت آبدار
 بر آئی مرادِ دل بے شمار
 قبول اس کو کر لیں شہِ نامدار
 یہ دیوانِ کام آئے روزِ شمار

لکھو طبع دیواں کا راعب یہ سال

ہے نعت نبیؐ جنت صد ہزار

ایسی نتیجہ فکر سجادہ سند طریقت واقف اسرار حقیقت کاشف اسرار علی

ماہر اسرار حنفی جناب محمد عبدالولی قادری چشتی المتخلص اولیسی

المتخلص انصاری المعروف اولیسی میاں

خیر زدی فہم کا دیوان نعت	ہر نقائص سے سر اسیر پاک ہے
منظر حیرت ہے حسن خوشنما	اور درد عشق کا تریاک ہے
لمعہ اختر کی آب و تاب سے	گویا سیرِ ساحتِ افلاک ہے
مشرقی راعب ہے زہرہ جان نثار	اور حیراں صاحبِ ادراک ہے
مدح خوان دینکے جگہ و لمیں سے	ذکر محبوبِ خدائے پاک ہے
جلوہ خورشید نعت شاہ سے	سہروردی راہِ دلا بے باک ہے
مصراع تاریخ اولیسی یہ کو	خوب وصف سرورِ لولاک ہے

اختر طبع از شیر سخن ناظم اقلیم زمزم لانا محمد حسن اختر نعمانی نقشبندی

دہلوی تلید فصیح اللسان فیض باب نواب محمد سراج الدین جہا سائل دہلوی

مدظلہ العالی

لکھا ہے وہ دیوان اختر نے اختر	کہ ہے جس کا ہر شعر بہتر سے بہتر
یہ دیواں ہے روشن خیالی کا نظر	تکلیوں نقطہ نقطہ ہو مہر منور
مصنف کا اسکے کرد و صف کیا میں	وہ لکھتا ہیں کامل مکمل سخنور
بڑھا دیتی ہے مرتبہ خاکساری	وہ خورشید ہیں گو تخلص ہے اختر

شکر و شکر ہوں انکی تاریخ نگار
کہ پوچھا یا لفت نے آواز دے کر
بے خبر سے انہیں سے ہر شاعر کو

مراقبت سے نہ ہوں ان کی تاریخ
ان کی نگار بنی ہوں ان کی تاریخ
یا تاریخ قمر اس میں کی تاریخ کہ نہ

ولہ

کتیا سے اختر تا کعبت ہے پہاڑ
الفت نے کہا کہ اختر و اختر
۱۳۵۲ھ

چرچا ہے زمانہ کا دنیا کا ہے افسانہ
میں غرق فکر تھا تاریخ کے دریائوں

ولہ

اختر بھی وہی ہے کعبت سخن کے ناظم
غنیہ خاک کے بولایا ہے ریاض اقم
۱۳۵۲ھ

سکھانہ کوئی مضمون باہر حد سخن سے
تاریخ پوچھتا تھا میں گلشن سخن میں

ولہ

ہلک شعر سخن یقیناً بلند بالا نظام اختر
جو ہر تاریخ فکر کردم بگفت الفت قیام اختر
۱۳۵۲ھ

نظم جو صفت کمال اختر کہ بہت صنعتش عقل پر
زہد فصاحت خجہ بلاغت کہ قہار صاحبزبان

اظم طبع و شاعر شیریں بیان ناظم ملک سخن جان صاحب مصطفیٰ خاں اظم

جلگانی ضلع مشرقی خاندیس

شکر افضال و عطائے ایزدی
کیوں نہوا جواب کو حاصل خوشی
اسلئے کہتے ہیں ان کو راغبی
صن فکر نعت ان کی زندگی
خوب نعت سرور عالم لکھی

طبع اختر کا ہر ادیان نعت
ایک مدت کی برائی آرزو
فیضیاب راغب استاد فن
ہیں وہ ملاح حبیب کبکریا
مع خالوں کی زباں پر ہے رواں

واصفیوں کی جان یہ دیوان ہے
 شوق سے اسکو خریدیں مشتری
 پوچھا اظہر سے جو سال الطباع
 کند یا دوبار - جام بے خودی
 ولہ ۱۲۴۵

لکھا اختر نے یہ اچھا دیوان
 کیوں نہ ہر شعر ہو اس کا شہرہ
 نعت ہی نعت کے اشعار ہیں سب
 خط سے ارمان کے معلوم ہوا
 کہا نعت نے اگر ہے - لاحق
 لکھد و اظہر یہ روئے انصاف
 خوب لکھی نعت محبوب خدا
 ملہم غیبی نے یہ مجھ سے کسا
 ذکر حق سے نعت شاہِ انبیا
 ولہ ۱۲۴۵

مصابا سے اختر فرخندہ خو
 فکر جب لاحق ہوئی تاریخ کی
 کند و اظہر اس کا سال الطباع
 اٹھارہ از سنہ الحج ابکار و کما محبی نشی میر غایت علی صاحب بربانپوری کمیند
 استادی حضرت راعی حضرت حافظ جلیل الحسن صاحب جلیل
 فصاحت جنگ جانشین امیر مینائی و استاد شاہ دکن مظہر

خلق کیا زیب پہ قربان ہے سبحان اللہ
 اک اک مصرع جو آج مقدمہ کتا پو غار
 خوش لقا خوب یہ دیوان ہے سبحان اللہ
 حسن میں نعت کی کیا شان ہے سبحان اللہ

ولہ

نور انوار سے بہریت ہے کلامِ اختر
یہ مرقع و سین بہت کلامِ اختر
یہ منزل ہو کہ مقصود کہ سلامِ اختر
یہ پہلو ہے وہ ہے ہم مقصود سلامِ اختر
کس بلند ہی پہ چھتا ہے کلامِ اختر
نام کیا ہے کہ چھتا ہے کلامِ اختر

معنوی حسن لئے کلامِ اختر
نفسِ پندش ہو ہر اک صفتِ شعری چکی
اپنے انداز میں ہر ایک خدا کا ہے
ایسا دیواں پھول تو نغمہ کیوں نہ لگے
یہی محتاجِ سخن ہے یہی محتاجِ کمال
طبعِ روشن کی جو تاریخ بھی روشن آفتاب

ولہ

تجلی میں ہم جلوہ طور ہے
جو مطلع ہے اک مطلع نور ہے
کہ مرغِ نور نور علی نور ہے
خدا کی خدائی میں مشہور ہے
جو حدِ نظر سے کہیں دور ہے
ہستی میں یہ چشمہ نور ہے

خدائی کو دیدار اس کی منظور ہے
فضائے غزل آئینہ دارِ حسن
قلم نے کیا وصف کس کا رسم
نما ہے یہ اس شاہِ عالم کی جو
کوئی اس کی منزل کو کیا جاسکے
نیکوں چمکے دیواں کی تاریخِ طبع

ولہ

وہ خدا اس نعت گوئی کا جملہ
اس چین کی ایسی بندہ جائے ہوا
ایں خدا سے عشقِ محبوبِ خدا
ایسی پیاری نعت لے صلِ علی
کیا زبان ہے کیا سخن ہے مر جا
جب خدا خوش ہو گیا پھر کیا رہا

کیا سخن ہے مر جا صدمِ حساب
سیرِ اس کی اک جہاں کرتا ہے
جہ کی قسمت میں ہو اسکا حق ہے یہ
ایسا اندازِ سخن ایسا سخن
چاہتا ہے دل کوں ہر شعبہ پر
جب نبی خوش ہوں خدا خوش کیوں نہ ہو

یہ کمال ایسا کمال اتنا کمال
بیت بیت اپنی جگہ معجز نما
کس مسرت سے کہا آواز تے
دیکھو اب دیوان اختر چھپ گیا

اخلاق بنشی محمد شعبان خان صاحب بنارس تلمیذ داماد اصغر

حضرت آفاق بنارسی مدظلہ

چھپ رہا ہے وہ نعت کا دیوان
جس کی پھیلی ہے ہر طرف شہرت
ہم نے اخلاق یوں کہی تاریخ
چشمہ نور جلوہ قدرت

ولہ

اختر دیوان کو تھارے
کنا ہے زمانہ کنز اشفاق
نکلے تاریخ عیسوی میں
لجائیں جو اختر اخلاق

اشتیاق بنشی احمد خان صاحب خلف حضرت آفاق بنارسی مدظلہ

واہ دیوان جناب اختر کا
حسن و خوبی کا ہے ذخیرہ گنج
سال ہجری میں اشتیاق یہ لکھ
بہل بوستاں ترانہ سنج

اشرف بنشی اشرف حسین خان صاحب تلمیذ حضرت آفاق بنارسی مدظلہ

فکر تاریخ کی تجھے کیا ہے ،
فیض استاد تیرا منس ہے
سن یہ آتی ہے عیب سے آواز
لکھو اشرف چراغ مجلس ہے

امیر بنشی امیر احمد خان صاحب بنارسی تلمیذ حضرت آفاق بنارسی مدظلہ

ہے دیوان جناب اختر کا
کم ہے جتنی کروں ستائش بھی

ان پر رحم کی ہے نوازش بھی
 بخش بھی سہ فرخستش بھی
 کہ ہے راجت کی ہیکل شش بھی
 جاوہر لب بھی نوید خستش بھی

شش بھی ہیں برخل ابر کی
 نعت خیر البشر ہے اس میں قسم
 کیوں ہے کلام اختصار کا
 ہے بجا جو کوں اہمیت اس کا

ولہ

مشاق جس کے دید کا تھا ہر جوان و بزم
 جذبات جس کے ایک ہیں اول سے تا آخر
 جو آج ہے جہاں میں پاپ اپنی ہی نظر
 الفاظ و شعرا کے ہیں گویا منہ منبر
 ہر صفحہ پر ہے نوزی اس کے صوبہ پر
 لکھ بکری میں سال جو بحر ہے نظر

چھیک کلام بکلا ہے اب وہ فلک سرور
 نعت نبی کا طبع وہ دیواں ہوا ہے آج
 یہ ہے کلام اخیر شیریں کلام کا
 جو دیکھتا ہے اس کو وہ کہتا ہے برخل
 مقبول نام کیوں نہویں وہ کتاب ہے
 بیٹھا بحث ہے فکر میں تاریخ کی مہر

آرام جناب لیلین علی صاحب بن فیض علی صاحب مصلی ابابوی

ملمذ و جالشین حضرت ایمان بابلی

کریں کے آپ کی حضرت شفاعت
 ہے دیواں آپ کا دریاے حمت
 خدا کے دم ان کا ہے غنیمت
 خدا نے انجمن کی دی صدارت
 بڑھائی آپ نے علمی لیاقت
 خدا واد آپ نے پائی طبیعت
 خدا دیا ہے جس بندے کو عزت

لکھا ہے نعت میں دیوان بہتہ
 درنا یاب ہے ہر شعر اس کا
 ہیں فخر قوم میواتی یہ اختصار
 اظہر میں ہے ممتاز ہستی
 نہ کیوں ہو خاندان اخیر کارون
 قلم برداشتہ لکھتے ہیں اشعار
 نہیں اٹھتی گھٹائے سے کسی کے

کھلائے خوب نگہاں نے مفاہیں ہے کیا نکھرا ہو انگڑا یہ دھت
بہان شاعری میں چکے اختہ بہت کی حضرت راغب کی خدمت

ہمارے مجرم اختہ کا ارماں
ہے عطفہ نعتیہ دیوانِ جیت

آمام جناب امام خان صاحب برادر مصنف دیوان ہذا وحمید حضرت
راغب متوطن املینہ مشرقی خاندان

کیوں نہ دیواں ہو مقبول جہاں اس میں ہے وصف حبیب کبریا
جس پر آئینہ ہوئی نعت نبیؐ خود وہ اک تصویرِ حیرت بن گیا
کیف میں ڈوبے ہوئے شعاریں سن لیا جس نے وہ مستعار ہوا
یہ ہے ظاہر اسکے اک اک شعرے ہے اثر کے کیف میں ڈوب با ہوا

کہد صاحب جہاں سے اے آمام
بھائی اختہ کا ہے یہ دیواں چھپا

اکبر نشتی محمد امعیل صاحب راجھی چیم سوداگر ملکاپوری (برادر)

عجب ہے نعتیہ دیوانِ اختہ سخن نعت خواں ہیں دل سے قرباں
شائے سہ در عالم ہے اس میں ار سے پڑھ کر نہ کیوں خوش ہوں مسلمان
کتابت پر ہوا جاتا ہے دل لوث عجب ہے شان دیواں کی نمایاں
ذریعہ مغفرت کا ہے یقیناً قیامت میں مسرت کا ہے سماں

کو تارتخ سال طبع اکبر
بجدا اللہ ہے لوز فیض دیواں

آویں جناب چیلو دین صاحب جاگیر دار انجمن برہان پوری

اختر شیریں بیاں نے اسے اویں
قابل تھیں یہ دیوان نست
ایک نئے انداز کا دیوان لکھا
خوب لکھی یہ حب خیمہ الورا
جس میں ہو وصف حبیب کبریا

مصرعہ تاریخ یہ لکھ دو اویں

قابل اظہار دیوان چھپ گیا

آتش حکیم شہید قاضی جناب سید سعید الدین جبار انجمن برہان پوری

نہ کیوں قلب میں ہوا نوس اس سے
شناکی ہے وندان محبوب سار حق کی
نیم اس میں نصرت رسول نہیں ہے
ہر ایک لفظ دیوان کا کو بخیر ہے
نمایاں ہر ایک شعر سے بانگین ہے
کہ دیوان پر وغیرت صاحب چمن ہے

کو اس کی تاریخ اس طرح آتش

لکھا بارک اللہ نہ الا سخن ہے

صغر ہشتی میر محمد علی صاحب عراقص نویس انجمن برہان پوری

نعتیہ دیوان اختر چھپ گیا
ہے مہتر اشاعری کے نقص سے
کیوں نہ خوش ہوں یکے کراہل جہاں
کیا ہے طبع اختر شیریں زباں

لکھ دو صنعت مصرعہ تاریخ یہ

شوق دیدار جبار بوستان

پیدل جناب عبدالرحمن صاحب مثنویاں راغبی برہانپوری

جو اک لڑائے شام و خوش بیاں تجھے آفسدیں مرہبام رجا
 زمانے میں یکساں سخنو یو تو لکھی خوب نعت حبیب خاں
 ریاض نبی کی فضا دیکھ کر سماں کھنچ گیا بارغ فردوس کا
 جہاں میں ہے دیاں ترا بمثال ہے نعت پہ کیا تیری فکر رسا
 لکھو اس کی تاریخ بیت دل ہی عجب زرفشاں ہے یہ مدح و ثنا

بسم جناب محمد اسم اللہ صاحب راغبی برہان پوری

خیر کائنات پاک میں دیوان کیا چھپا حیرت میں اہل فن ہیں مضامین دیکھ کر
 مرغوب طبع کیوں نہ ہو نعت رسول پاک ایک ایک لفظ نعت کا ہے جاذب نظر
 بے لعل یہ لکھ دو مصرعہ تاریخ الطلاع گلشن ہے وصف شاہ کا بھید بہار پر

برہان جناب برہان الدین صاحب راغبی مصطفیٰ آبادی

ضلع مشرقی خاندیس

مکٹا ریگا رو نہیں تا قیامت عجب نعت کا بنجراں ہے گلستاں
 پسند آئے کیونکہ ہر مرد حق کو کہ منظوم ہے ذکر محبوب سبحاں
 کما دل نے برہان تاریخ لکھ دو
 بہر دلکش عجب رہہ حقیقت یہ دیاں

ماتوق علیہ کہ پیر سائده برانچر حضرت شمس المصطفیٰ علیہ السلام

تلمیذ علامہ رانا شمس اوصاحب مرحوم لکھنوی فرنگی علی

دیوان اختر بشیر کلام

ہے اس میں نعت محبوب خدا کی
لکھو حافظ تم اس کے طبع کا سال
نکیوں ہر دل کو ہو دیوان محبوب
دل افزا نصیحت دیوان ہو خوب

حافظ حاصل فکر سخنور با کمال ناز خیال جناب قطبہ شکر صاحب

دیوان پوری تلمیذ تاج اشعار احمد علی خان پٹنہ صاحب پٹنہ علی گڑھ

اس مرثوہ رسد بہ نعت خیراں
دیوان چہ دیدنی ست حافظ
مطبوعہ سٹیم پریس
مستطاب نوینہ کوثر

۱۵۴

المیۃ للہ ٹھکانے لگی کوشش
دیوان ہوا زمین طباعت سے موزین
رمیت وہ ہر مجلس میلاد نئی ہے
یہ تو تیا احباب کی آنکھوں کیلئے ہے
ہر نظم ہے محبوبہ اخلاق ہمیشہ
ارباب سخن سے یہاں ادا کی لیگی
بیار کا سر کاٹ کے حافظ کو تار سخن
اختر ہوا پوچھو تھا ارباب تیرے جی کا
لازم ہے شکر جناب احدی کا
ہر عاشق احمد کو سبب فرج و خوشی کا
اے ادا کے لئے زخم ہو بر بھی کی انی کا
ہر شعر ہے تاج رسول غیبی کا
محشر میں گرم ہوگا خداوند غنی کا
گلزار شگفتہ ہے یہ اوصاف نبی کا

حلیف جناب محمد حلیف انصاری تلمیذ حضرت حافظ صاحب

دحو لیوی مغربی خاندلیس

یہ کلام دل پسند و سبے نظر
مرحبا یہ آفرینشی سخن
یہ فصاحت یہ بلاغت و بیکر
اس کی یہ نیرنگی طرز سخن
وصف انصاری شد ویراے حلیف

مدح خوانی مصلحت کی جان ہے
بارش مضمون ہے یا طوفان ہے
شاعری سوجان سے قربان ہے
انتر مجسمہ بیاں کی شان ہے
رہنماے معنی قرآن ہے

انقرض اسے اختر مشیر کلام
آئینہ رحمت ترا دیو ان ہے

۲

پاک یہ ہر عیب سے کیونکر نہو
دیکھتے ہی جی اٹھے مشتاق دید
نقطہ نقطہ آج اسکا بے گماں
لکھ سرفلاک سے بچکر حلیف

ہے سدا پا احمد مہمختار کا
اللہ اللہ یہ کلام جانفزا
قلزم معنی میں ہے دود باہوا
واہ وا اختر کا دیو ان چپ گیا

خیالی طبع اذ فصح البیاناں نکتہ واں فشتی محمد علیم اللہ صاحب
برمان لوری بانشین حضرت ابوالکلام فشتی سید واکر حسین صاحب
مرحوم غازی پوری

سیر تقسیم گل بارغ کرم
پس جو بیت خستالی بخیاں

ہست این ذات محمد لمجاظ
گفت گل بازی رنگ الفاظ

۱ ۳ ۵ ۷ ۹

طبیعتِ نو سیر سے سیرِ کج
رایحِ نیا میں ہے جنت سے بکھر
ادب کی حقیقت کا وہ خاص منظر
خیالی یہ نعتِ محبت کا دفتر
کہ بہتر ہیں مضمون اخلاقِ فخر

بہتر ہے یہ سیرِ کج سے سیرِ کج
نرا ہے وہاں ہے بہرِ پائنت
کچھ آئی ہے تصویرِ جذباتِ دل کی
پسندیدہ نظموں میں مدحِ بزمِ عیش
کئے کیوں نہ آکر ادب کا فرشتہ

خلیقِ ادیب سخنِ فخرِ منِ مثنوی محمد حمید اللہ صاحبِ رشدِ ملانہ
حضرت مولانا رابع مدظلہ برہانپوری

تخیل میں اتنی ہوتی تیز گام
وہ ہے نظمِ شعر و سخن کا نظام
یہ دیوان ہے سرِ چشمہ فیضِ عام
یقیناً ملیگی بقائے دوام
سے معرفت میں ہے ڈورِ کلام
ہے دلکش عجب منظرِ صبح و شام
یہ دیوان ہے واجبِ احترام
کہ ہے باوہ حق سے لبرِ خیرِ جام
عجب جاں فزا ہے یہ تیرا پیام
تیری بندشوں کا ہو کیا اہتمام
نشاطِ ابد مدحِ خیرِ الانام

گئی فکر تا حدِ نظمِ کمال
مسلل ہر ایک بند ہے نعت کا
حقیقت کی موجیں ہوں سہلِ بلند
مصنّف کو نعتِ مثنوی کے سبب
نہ کیوں اہلِ عرفان کو پھر بکروں بند
حج و زلفِ احمد کی ہو اس میں نعت
ہے منظوم ذکرِ شہنشاہِ دین
نہ کیوں کیفِ زارِ اسکی ہوں مستیاں
جزاک اللہ لے اخترِ خوشِ بیاں
مرصّع ہے ہر شعرِ دیوان میں
مناسب ہے تاریخِ اس کی خلیق

وہ

مستانہ نوید کو شہ
پاکیزہ ہے کلام اختہ

مقبول کیوں نہ ہو جہاں میں
کمد و خستلیق اس کی تابخ

وہ

رونی جلاوہ گہ طور ہے دیوان کیا ہے
آفتاب شرف نور جو دیوان کیا ہے

نقطہ نقطہ سے ہو دیوان کی عیان تابانی
اسکی تابخ اشاعت ہی بہتر ہے یقین

وہ

سچ نوید ہے نعت عفو جرم کا سامان ہے
اس کی دنیا کے ادب میں کیا نرالی شان ہے
جس رسول پاک پر نازل ہو اقرآن ہے
جس کو چشم دور ہیں بھی دیکھ حیران ہے
عاشق محبوب خالق کی بی پیمان ہے
آن کے نام پاک پر خلق خدا قربان ہے

جمع ہیں اصناف محبوب خدا دیوان میں
کس عرق ریزی سے چمکا نعت میں نگ جہید
وصف میں اسکے دم ہے ہر ورق دیوان کا
کتے معنی خیز ہیں اشعار اس دیوان کے
مرجا ہر شعر میں اختر کے ہے سوز و گداز
کون سرکارِ دینیہ ہیں محمد مصطفیٰ

نعتیہ دیوان کا سال طبع لکھ دو اے خلیق
دولت دارین ہے یا نعتیہ دیوان ہے

خنداں جناب محمد بیگ صاحب راغبی برہانپوری

عجب دیوان لکھا نعتیہ ہے
زبان دل سے جاری مر جا ہے
یقیناً نعت کا حصہ دیا ہے
دو بالاد فتر مدح و ثنا ہے

ہوا جاتا ہے دل سر بان اختر
مضامین نعت کے ہیں کتنے اعلیٰ
مستفتم تم کو قسام ازل نے
یہ لکھ دو مصرعہ تاریخ خنداں

درد از شجاعت کاک کمر شک شاعر از خیال ناظم شیرین مثال

جناب منشی میر نظر علی صاحب کا کوروی
حضرت اختر کا بہتر نظیر دیوان سپا
صہم بام فلک سے دی فرشتے نے بنا
کیے پھر ہر دم کیوں جو دست حق کا دیوان
درد سال طبع لکھو۔ باغ و باج چو

ریاض۔ از قلم گہر بار طبع آبدار ضیاء المنی علی جناب حضرت

ریاض احمد صاحب مدظلہ العالی گورکھپوری
بنا اختر کا دیوان پھول کا مار
زمین شعر پہنچی آسمان پر
کھائے یہ وقت فکر تاریخ
سلیقے سے گندھے گلہائے اختر
ستارے بن گئے گلہائے اختر
کہا کیسے رہے گلہائے اختر
ریاض آلی لب اختر سے آواز
کہو اچھے گلے گلہائے اختر

ریحان جناب عبدالرزاق صاحب لمیزاران صاحب مصطفیٰ آبادی

کمل بہ دیوان ہے نعت کا
وہ کیا جانے الوار نعت نبوی
وہ سوز محبت ہے اشعار میں
رسول اکرم کے شیدائی ہیں
نہات حقیقت سے ماہر ہیں آپ
محمد ملاک کی دعا ہے یہی،
نہ کیوں شاد ماں ہو سال تپنا
جو عاصد کہ رکھتا ہو قلب سیاہ
ہر عاشق کے دل سے نکلتی ہو آہ
تہ دل سے اختر خدا ہے گواہ
بہت نکتہ رس ہیں افضل ال
دو عالم میں یارب بڑے عز و جاہ

سن طبع برجان تم لکھ دو صاف

یہ ہے چشمہ فیض دیوان دا

زیبا۔ جناب اولیا صاحب راغبی برہانپوری

نہایت شگفتہ ہیں گھلائے رحمت
نٹائے نبیؐ کو وہ رقت ہے حاصل
بہاروں پر رنگیں سخن کا چین ہے
مصنف کے ہر شعر سے ہے یہ ظاہر
کہ جس پر خدا و جہنم کا چین ہے
مناسب ہے تاریخ دیوان کی زیبا
کہ دریائے عرفاں میں دو غوطہ زن ہے
عجب جلوہ گر مہر بام سخن سے

سیاہ نتیجہ فکر و یوب مملکت سخن ہدایت معانی ارباب فن محترم

عالیجناب مولانا عاشق حسین صاحب اکبر آبادی دام فاضلہ

چھپا خوب دیوان نعت اللہ اللہ
چوتھیاب ہونے فکر سال شاعت
ہر اک شعر ہے ایک تسبیح اختر
تو جربستہ کمد و مصابیح اختر

شاکر جناب محمد یعقوب خان صاحب تلمیذ قبلہ احقر جاگداسی مظلمہ

ہو پورا زہ ہے ارمان خستہ
کہ نہیر طبع ہے دیوان خستہ

ہیں جتنے شعرا سب ہیں حیدر
تصدق جان۔ دل قربان خستہ

نٹائے سرور ویں کی بدولت
ہے برتر شاعروں میں شان خستہ

اڑا کر فرق حاسد لکھ دو شاکر

ہے مرغوب زمن۔ دیوان خستہ

شکوہ و مہربانی حضرت مولانا صاحب راغبی بہان پوری

وہ صاحب شہادتین دو عالم ہے قسم
ہر اچھوتی بندشیں شستہ رہاں
تا بس اختر سے یہ دیوان نعت
مصرعہ تاریخ لکھ دو شاویوں
ہے مدیم المثل دیوان نعت کا

شوکت جناب محمد عمر صاحب راغبی ازوردہاسی پی

خوب یہ دیوان لکھا نعتیہ
کیوں نہ مر خوب یہ دیوان نعت
مصرعہ تاریخ اے شوکت لکھو
واہ وا اے اختر شیریں مقال
صاف اور سنھری ہے اسکی بول چال
خوب لکھا ہے کلام بے مثال

صابر شاعر ناز کنیاں جناب فضل حسین صاحب حاذقی تیرہانپوری

قطبہ سال طبع نور نرم دیوان اختر

۳ ۳ ۹ ۱ ۶

کیا لکھ اختر نے مضمون نفیس
اللہ اللہ رات دن رہتے ہیں آپ
میں نفاست آپ کے اور اک میں
منہمک نعت شہ لولاک میں

کہئے صابر مصرعہ تاریخ طبع

خوب یہ دیوان ہر نعت پاک میں

۲ ۵ ۳ ۱ ۵

صادق جناب میر گلشن علی صاحب بن ارمیاں مصطفیٰ آبادی

مشرقی خاندان

بڑھی نعت نبی سے شان اختر
سراپا اس میں ہے رنگِ فصاحت
یہ مداحِ رسول کبریا ہے
شناخو ان شہ کون و مکان میں
ہم اپو را جو تھا اریان اختر
سخن کی جان ہے دیوان اختر
بڑھائی ہے اسی نے شان اختر
نیکوں ہر فرد ہو قربان اختر
یہ لکھ دو مصرعہ تاریخِ صادق
ہے ایدل ہے بہادریان اختر

صادق جناب عبدالواحد صاحب حادفی برہانپوری

اختر کا نعتیہ دیوان بے عیب چھپا
کیوں نہ یہ دیوان ہو ہر وعظ
اس میں ہے نعت حبیب کبریا
مصرعہ تاریخ اے صادق کہو
بے بدل دیوان اختر کا چھپا
ولہ

روح افزا کیوں نہ اسکی سیر ہو
عیسوی تاریخ اے صادق کہو
میرضا ہے باغِ نعتِ مصطفیٰ
نعت میں دیوان اختر چھپ گیا

طالب جناب شیخ یعقوب صاحب تلمیذ حضرت ارمان مصطفیٰ آبادی

ہے لاکھ لاکھ شکر ترا خالق قدیر
عشاقِ تاجدارِ مدینہ کے دینگے داد
دیوان چھپا ہے حضرت اختر کا بے نظیر
اللہ کی قسم ہیں مضامین دلپسند یہ
مشتاق احمد اسم ہے اس سے فوجِ علم
محسن علی ہیں آپ کے روزِ ضمیر پیر

راغب سے نکتہ ہاں کہ پیش کردہ کمال مضمون باب کا کیوں خواہ شاعر نے نظم
طالب کلام نے قصیدہ سے اختر کا پاک و محبوب آپ کا ہو۔ یہ ویلہ ان کے نظیر

طالب بنشی عبد الرحیم راغبی برہا پوری

جو اختر ہیں شیدائے خیر الانام چھپاؤں کا دیوان کیا لاجواب
فہم شافعہ جہان کی ہے نعت مصنف کو کیا فکر و حساب
قلم بند ہے ذکر محبوب رحمن کلام اس کا پڑھنے سے ہر کا خواب
لکھو اس کی تاریخ طالب ہی عزیز زبان ہے کلام انتخاب

عبدل شاعر عظیم المثل شمش محمد عبد الرزاق صاحب بنوری مقیم ہو

خوب ویلہاں یہ اختر کا چھپا تم اسے نعت کا دستہ لکھو
مجھ سے راغب کا تقاضہ یہ ہے سال تاریخ مقبہ لکھو
بہر تعمیل یہ واجب ہے عبدل حب نشائے سخنور لکھو
تم اسے مطلع النوار کہو یا ادب کا گل خوشتر لکھو
سال تاریخ یہ ہاتھ لے لے آئینہ خانہ اختر لکھو

طالب شاعر شیریں بیاں نکتہ راں جناب بنشی برکات احمد خاں صاحب

استاد زادہ راغبی برہا پوری

بہاروں پہ ہے نعت شہ کا گلستاں بچ کے فدائی کریں سیر ویلہاں

جو سطر ہیں اسکی وہ تارو کی لڑیاں
سحر اپاہے دیو ان ممت از عالم
ہیں کیا اس سے دلکش مناظر نمایاں
سبابت ہے اسکی ضیا بخش عالم
یہ ہے اک تجلی دیو نور امیاں
نضائیں غیب اسکی مرغوب دل ہیں
مہک میں ہے ہر صفحہ گھمائے رنجیاں
مہرینان عشق مجسم کے حق میں
یہ نعت مکرّم ہے فردوس سامان
لکھو طبع دیواں کی تاریخ غالب

فیہم جناب عبدالرحیم صاحب راغبی برہان پوری

بے مثل کیا چاہے دیو ان نعت ختم
دلچسپ ہیں مضامین اشعار میں نرائے
فضل خدا سے دل کی پوری ہوئی تمنا
اشعار نعتیہ سب ہر عیب سے بری ہیں
دیواں کی نضائیں دیکھیں بہار افزا
مداح مہکے فطی کے روشن کمال فن نے
رنگ گل مضامین نکھر اہو اسے کتنا
تاریخ طبع کا یہ مصرعہ فیہم لکھ دو
نور محمدی کا کھینچا ہے خوب نقشا
دیوان برگزیدہ دلکش ہے خوب لکھا

قالب جناب شمس محمد عبدالکریم صاحب المیزی شاگرد جناب صاحب برہان پوری

پرخیا دیوان خستہ کیوں نہ ہو
مصرعہ تاریخ اسے قالب ہے یہ
ہے قسم صفت آمنہ کے چاند کا
روح سینہ نعت محبوب خدا

قائم جناب قائم الدین صاحب راغبی برہان پوری

لے جزاک اللہ اختہ مر جا
یارین شعر سے پہلے قسم
آپ نے کیسی دکھائی شان نعت
ہاتھ میں اپنے ہے جب دامن نعت

جنتی لب بستہ نہیں کلیاں گل کی ہیں
کس قدر شاداب ہے بہستانِ جنت

لکھناؤں طبع کی تاریخ نظم
خوبصورت ہے نگینہ دیوانِ خستہ

کوثر جناب شیخ حسن صاحب کتب فروش لمینڈ حضرت صاحب برہانپوری

چھپ گیا آپ کا دیوان جناب خستہ
جس کے شائق تھے ہم دل تھا ہمارا بچپن
فکرتا بیچ جو کی دل سے کسسا یہ کوثر
لکھناؤں طبع کی تاریخ نظم

اکرامی جناب سید کمال الدین صاحب عرافین نویس برہانپوری لمینڈ

محترم منیر الدین احمد صاحب بیر شتر اندور
چھپو لاسے باغ و صفا بہشت
تاریخ رنگیں لکھناؤں کوثر
اچھے سے اچھا بہتر سے بہتر
بے لغت گلشن دیوانِ خستہ

کوثر فصیح البیان جناب گوہر خان صاحب قبانوں گورامی برہانپوری

چھپا کیا بخت دیوانِ خستہ
کلمے ہیں پھول کیا باغ سخن کے
شفیع حشر کا ہے ذکر اس میں
کوہِ مصرعہ تاریخ گوہر
ہے گویا نعت کا رنگیں گلستاں
تبسم ریزہاں مدحت کی کلیاں
یہ دیوان ہے کہ بخشش کا سماں
ہو بے حد بے بہا آخر کا دیوان

مقبول جناب بلشی مخدوم بخش صاحب لمینڈ حضرت آفاق بنارس

یہ چھپ کر جو نکلا ہے دیوانِ خستہ
ہوئی فکرتا بیچ مقبول مجھ کو
جسے دیکھو پڑھا ہے ہاتھوں میں لیکر
مداغیب سے آئی - خورشید پیکر

ولہ

کھائے ہیں اختر نے وہ گل نے
فدا غلہ کا جس پہ گلزار ہے
لکھو سال بھری میں مقبول اس کا
عروس چین کی ایک رفتار ہے
مستطرب جناب دلاور خان صاحب لائبریری مشرقی خانہ لیس

جو دیکھا حضرت اختر کا دیواں
ہمیں حاصل ہوئی ہے عدسرت
نئی بندش نیا مضامین نئی بات
بہت مرغوب ہے رنگ فصاحت
یہ کیا ہے حضرت راجب کا ہے فیض
جو چکا اس قدر دیوان مدحت
کھائے نعت میں گھائے رنگیں
ہے کیا رنگیں اختر کی طبیعت
بول اس کو شہ کوئیں کر لیں
یہ توشہ خوب ہے بہر شفاعت
مرغوب عشق کے لب پر ہے مضطر
یہ دیواں چارہ گر ہے درحقیقت

مستطرب جناب محمد حنیف صاحب راجبی برہانپوری

جزاک اللہ سے اختر خوش کلام
لکھی خوب نعت رسول ز من
لکھو مستطرب اس کا سین طبع تم
عجب ہے فردزاں بہار چین
مشاق جناب پٹواری عبد الغفور صاحب راجبی برہانپوری

نعتیہ دیواں جو اختر نے لکھا
حسین بخشش کا یہ سامان ہے
حاسب دین محمد کے لئے
اس کا اک اک لفظ اک پیکان ہے
اور دیوانوں سے اس دیوان کی
ہے نئی بندش نزالی شان ہے

قلم عرواں ہے اس میں بحرِ جن
اہل عرفاں کی یہ گویا جان ہے
گھڑ شقائق اس کا سالی طبع تم
گلشن آرا خوب یہ دیوان ہے

ناظم جناب حکیم غلام مرتضیٰ حناوارثی تلمیذ حضرت رشتہ پرہانپوری

اختہ نے زہے نصیب ترتیب دیا
مجموعہ رحمت حبیب دادر
تاریخ اشاعت یہ قسم کرناظم
آوانہ احیائے کلام اختہ

ولہ
ہے اختہ کا کلام آب دار
اس کا ہر اک شعر ہے سلکِ گد
مصرعہ تاریخ کے ناظم کہو
واہ کیا دیوان ہے یہ خوب تر

ولہ
ہے عجب یہ باغِ لغت مصطفیٰ
غیرتِ فردوس ہے اسکی بہار
ہے یہی سال کی ناظم جو فکر
لکھ کلامِ اختہ والا تبار

تیسرے جناب قلندر علی صاحب رسل ملتیر مصطفیٰ آبادی

اسی باعث ہے یہ مقبول عالم
ہے بخشش کا کنول دیوانِ اختہ
جزاک اللہ کیا مصرعہ ہے نیشہ
چھپا اک بے بدل دیوانِ اختہ

نیم۔ منشی عبد المجیب صاحب اعنہی برہانپوری

اختہ خوش فہم نے لکھا عجب دیوانِ لغت
وہ یقیناً خرمینِ مدحت ہیں اک خوش نصیب
ہو عیاں دیوان سے روشن خیالی کا ثبوت
اکے اک شعر میں تو تابشِ مہربان
ہر حقیقت آشنا کو ہے گمانِ آسماں
کس قدر رفعت پہ پہنچی ہو غزل کی شریں

نصیب دیوان اک جزبات کی تصویر ہے
 آئینہ حیرت کا ہو دیکھے اگر نقاش جس
 مصرعہ تاریخ لکھو طبع دیوان کا نسیم
 ہے درخت کیلید باب فردوس بریں
 نصیم نتیجہ فکر سا جناب پیارے صاحب ابن سلیم
 مستطیع جماعت ہشتم حکیمہ کا رویش ہائی اسکول برہانپور
 شاکر مولانا اختر رامپوری مدظلہ العالی

اسیں ہے توصیف محبوبِ خدا
 کیوں نہ مرغوب یہ دیوانِ نعت
 اس کا ہے ہر لفظ دلکش و لذیز
 ہے بہت محبوب یہ دیوانِ نعت
 مصرعہ تاریخ لکھ دو اے نسیم
 بلیاں ہے خوب یہ دیوانِ نعت
 وکیل طبع از جناب وکیل صاحب از مد ولی ضلع مشرقی خانیس

نعت شرح حبیب حق سے کہل
 مے سراپا یہ حُضیا دیوان
 گلِ مضمون کی بات کیا کہنا
 رنگ گلزار بن گیا دیوان
 کر لیا اس نے باغِ غلد کی سیر
 جس نے اختر کا پڑھ لیا دیوان
 جس کا ہر شعر حیرت فصاحت ہے
 صاف ستھرا ہے بے خطا دیوان
 نئی بندش نئے نئے مضمون
 پیارا پیارا نیا نیا دیوان
 ہر بشر کی زبان پر ہے یہی
 خوب اختر نے یہ لکھا دیوان

اچھا مصرع لکھا پے تارِ نخ
 اب یہ اختر کا چھپ گیا دیوان

یاد و نشانی محمد مصطفیٰ صاحبِ ہدیٰ شاگرد حضرت رابعی برہانپوری

چھپا نعتیہ بھائی اختر کا دیوان	زیبہ رحمت خالقی ہر دو عالم
چنگ کر کھلیں باغِ دہت کی کلیاں	چلی با فطرت تجھ نیل میں ایسی
نہ کیونکر ہو دیوان سوا بلیش نکلیاں	رقم اس میں مدحت ہے حسنِ ازل کی
مشاطِ ہر الزار کے آئیں بہنماں	ہے دیوان میں وصفِ نورِ انہی
سخنِ فہم ہیں بلکہ کہ جس کو حیراں	مضامین کی بندش ہے ایسی زالی
یہ دیوان ہر محشر میں بخشش کا سماں	شفیع الزار کی ثنا کی ہے دل سے

لکھو یا داس طرح تاریخ اس کی
سے ہادی کامل کہ ماہ درخشاں

۲ ۵ ۳ ۱ ۵

تمام شد